۴۸۶

کلیات سید محمد ہارون

قلمی

اشعار

مما كتبته الى الفاضل الماجد السيد حسن عطا ادام الله وجوده لقد طال يا اخي

المطال لقد لقيا رك واتاح لقاءك زمان تثبط الجهود ولسيّد

الكنود ويكشر عن اسنان العنود ويظهر غمرات الغمر اللدود ويوجع

قلب المحب الودود ويولم حشا المخل الوثيق العهود وما حظيت منك

بكتاب منبئ عن حالك ويعلم عن اعتدالك ويصف اشغالك

ويعرف ما بدالك مع اني والله خبير والملائكة والامناء مصدقون

كلما مضى لي شهر او شهران ولم يطلع منك ما يشرح الصدر ويرخي البال

ويقر العين ويطرب الجنان ويجمع الخواطر ويطيب الاذان

ويروح النفس ويروح الكباد ويخمد لظى الجوى ويطفي لهيب الفراق و

يلذ الصباع ويرش على شرار النوى ويميط الشجى وينفي القذى

من رق منشور او كتاب مسطور او لمعة من طور او ومضة من

نور اتململ ولا كتململ السليم واكتئب ولا كاكتئاب السقيم فلعمرك

اني لحبك سكران وبحبك ولك نشوان ولنضح من دلوك ظمآن

ولرشح من فيضك عطشان فانك ما تبعث الي من سطور او نضيد

من عقد منظوم او در منثور الا ويعمل في ما يعمل الدواء في العليل و

يصنع بي ما يصنع الرواء بالغليل ويصير لعيني قرة ولناظري نضرة

ولبهجتي كاشفا ولبنائي ناسفا ولمحنتي مزيحا ولهمي

مرجيًا وللجرحى برءًا وللداء شفاء وللسقم دواء وللأرض الجدب
سحابًا هامرًا وللسنة المحلة صوبًا غامرًا وللجنة المليئة سنا وهاجا
وللظامي من شبة المنية ماء ثجاجا وللوحداني مونسا وللوحشتي
مونسا ولعنائي نازعا ولبلائي وادعا ولصدري مرحبا ولقلبي
مطيبا ولكسري جابرا ولصدعي شاعبا ولوجدي مهيجا ولهمي
مقويا ولظمائي نافعا ولوهيي رافعا ولحزني مسكنا ولكربي
خفيرا ولليلي سميرا ولعيلتي غنى ولعيلتي نجاة ولسيري دليلا
وليدي عصا ولطريقي رفيقا ولداري جارا أفيجد من هو
المحب على ما ينفع وعرف ما يردي وينفع ورأى أن حياة من
أحبه معقودة بما يحويه ومحصورة فيما يجمعه وسعه أيجوز له
أن يبخل به أم هل يباح له أن يزوي عنه وجهه أو يطوي عنه
كشحه أم كيف يحل له أن يماطله من وقت إلى وقت ويدافعه
من ساعة إلى ساعة أو يعلقه بشرط وشرط أو يصرفه من حين
إلى حين أو يؤخره من يوم إلى يوم لا ولا هكذا يصنع الأطباء
بالمرضى ولا الأساة بالأعلاء ولا يجوزه أمر الأخ ولا الصاحب
لصاحبه ولا المرافق لمرافقه ولا الصديق لصديقه بل يبادر عليه

ويبارع البر ويسعى الخير ويجهد نفسه فهل بقي هناك عذر
او للتعلل محل وإذن فلست انا ادعوك الى ان تكاتبني بكتاب
ولا اسئلك ان تخاطبني بخطاب ولكن اسلم فلك الى يد النصفة
وارفعه الى حاكم العقل واعلقه على فتوى شرعية الحب وقضيا
مذهب الوداد فان حكم في حقي والا فلك الخيار وعلى الاضطبار
والله المستعان ثم قد رويت من بعض من يتعلق بك تعلق الابن بابيه
ويتقرب لعظمتك احمل المتقرب ان اخي الجليل الفاضل وإياك
اعني واسمي ما جاره الضجر من بعض ما حدث في المجلس العمومي
والندوة المليّة حتى لم يصبر على ان يطوي كشحه عنها او يتعاوده
بالعفو والصفح بل شدّ الرحال ونادى بالترحال وترك الرجال
في قيل وقال ورجع في الحال من دون مطال وآل الى منزله
وعاد الى موئله فلم اظفر بمغناه ولم احصل معزاه افهل
تستاهلني ان تطلع على بعضه او كله وكثره او قله لاعرف
ما صنعوا وصنعت وفيما اندفعوا واندفعت فما كان من جراء
تلك الندوة ان تختفي عن مثله او تعفي عنه ولست انا او اخذك
بهذا الكلام بل استعلمك من حاق الامر ومخ المرام فان ذلك

ان لا تحجبه عنی فرایك موفق فیه انشاء الله وعلیك السلام من
السلام ما اسرجت اللیلة الظلماء بالشهب الثواقب وزینت السماء
بزینة الكواكب ٥

عنوان

زیارة وجه بهیج احمد الناصف الطاهر ذیله النقی رداؤه الزاكی روحه القدسی
الحسن شیمه الصافی دله الطیب فؤاده المعجب عند الرائی بیانه المذلل لسانه
عمدة الافاضل مولانا السید سبط حسن صاحب نفع قبابه ونفع جنابه

جلد دوم

کُلّیات سید محمد ہارون

حلم زنگی پوری

بسم اللہ الرحمان الرحیم

الحمد للہ کفاءَ افضالہٖ والصلوٰۃُ علیٰ نبیہٖ محمد و آلہٖ ۔ اما بعد ۔

مجموعۂ نحیف سید محمد ہارون متخلص بہ حلم کے پراگندہ نظموں اور نامربوط شعر و سخن کا دوسرا مجموعہ ہے جسمیں ۱۹۳۰ء سے تا آخر زمانوں کی مختلف نظمیں جمع کی گئی ہیں ۔ انکے جمع کرنے سے ناظم کلام کا مقصود نہیں ہے کہ ناظرین اس سے کچھ فائدہ اوٹھا سکینگے ۔ یا یہ نظمیں کسی کیلئے کسی اندازِ بیان و حسن کی سند بننے کی قابلیت پیدا کر سکینگی ۔ بلکہ صرف مقصود یہ ہے کہ خود اپنے لئے ایک یادگار رہے اور شاید کسی وقت کسی شخص کو اسکے دیکھنے کا اتفاق ہو اور اوسے کوئی شعر پسند آجائے اور ایک سورہ حمد و قل سے ناظم کو یاد کر لے !!

بیشتر اسمیں نظمیں اہلبیت طاہرین کی مدح میں ہیں ممکن ہے کسی وقت کوئی شخص انمیں سے کسی ایک کو کسی جلسہ میں یا خلوت میں پڑھے ۔ وہ بھی غالباً ناظم کیلئے باعث ثواب ہوگا ۔ نیز یہ ایک ذریعہ فضائل ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی نشر کا بھی ہے اسلئے اس کلام کو مجموعہ کی صورت میں دکھایا گیا ہے ۔ ورنہ اسکی دنیاوی مدح و شہرت ناظم کا مقصود نہیں ہے ۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

احقر سید محمد ہارون

بسم اللہ الرحمن الرحیم (۱۱)

۲۵ ذی حجہ ۱۳۲۰ھ

توحیدی غزل

۲۶ مارچ ۱۹۰۳ء

ازل سے میرا سینہ منظرِ طورِ تجلّی تھا   فروغِ شمعِ مہ سے قبل اس گھر میں اوجالا تھا

کوئی اتنا بتا دے مجھکو اب کیا ہے تو تب کیا تھا   ظہورِ عالمِ امکان سے پہلے جسکا جلوہ تھا

حقیقت اپنی خود جانے وہ کیسا ہے وہ کیسا تھا   ہم اتنا جانتے ہیں ایک عالم اوسکا شیدا تھا

کتابِ ہستیِ عالم پڑھی اوّل سے آخر تک   مٹے حرفوں میں بھی دیکھا اوسکا نقش پیدا تھا

مٹا کر نقشِ باطل کیطرح حرفِ وجود اپنا   وہ دیکھا جو کسی چشمِ بصیرت نے نہ دیکھا تھا

بنیں ہم کچھ بھی تو کیا تھا کیوں فرشتوں نے کیا سجدہ   بنا انسان خاکی تو تو اک مٹی کا پتلا تھا

بساطِ قرب سے ہٹ کر ہمیں اب ہے یہ پچھتاوا   وہاں سے کس لیے آئے یہاں کیا خاک رکھا تھا

مزے لیتا ہے دل کچھ آپ ہی آپ اون وصدا انتے   خدایا کون تھا وہ طور پر کس نے پکارا تھا

ہزاروں جستجو کے بعد پایا بھی تو یہ پایا   کہ تم طالب تھے جسکے وہ تو خود تیرے جویا تھا

اوبھر کر پھر نہ نکلا جو کبھی اس بحر میں ڈوبا   نہ جانے کیا وہ غوطہ تھا نہ جانے کیا وہ دریا تھا

سمجھتے تھے فروغ اس بزم کا ہے بدرِ کامل   مگر آنکھیں کھلیں جب دم اندھیرا ہی اندھیرا تھا

چلو اے حلم سیرِ گلشنِ جاوید بھی کر لو   کہ مدت سے تمہارے دل میں یہ کانٹا کھٹکتا تھا

تاریخ دیوان از جناب میر حسن خاں صاحب مرحوم

نازشِ تاج و سریرِ اقبال   مایۂ دولتِ جمشید لقب

خواجه و والی محمود آباد		بسپهر کرم اسنی کوکب

خسرو مملکت نظم سخن		علم افراز سیادت و ادب

بشنوند ار سخنش غالب و میر		جمع خوانند بصد وجد و طرب

یافت دیوان کلامش اتمام		که بود مایه جان مطالب

سال طبعش قلم حلم نوشت		سخن سحر طرازی معجب

سنه ۱۳۲۰ھ

شنبه ۲۶ ربیع الاول سنه ۱۳۲۱

تاریخ انتقال جناب مولوی سید سردار حسین
ابن جناب میرزا آغا صاحب مجتهد لکهنوی

بست و چارم چو شد ز ماه صفر		رفت سوی جنان حبیب دلم

بود چشم و چراغ مفتی من		سید مصطفی کریم شیم

آه از فوت آن خجسته خصال		بزم عیشش و سرور شد برهم

صرصر فتنه سوخت باغ امید		بجگرها خلید خار الم

چون نگریم بر آن نبیره جلیل		که مثالش نزیست در عالم

خواستم تا رقم کنم تاریخ		شور ماتم شکست صر قلم

آخر ای حلم سال رحلت او		آه قد مات مخلصی گفتم

سنه ۱۳۲۱ھ

قصیدہ نعتیہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ

منور آج ہوئی نور کبریا سے زمیں
شبیہ مہر بنی تابش و ضیا سے زمیں

بلند کیوں نہ ہو گردوں کے منتہا سے زمیں
کہ سرفراز ہوئی پائے مصطفا سے زمیں

یہ سبب کرم کے قدم کا باعث ہے
کہ منجلی ہے جو آئینے کی جلا سے زمیں

مبصر و ملی نگاہ ہو نہیں کیوں ہو مقبول
صفا میں فوق ہوئی ہے سما کی بھی صفا سے زمیں

حلیم کہتا ہے کیا بخت و اتفاق ہے یہ
کہ برج شمس بنی گردش سما سے زمیں

ہما کا بار نبوت وہ بار تھا جس سے
گئی ذراع ولی خط استوا سے زمیں

وہ ہیبت آپ کے آنے کی تھی کہ گھبرا کر
جگر تو کیا میں ہوئی چاک جا بجا سے زمیں ـ

شکستہ ہو گئے پھٹ پھٹ کے طاق کسریٰ کے
تہلکے میں پڑی خوف اور رجا سے زمیں

وحوش و طیر و جن و انس پڑھتے تھے صلوات
یہ ~~[illegible]~~ غل پڑا کہ ہلی شور مرحبا سے زمیں

خدا کو انکی بعثت نہ ہوتی گر منظور
نہ ہوتی خلق کبھی پردۂ خفا سے زمیں

فقط جناب کے قدموں کی بس ہے یہ برکت
کہ آج تک رہی محفوظ ہر بلا سے زمیں

اگر مسیح سے ہے ناز چرخ چارم کو
تو فخر کرتی ہے اقدام مصطفا سے زمیں

گلونکا وصف جو کرتی تھی بار بار اگر
الجھ گئی ہے بڑے شوق میں صبا سے زمیں

وہ کون ہے شرف عرش کو جو مجھ میں بنا   بروز حشر لگی ہی خدا سے زمیں

فراخ پائے کوئی کس طرح بھلا اسکا   کہ بات کرنا لگی اب تو کچھ ہوا سے زمیں

مجھے بلا ہے جو کلک وہ تجھے نصیب کہاں   یہ کہہ رہی ہزار غزل سرا سے زمیں

مطلع

محل ناز رہی گو کہ ابتدا سے زمیں   بھری تھی حاکم و شاہان پر جفا سے زمیں

کبھی وہ دن تھے کہ سجدے بتوں کو ہوتے تھے   حرام اونکی سعادت رہی قضا سے زمیں

اسی پہ کبر تھے صرف عبادت آتش   عزیز غیر نبی حق کے ماسوا سے زمیں

وہ کفر و زندقہ ناقوس کی وہ آوازیں   جدھر کو دیکھئے بھری تھی اسی صدا سے زمیں

ظہور طیب و طاہر سے ہو گئی طاہر   ہوئی مطاہر قدس آل اصطفا سے زمیں

شریعت نبوی کا علم اوٹھا جدہر   مقام عدل ہوئی سایہ لوا سے زمیں

شروع حضرت آدم سے تشنی آئی تھی   بشارت آپ کے مولد کی انبیا سے زمیں

درود خالق اکبر ہوا و نہ جسکے لیے   جھکی سلام کو تعظیم بے ریا سے زمیں

وہ زیب گلشن کونین تھے کہ بن بیٹھی   نگار خانۂ چین جنکے نقش پا سے زمیں

کبھی کی کنج عدم میں بیٹھ گئی ہوتی   تھمی رہی ثقل آل اصطفا سے زمیں

معادن زر و سیم و گہر سے دامن غنی ہے خواہش اکسیر و کیمیا سے زمیں

کچھ آج پر نہیں موقوف بندگی انکی مطیع آل پیمبر ہے ابتدا سے زمیں

انہیں کے آل نے توڑا سکوت کا نیچر کہ ہمکلام ہوئی بر سوئے تقاضے سے زمیں

عوض جو انکی نوازش کا کر نہیں سکتی تو جی ہی جی میں کٹی جاتی ہے حیا سے زمیں

سخن کو حلم اگرچہ بہت سی وسعت ہے مگر ہے سخت کہیں سنگ آسیا سے زمیں

جناب حق میں لب التجا یہی ہے مری کہ با امان رہے قحط اور غلا سے زمیں

ہمیشہ یار موافق رہے غریبوں کی نہ دو نگاہ کرے شاہ اور گدا سے زمیں

بروز حشر نہیں میری وہ شفاعت خواہ کہ رشک چرخ ہے جن لوگوں کی ولا سے زمیں

غرض نہیں ہے جہاں کے سریر عزت سے رہے عزیز مجھے فرش بوریا سے زمیں

محبت آل نبی شاد و خرم و خندان دکھائے ظلم نہ انکو کبھی دغا سے زمیں

زوال جور ہو انصاف کا عمل سمجھے گنہ کشی ہو توقیدی نہ روا سے زمیں

وہ دن بھی آئے کہ دیکھیں جمال قائم آل محمد اس نے دین کے بادشاہ سے زمیں

لگائے پھر قدم پاک اپنی آنکھوں سے لا دین کے ! تری جوش ولا سے زمیں

ہر اک جلیس و مرے کے معتقدوں دیکھیں کہ کیسی مضطرب ہو جو شکر ثنا سے زمیں

تخمیس سلام میر انیس صاحب مرحوم

۱ عرش پر جبریل کب ماتم کنان رہتا نہیں — فرش پر جن کب زمین پر نوحہ خوان رہتا نہیں
کون ہے وہ جگہ جو غم جہان رہتا نہیں — مجرئی کس شہر میں شور فغان رہتا نہیں
سید مظلوم کا ماتم کہان رہتا نہیں

۲ بے عزائے سبط پیغمبر ملا کس کو بہشت — قیمت اشک حسین بن علی سمجھو بہشت
مفت ملجاے تو اپنے ہاتھ سے کیون دو بہشت — ایک آنسو ماتم شہ میں بہا کر لو بہشت
اج کے بازار کا سوداگران رہتا نہیں

ہر کو مہ کے لیے درپیش ہے راہ عدم — کیا جوان کیا پیر کیا اہل دول کیا ذی حشم
موت سے بچتا کوئی بھی نہیں خالق کی قسم — دیکھ غافل آج میں جو جیتا طبل و علم
کل انہی کا خلق میں نام و نشان رہتا نہیں

فرض ہے جن و ملک پر اقتدا اے بے نصیب — خود خدا قرآن میں ہے مدحت سرا اے بے نصیب
دونوں عالم میں نہیں بہتر سوا اہلبیت — ہان رکھو کاشانہ دل میں ولاے اہلبیت
بے شرف سے صاف و پاکیزہ مکان رہتا نہیں

سوچئے ہر سون ہے نا ہو کچھ اسکا بھی وضوح　　کیون گئے دنیا سے شیث و آدم و ادریس و نوح
بعد مدت کے ہوا اس باب مطلب کا فتوح　　گھن گئے ارکان تن پر سے کئی نکلی جو روح
کشتہ ہو کر قالب مسکن بکان رہتا نہین

تیرھوے باعث ہے ہوا رونق منبر اسلام دین　　رتبۂ عالی سے تیرے لیت ہے عرش برین
بوسہ گاہ اصفیا ہے آپ ہی در کی زمین　　کیون نہو کعبہ کا ثانی یا امام اولین
ایکدم سجدے سے خالی آستان رہتا نہین

وقت فرزندون کے تکلو آ سکتا ہے حسین　　نور انکو ہے نہین رہتا چھپا جب نور عین
کس سے ممکن ہے جو لکھے حال شہ بدر و حنین　　جب کہ گر گر کے کی لاشین تڑپے ہین حسین
خاک پر یون گر کے بسمل بھی تپان رہتا نہین

غوث کی اسبط نبی کی میہمانی ظالمو　　آبپاشی کی عوض مٹکے خونفشانی ظالمو
زینب گرمی کی تشنہ دہانی ظالمو　　کیسے تھے تشنہ دو علی اصغر کو پانی ظالمو
گھر مین کافر کے بھی پیاسا میہمان رہتا نہین

تھا کبھی ہم کو بھی حاصل اختیار باغ نظم — مثل پروانے کے تھے ہر دم نثار باغ نظم

لیکن اب وہ گل میں نہ صوت ہزار باغ نظم — عہد پیری میں دکھائیں کیا بہار باغ نظم

لطف گلگشت چمن وقت خزاں رہتا نہیں

توبہ عصیاں نہ کرنے پر ہے کیا اتنا مُصر — یاد رکھو اک روز ہو گی یہ تری غفلت مُضر

عہد یا کیسے رہیگا سو برس تک مستمر — کب سن پر ہوتی ان کی زندگی منحصر

پیر رہجاتے ہیں اکثر نوجوان رہتا نہیں

ماتم سبط نبی ہے شغل ہے شام و پگاہ — چھا گیا ہے سینۂ غمناک پر ابر سیاہ

آتش سوز دروں نے جلا کے مثل برگ کاہ — پھنک رہا ہے دل غم شہ میں اور نکلے کیا دود آہ

شعلہ ور ہوتی ہے جب آتش دھواں رہتا نہیں

حلم کیا کیا لوگ گذرے ہیں وفا کے جنگ میں — تھے ہر اک ثابت قدم صدق و صفا کے جنگ میں

دیکھو تو عرفان ذات کبریا کے رنگ میں — مدحت آل پیمبر کی ثنا کے رنگ میں

قلم آتش کا رخش قدم کندان رہتا نہیں

۱۹ صفر ۱۳۲۱ھ
۲۸ مئی ۱۹۰۳ء

تخمیس بر کلام نفیس مرحوم

صاف ہو آزار جانکا ہو گا منظر قبر میں — آ گئی جنت سے خوشبوئے گل تر قبر میں
پھر ادا آئینگے شبیر و شبر قبر میں — مجلسی شمعوں کو ظلمت کا نہیں ڈر قبر میں
ہو گا نور الفت آل پیمبر قبر میں

سیر تھی حب کا اثر باقی رہیگا تا ابد — اسکے ہر مصرع کے لیے ہیں ہیں صلے لا تعد
راستی سے ہے مستجل اپنے دعوے کی سند — ہوں ثنا خوان گل زہرا ہیں سب بجد
باغ جنت کی ہوا آتی ہے فرفر قبر میں

سامنا تھا اپنے عمل کے رحمت داور بھی ہے — چشم افضال و عطائے آل پیغمبر بھی ہے
خانۂ دل نور سے ہر برج مہ اختر بھی ہے — فضل حق سے روشنی اندر بھی ہے باہر بھی ہے
شمع تربت ہے چراغ حب حیدر قبر میں

زشتی اعمال سے ہیں ہو چکا تھا روسیاہ — موج بحر معصیت میں تھا مرا بیڑا تباہ
ہاں مگر دل میں جو رکھتا ہوں محبت شاہ — پیش اعمال کی کشتی ہی عک گئے سارے گناہ
بن گئی خاک شفا رحمت کی چادر قبر میں

دولت دنیا و جاہ و حشمت و تاج و نگین — سب یہ فانی ہیں کسیکو اعتبار انکا نہیں
بے مال جاتے ہیں اہل دولت و تمکین — چشم عبرت کا اشارہ ہے تو دیکھ و یقین
دیکھو خالی ہاتھ جاتا ہے سکندر قبر میں

کر دیا گلہائے نقشِ پا سے گلشن راہ کو عام بخشش سے بنا یا زر کا مخزن راہ کو
ابرِ رحمت سے سوا تھا ظلِ دامن راہ کو فیض سے پُر نور قدم کرتا تھا روشن راہ کو

تھا یہ مجنیا کا عالم مرتضیٰ کے پاؤں میں

ہر دو جن و ملک تجھ سے افضل عالم رسول عزت اہل زمین فخر بنی آدم رسول

خود کیا پایا عرش پر خالق نے وہ اعزاز

قبر میں جاہ و حشم آخر گیا ہے کس کے ساتھ ہے مخالف اور سبھی ہے تھا سوا فوج جس کے ساتھ
ایک ہے برباد اسکا فعل بد ہے ساتھ مال و دولت جاہ و حشم اسکا نہ جاوے گا کوئی ساتھ راحل و

دیکھ تو کیا از زمین و آسمان دونو اور قبر میں

ٹوٹ جائینگے علاقے صحبتوں کے بعد مرگ چھوڑ دینگے ساتھ عزیز تو کیا بعد مرگ
اہل گھر جا جائینگے عقدے سب توڑ کے بعد مرگ قطع ہو جائینگے رشتے الفتوں کے بعد مرگ

ساتھ جائیگا نہ بھائی یا پدر اور قبر میں

ساتھ جائینگے نہ بچے یار اور احباب جہان خندونکی میں نہ جلیے اور نہ اصحاب جہان
ہر طرف سے ہو جائینگے الٹ جہان نفع بخشینگی نہ کچھ دولت نہ اسباب جہان

کام آئیگی نہ یہ پوشاک زر زر قبر میں

آشنا دنیا میں کبھی کیونکر ہو گئے غافلو ایکدن جا جائیگا جان اُن سے جو اے غافلو
کہتے ہے غفلت سے سنو ایک ایک سے نہ مانو حال حقیقت آئینہ ہے دیکھ لو آغاز

لے گیا کیا مال دنیا کا سکندر قبر میں

کھود کر تیار کی قبر پدر سجاد نے — گریہ و نالہ کیا دل کھول کر سجاد نے
اشک پر حسرت بہائے قبر پر سجاد نے — احمد مرسل کو دیکھا ننگے سر سجاد نے
جب اُتارا نعش نور چشم حیدر قبر میں

کس سے امید کوئی دفن کے بعد اے نفیس — اب کہاں وہ عیش جو تھی دفن کے بعد اے نفیس
باپ کی تک بھی نہ رو لی دفن کے بعد اے نفیس — پوچھنے آیا نہ کوئی دفن کے بعد اے نفیس
ہے غضب کس بیکسی گذری ہے شبیر قبر میں

ایضاً

گریہ جا میں ڈالدیں بیڑی سمائے بازو میں — ماندہ ہیں سو سو گرہ جلتی تھا سوا بازو میں
کیا کہوں کیا زور تھا شیر خدا کے بازو میں — تھی وہ طاقت انبیا نہ اوصیا کے بازو میں
جو ثبات ہے امجد کی تھا غرضی کے بازو میں

یوں تو بالا دست تھے عالم میں شاہ با کرم — کوئی مثل انکا نہ تھا غیر از رسول محتشم
ہاں یہ رتبہ کچھ اور ہی تھی انگوٹھی شاہ امم — جب رکھے کعبے میں دوش پاک احمد پر قدم
اوج فوق عرش تھا دست خدا کے بازو میں

کر دیا گلہاے نقش پا سے گلشن راہ کو تخم بخشش سے بنایا زر کا مخزن راہ کو
ابر رحمت بے سوا تھا حل و امن راہ کو فیض تخم سر قدم کرتا تھا روشن راہ کو

تھا یہ بیضا کا عالم مرتضیٰ کے یاد ہیں

سرور جن و ملک تجھے افضل عالم رسول عزت اہل زمین تجھ سے بنی آدم رسول
خود بلایا عرش پر خالق نے وہ خاتم رسول اے زہے رفعت گئے معراج کو جس دم رسول

وہاں بھی تھی نعلین محبوب خدا کے یاد ہیں

اوس سے قائم ہے فلک اور اسی سے قائم ہے زمین اوسے نا کے اپنی رگڑ نے تجھے ملک اسر جبین
شہ ہے عادل ہے اس دعوے پہ قرآن مبین وہ ستون رکن تھی دنیا میں ہے یہ رکن دین

فرق کیا ہے مصطفیٰ و مرتضیٰ کے یاد ہیں

ہے صراط مستقیم شرع راہ بو تراب اونکے پیرو کو قیامت میں نہیں مطلق عذاب
کیون مخالف ان سے ہے او ناصب خانہ خراب سرکشی کو چھوڑ اگر منظور ہے راہ ثواب

ورنہ شور گلگی ہے اہل خطا کے یاد ہیں

گم شدہ نکو اہل سے اونکے ملایا بارہا شب کو جا جا کر ستون کو کھلایا بارہا
آب رحمت تشنہ کامون کو پلایا بارہا مردہ صد سالہ ٹھوکر سے جلایا بارہا

تھے سب اعجاز مسیحا مرتضیٰ کے یاد ہیں

مسموم کر دیا تھا تجھے کو بھی جفا کا جام جھیلے تھے ستم گار کے ظلم سے سلام
جب کبھی چلتے تھے محبوب خدا با خرام سنگ خارا پر نشان پڑتا تھا نقش خرام
تھا یہ ادنے معجزہ خیر الورا کے یاد ہیں

منتظر بیٹھا ہو لب سے ہائے کیوں آئی نہ آج بیخودی رفتار کی شبیر کو دیتی ہے آج
کیوں سر اشقیا کی پالکی عزت افزائی ہے آج قاسم نوشاہ کی تربت کی بلائی ہے آج
کیا لگی ہے صبح سے مہندی کی ادا کے یاد ہیں

کس مصیبت میں پھنسی تھی عترت خیر الانام ظلم پر ظلم اور بلا پر تھی بلا صبح و شام
طوق و زنجیر گران پہنے ہاندھ کر تمام قید اعدا میں چھٹے کی باپیادہ راہ شام
گر گر گئے تھے مرقد شہ کربلا کے یاد ہیں

کب یہ ظلم و جور اولاد نبی پر تھا روا قید کر کے لے گئے تا شام ان کو اشقیا
اور نو حجو ستم گذرے وہ ہوں کس کو ادا اے عزیز و حق کی انصاف دیکھو ذرا
پڑ گیا ناموس آل عبا کے یاد ہیں

کیا سبب ہے کیوں نہ آئی نکہت نانا رسول نہ صبا نے ہی سونگھائی نکہت نانا رسول
کیا مجھ سے چھپا لی نکہت نانا رسول ... ادر نہ لائے نکہت نانا رسول
چھپ گئے ہیں آج نانا کیا ہوا کے یاد ہیں

غوطے کھاتے ہیں شناور درِ مکنون کیلئے   ہیں اثر خیز ادا ہمیشہ لفظ محزون کیلئے
آیا کیوں نکتہ رسی قلب محزوں کیلئے   راندن کیوں طبع گرگرداں مضموں کیلئے

جیسے بہر رزق ستمگر دشمن گھر آئے یاد ہمیں

جب چلے اہل حرم ہو کر اسیر اشقیا   قید کے صدمے اٹھیں پہونچی وہ غریب بینوا
ولے کہ سر سبط پیمبر کا بدن سے سر جدا   کیسے تھے سجاد کٹنوں گر گردن سر فدا

تب لے تربتی فرالدی ہے یاد آیا ہمیں

یاد کس سلطان عالم کی وحدت ہیں جلیس   لگی محفل محفل اہل فلک سے نفیس
حلم بنیت ہے وہ جسکو کہا آیا اہل انیس   آرزو دار ہے کس قدمبوسی کی دیکھو نفیس

ہے ضیا خورشید کی حسن و باش کے یاد ہمیں   ۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۰

تخمیس بر سلام میر مونس صاحب مرحوم

۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ

ماب مضمون جدید ہے طبع از کھولدے   قفل در بند سخن ہے نکتہ پرداز کھولدے
دفتر غم شاہ کا رے قلب مضطر کھولدے   عقد سلک گہر ہے دیدۂ تر کھولدے

ر بشیاں ہر برس کر آئنے جوہر کھولدے

مدح حیدر میں دہن اپنا سخنور کھولدے طائر حسن بیاں کے جلد شہپر کھولدے

اے زباں بحر معدن یاقوت احمر کھولدے عقدۂ سلک گہر اے دیدۂ تر کھولدے

ابر نیساں ہر برس کر اپنے جوہر کھولدے

رشک سے سنبل کو گر زلف معنبر کھولدے گل عرق میں غرق ہو گر رخ انور کھولدے

در خجل ہو جائیں گر دندان اطہر کھولدے گر ہوا بند نقاب روئے اکبر کھولدے

کور مادر زاد آنکھیں مثل اختر کھولدے

باب بخشش میں جو حاتم اے سخنور کھولدے ہاتھ فیاضی کا مانند گل تر کھولدے

بند دروازے خزانوں کے برابر کھولدے خیر کر منعم گلو کیسۂ زر کھولدے

بخل کا در بند کر دے خیر کا در کھولدے

ابن سبط مصطفیٰ گر روئے انور کھولدے یا جبین صاف مہ تقلید کا دلبر کھولدے

شوق میں آنکھیں ابھی خورشید خاور کھولدے دشت میں صرصر اگر گیسوئے اکبر کھولدے

مشک نافہ حلقۂ زلف معنبر کھولدے

نمک چھوڑا ہے اپنے دستگاہی رنگ کی دیکھ ہے سی شام بلا دیکھ شاہی رنگ کی دیکھ
مار دکر دم گاہے یہ گھر بے بناہی رنگ کی دیکھ تیرگی ظلمات کی کیا تھی سیاہی رنگ کی تھی۔

قرینے یہ قمر آنکھیں اپنا سکندر کھولدے

ہے علی دست زبردست خدا جو سنگ گر   کیا تعجب ہے کہ مونھ کے بل جہنم میں گرے
عقدۂ لاحل کو کھولے ہاتھ جب اوسکا تھے   دست قدرت ہے کسی کا کہ پھر باندھے اوسے

جس گرہ کو ناخن تدبیر حیدر کھولدے

کاٹے سر کفار کے لیکن رہی خونریزی   جو خدا ہے اور تری صفا میں وہ انی تھی کڑی
شوق خونریزی میں جو روز ازل سے تھی بھری   یوں دہن کھولے تھی رمیز ذوالفقار حیدری

سر دکھا کر اپنا مونھ جیسے اژدر کھولدے

کربلا کے بن میں تھی صد حیف یو فرط ظلم   چل گئی سبط نبی پر یک بیک شمشیر ظلم
کوئی بھی دنیا میں کر سکتا ہے یوں تقریر ظلم   شمر کتنا تھا چلے اوسدم گلے پر تیر ظلم

اپنا مونھ جب ہچکیاں لیکے اصغر کھولدے

جو گیا مرحب تو لڑنے خاب و خاسر ہوا   تھے غم و اندوہ میں اوسوقت محبوب خدا
پر ہوا مقتول مرحب آپ جب دم مرتضے   فتح ہاتھ آئی علی سے تب احمد نے کہا

ہاں مرے بازو جھپٹ کر باب خیبر کھولدے

بندش حسن بیان دے مجھے طبع سلیم   ہو نہ لفظوں میں گرانی اور نہ مضمون ہو سقیم

سب کو گویائی کی طاقت تونے بخشی اے حکیم   تو ہے دانا ہر رگ و ریشہ کا او ربِ کریم

جز ترے تیغ زباں کا کون جوہر کھولدے

لاکھ اب باد مخالف زور دکھلائے تو کیا   یا کرم موجوں سے سمندر کے تلاطم ہو بپا

غرق دریا کا نہیں ڈر بیڑے لیں مطلقا   آئے طوفاں سے بچانے کو علی اے ناخدا

ہاں گرا دے بادباں کشتی کا لنگر کھولدے

جب کوئی آیا نرا

جملہ مخلوقات کے حیدر سے ہے مشکل کشا   ہو گئی حاجت روا جسوقت آگے ہاتھ اٹھا

ہر سو مشہور ہے یہ انوکھا فیصلہ   قید میں بلبل بھی دیتی ہے علی کو یہ صدا

میرے سر آئے قاضی باز و کبوتر کھولدے

ورنے جاتے تھے رفیق شاہ خوش خوش صبح سے   ایک بھی پیاسا نہ! مسند ایمن کیا جو صبح سے

معتبر جو دیکھتی تھی لخت دل کو صبح سے   کہتی تھی بانو کمر باندھے ہو صبح سے

کیوں علی اکبر گرہ پٹکے کی مادر کھولدے

راہ حق میں کردئے قربان اے نور عین   جسکے رتبے سے کہیں تھا بیشتر اور فرزند ہیں

وقت عصر آے اداکر سکو خود بھی کر دیا ذبح کا مشتاق ہوگا کون ایسا جز حسین

ہنس کے جو بند گریبان زیر خنجر کھولدے

واقعات دہر بد و در سنتا ہوں میں غرق دریائے تحیر روز و شب رہتا ہوں میں

لیکن اس جانگاہ غم سے اپنا سر دھنتا ہوں میں شمر سے کہتی تھی زینب دختر زہرا ہوں میں

میرے بازو کی رسن بہر پیمبر کھولدے

قتل کے سر اپنی تنہا تھے شہ والا صفات نامہ بر آتے ہیں آیا خط صغرا لکھے بات

دیکھ نامہ رہگیا حیران نکلی منھ سے بات شہ نے قاصد سے کہا تبعو نے دکھ رہیں ہاتھ

تو خط صغرا کا سر نامہ برادر کھولدے

مدح خوان گذرے ہیں لاکھوں فاطمہ کے ماہ کے ہیں ثنا گو بےشمار اس خاصۂ اللہ کے

حلم کچھ تنہا نہیں رہرو ہیں ہیں اس راہ کے تذکرہ دان طالب جو ہوں مونس سے ذکر شاہ کے

اپنے نسبتے سے ابھی دفتر کا دفتر کھولدے

۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ

سلامی کزو تازه نخل وداد
شنیده از او خامه اتحاد

سلامی رهین چمن باج خواه
سلامی به سر تاج اکلیل شاه

سلامی به مهر فلک طعنه زن
کزو داغ بر سینهٔ مردان ختن

سلامی مصفّا چو آب گهر
سلامی منوّر چو روی قمر

ملک بخش خسرو ذی حشم
بسیف زبان و زبان قلم

خوش آن گوهر درج گوهر نگار
خوشا آفرین سنج عالم مدار

بآن بارع نخل صدق و صفا
که صدق محبت از او شد ادا

رسانم به همراه باد صبا
چه خوش تحفه همره قید دام بلا

[illegible]
مرد میرزا
خوشنویس
۱۸ محرم ۱۳۳۱
نسبت داده

ضمیمه

بسی نام سعدی معطل نمود
که از ذوق حافظ کی افزون بود

روان گشت نی تا به قاآنی نظم
رواج کلامش در ایران نهم

دوباره قوی از شیر و دوز
بکی طبع نقاد و ذهن تیز

زافکار خوش نظم خیلش گران
برافزود مضمون ملکوت کنان

مرد گوئی در مذهب اتحاد
بقول حکیمان سست اعتقاد

بخوان نغمه هر گر . بر ملا
ز بزم نیاز و وصلت بیا

ز آخر و سالت بخواهد دوی
خلاف تو من با نغم و من نوی

غلط کردم اینک تو خط نخواه
بیان من تو صبار اچه راه

نخواهم به ظاهر پرستی نبود
که بر هم سالم نزادان نبرد

بلی در دل غم باشه روا
که منم خواهول تکی را دوا

ندارم باک ایکه منصور وار
کشندم به بادافتن بالای دار

که این سر شب و بیب دیگر است
ز معراج فهم نشان برتر است

بسم دیده در قلب دل سوزشی
برد ابر باره به یک جوششی

نویدا چو گر دیده رم شاط
بحرف شنو چیزم از شاط

چو این حکایت لذیذ و لطیف
بسنگد از شر طول طبع شریف

بیان سر پنهان نه هر کس برد
بلی اهل دل نی همی برد

بتو مختصر نقشهای جمال
که ترکیب بند زرسم ضلال

اگر دارد تن تازه فیض نسیم
بسا دم زانفاس آه جحیم

بصحن چمن غلغل عندلیب
بگلزار نالههای عجیب

چه ابریکه از راه فطرت صدا
دماند چو گل آتش زده ۱۵

ز بهر زر این خامه گردید لال
به ۳۰ بیت ختم نظم مقال

فقط ۱

بتاریخ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۰۱
رسید

خط منظوم بنام مولوی سید محمد داود صاحب، در جواب نامهٔ منظوم ایشان

علیک السلام ای وحید زمان — بملک سخن گستری حکمران

فرازندهٔ چتر حسن
~~رسانیده پیک~~ بیان — گشاینده باب سر نهان

فروزنده شمعی به بزم رشاد — درخشنده ماهی باوج سداد

روان پرور جسم صدق و صفا — جهان سرور کشور اصطفا

رسانید پیک همایون نهاد — بمن نامهٔ مایهٔ دار و داد

نگویم که تعویذ جان من است — بلی جان فزای روان من است

اگر گویمش سرمهٔ چشم دل — باتمام تشبیه گردد مخجل

وگر گویمش غنچهٔ مدعا — ز گل باز کردن نباشد روا

ولی دانمش جلوهٔ طور حب — سراج به بیت معمور حب

گمان می برد هر که بیند ز دور — سطوریست با سایهٔ زلف حور

کجایی بیا ای خداوند نظم — که بودی ز آغاز در بند نظم

مراد از حکیم طوسی
مراد از خداوند سخن
گفته اند

۱۲ ببین حسن اسلوب نظم سخن بخور بادهٔ نو برسم کهن

چنینم کرد نظم نو لب کشود ز پیشینگان گوی پیشی ربود پیشینیان

نگر وهم با جهل ابتر داده گزو خویش را پیش بنهاده

فزن لاف دانائی خویشتن که هست از تو بالا درین انجمن

الا ای که سوی من بی نوا فرستادهٔ نسخهٔ کیمیا

دو بیت از پی درد فراق که آب است در پای نخل وفاق

نسیم سحر گرد انفاس آن شمیم چمن را ازو امتنان

صفیر عنادل که افسانه ایست بدین نغمه چرغ بیگانه ایست

کجا عندلیب از نوای خوشت کجا مطرب از نغمه های خوشت

درین سلک معنی که سفتی گهر نثارش کنم معدن سیم و زر

ولی معدن سیم و زر بی بهاست سزای نثار ملامت کجاست

چو وصفت برون است ز اندازه ام همان به که تقریر کوته کنم

اگر چیرتم سد راه من ست — ولے صدق قلبم گواه من ست ۲۷

چه روزے که این کالبد ساختند — علم از وجود من افراختند

گرفتند مشتے گِل و بیختند — بخاک شما و من آمیختند

ازین گِل دو جسم آمد اندر وجود — ولے روح جان بخش از یک نبود

که زوریست واحد بهر دو نگر

ازینجاست ربطے یکے با دگر — ~~وزین به نشانے نباشد دگر~~

وزین به نشانے نباشد دگر — بے وحدت و کثرت هم دگر

جهان آفرینت نگهدار باد — زمان یار و هم آسمان یار باد

بنخل شباب جدت برخورے — بعلم و عمل پایه برتر بری

۸ محرم سنه ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹ اپریل سنه ۱۹۰۳ء در بکیم پور

قصیده مدحیه ۱۳۱۶ء

تا بایوان جنون سرفرازم کرد آسمان — خار در صحرا جنون بالید و گل در بوستان

شوق را نازم که چون با همتم همراه گشت — پائے امیدم زدوم بالا ز اوج فرقدان

آن خدیو همتم کز کاوش دشت جنون   وامق و فرهاد زیر دامنم گریزان

ناخن تدبیر من چون عقده بگشاید ز کار   آسمان از سنگ در دست آید از دست پشیمان

مایه داران جنون را مژده ای باد نسیم   کز وجودم رنگ حرمان رفت با فصل خزان

با فسردم بر بساط غم چو بی لیلای شوق   ساقی جامم بلا بود و من فکر بتان

دود آه از سینه‌ام کز جوشش دل شد برون   رفت بالا و عیان شد آسمان در آسمان

با جهان پیمای پاهای جذب شوق من   کاخ گردان فلک ماند چو گرد کاروان

سر مکتوم لم بود از دو چشم شد عیان   لعه از نبا آری که باشد راز دل از رازدان

مطلع

ای سواد طره‌ات شام فراقم را نشان   سنبلت تعبیر خواب دیده سودائیان

فتنه از نرگست در گلشن جمعیتم   کاوشی از ناوکت در سینه قلب تپان

عین دان آثار محبت رنگی در کار خود   آن یکی در دل نهان و این دگر بر من عیان

ای خوشا میمونی ضعف تنم کز ذوق شوق   نمی‌فسرد گشتنم کنون با ذره‌های آستان

با شمیم گل هنگام سحر چون ره روم   با بر هر دوشی صبا نازیدنم ناتوان

گشته اسرارم عیان گر بر زبان عندلیب گه در آواز دل هم بر دهان بلبلان

گاه چشم نرگسم نظاره بر باب امید گاه رنگ گلشنم بشکسته از باد خزان

روح شمشادم گهی استاده مجبور دو گل گاه با گوی زبان همرنگ رخت صوفیان

گه زلف سنبلم بر دوش گل افکنده دست گه بخاک افتاده چون با برگ گلم خونفشان

نغمه های عندلیب آثارهای جوی من شاید احوال پریشان حالیم فصل خزان

خسرو خاور که دارد اضطرام از حشر بر سحر بهر عیادت از افق گردد عیان

ساقی شب بر کف آورد جام می در بزم من تا قدح گیرم بیاد باده وصل بتان

آسمان با من که امشب عقد الفت بسته است بر زبان اغیار است و بر گوش من گوید گمان

حیف باشد تکیه بر کار من و بعد از یقین گر نباشد همچو انگار زهر جا گستران

آری آری کشف مطلب کردم از الهام غیب گر ز دل های مرتضی گردید ببرین مهربان

آن سر آرای بزم معتدلت کز بزم او آسمان هم نمانده جای عذر این و آن

چون وجود شمس حشمش نصفت بر جهان بگشاد دست جور زیر آسمان شد خواب چشم پاسبان

روز و شب را زلف و رویش داده است از هم تمیز — نور و ظلمت را ندانم میشدی از دیگران

گوهر دریای فطرت افسر فرق وجود — مطلع نور دو امکان برتر از کون و مکان

سابق جستن ز جود آمد وجود از جود تست — سابق خیل حدوث آمد حدوث اندر جهان

تا قلم نام ترا ننوشت بر لوح ثبوت — نامد از کتم عدم معنی امکان از نشان

عیسی هم باوج از انبیا بگذشت لیک — تا حضیض پایه ات همچون زمین از آسمان

پایه بینش خاتم پیغمبران گردی دراز — پایه‌ات رفتی ز فوق عرش و اوج لامکان

عوذه همت اگر بر خود ببندد مور ضعیف — میتواند گر برآید همسر پیل دمان

تا سرش پاینده بر پای تو عقل و علم و جود — مایه فخر تمیز آمده پیر و جوان

آیت قهرت چنان دارند باهم اختلاط — گوییا نار و جنان را آشتی کردی عیان

خاک پایت توتیای دیده حور و ملک — آستان عرش ساحت سجده‌گاه قدسیان

داد ریحان وجود باغ جنت را شرف — ورنه یک جا بگل و مل بود گلزار جنان

ردیه‌ای ان عدم پوشیده طاقی از حیا — تا بلند آوازه شد صیت سخاوت در جهان

گر نبودی بازوت مصداق مفهوم شجاع — جز بفرض اسم کی بودی شجاعت را نشان

همچنان مانند عنقا صورت مخفی بدی — فتح زیرا آستینت گر نبستی آشیان

آنکه گلزار دولت را سیاستگاه ساخت — دامنش بالا زد و آتش زد اندر خانمان

گر بر غنم نافذ امر تو از ره برفتد — چشم قهرت آسمان را بر درد دامن کشان

گر بروز قتل عامت بر فتد از روی کار — استخوان دشمنت تیغ ترا گردد فسان

آسمان را پای از جا بر نخیزد تا ابد — حسبهٔ طوف حریمت گر نبودی درمیان

نسبت حب تو با اعمال زشت مخلصت — نسبت صور قمر دارد بحر بیکران عبیر گیاه

تلخ کام از طعم درد دست حلم نیمجان — شهد توصیفت ولیکن دارد از شیرینی عذب اللسان

گوهر تاج خرد شد تا بعقل ارزنگ زند — این در معنی که در نظم آوردم در سلک بیان

دوحهٔ باغ امامت را خواندم ورد شد که صنف نعت — هر گل تبسم دید بوی ز ریحان جنان

گلبن نظمم که از خون جگر سیراب شد — عندلیب قدسیش را شد بر فراز عرش آشیان

بوی مشک نافهٔ نظمم ز بزم مدح شاه — می‌برد روح القدس بهر ملایک ارمغان

این ز کامل عیار در لولوی نظم سخن　　برسد اکنون بستانند باج اگر از بحر و کان

چون خمیر مایه ام از مایهٔ حب علی ست　　عنصرم دارد شرف بر عنصر روحانیان

ای حلم نفوی را مبین عصیان کن و باکی مدار　　گر گنه ترسیدنت بعد از ولا در زمان

ای ولایت پرده دار جرم عصیان عظیم　　نامهٔ مجرمین ساده گردان همچو روی نیکوان

سربلند از نقش نامت خامه بر لوح وجود　　سرفراز از نور علمت در ازل کروبیان

ره برو برد و بشنو بوی گل باد صبا　　تا نجف خاکم بود گر مدفنم هندوستان

همصدای صور اسرافیل هنگام قیام　　نعرهٔ مدح تو برخیزد ز مغز استخوان

۵۷ شعر

قصیدهٔ شعبان ۱۳۱۱ھ

صبح امید ہے ذکر رخ تاباں کسکا　　خندہ گل ہے خیال لب خنداں کسکا

مہر ہے شانہ کش زلف پریشاں کسکا　　ماہ ہے آئینہ روئے درخشاں کسکا

اثر بال ہما رکھتا ہے داماں کسکا　　افق تقدیر بنا چاک گریباں کسکا

ہے سہیل یمنی گوئی گریباں کسکا　　فلک البرج یہ جوزا ہے ثناخواں کسکا

اس کو میں نے کوئی ... ۱۳ جمادی ...

دمِ عیسیٰ سے فزوں ہے لبِ جنباں کسکا　　ید بیضا ہے کفِ جود نمایاں کسکا

خلق میں غاشیہ بردار ہے کسکے طالع　　پر جبریل رہا مروحہ جنبان کسکا

آسمان پایہ ہے کسکی درِ دولت کی زمین　　ہمسر عرش ہے توقیر میں ایوان کسکا

کس پہ عالم ثبات کیا خالق نے　　جا ملا منزلت قرب سے ایمان کسکا

کسکی بہیجا تھا وہاں مژدہ برد و سلام　　تھا خلیل صمدی آگ میں مہمان کسکا

دل و جان سی ہیں فدا خلق کی جن بین کسپر　　کب ہے مشتاق ہی جنت گلستان کسکا

موج کوثر کی لیے جا کسکی جبین کی تکبیر　　نخل طوبی سے قد سرو نمایان کسکا

منشا خلق سموات ہوا کسکا حدوث　　وجہ ابداع ہوا لید ہے امکان کسکا

نام کسکی فخر زمین جہان نے عرفات　　اپنے قرآن میں مداح ہی یزدان کسکا

کسکی تعلیم نے بخشی ہی دو عالم کو شرف　　بار ہے گردن کونین پہ احسان کسکا

کسکے محکوم لیت امین جن و انس و ملک　　سیف قاطع سی بہی کچہ تیز ہی فرمان کسکا

چشمۂ فیض ہے انگشت اشارت کسکی　　منبع جود ہے دست گہر افشان کسکا

ہے شب بادہ و ہم کسکے سبب سے شب قدر　　مطلع نور ہے نصف مہ شعبان کسکا

مہدی ہادی ہیں یہ شیر و شرع میں — غیر اولاد ہی ہے یہ شرف ہاں کسکا

خود امام اور امام آپکے آبای کرام — یوں بلا واسطے ہے مجد فراوان کسکا

گر نہیں فروجہان آپکے اندا جمال — عکس تنویر ہے یہ حسن کنعان کسکا

آپکے وصف کی چرچے جو نہ تھے گلشن میں — نام پھر لیتا تھا یہ مرغ سحر خوان کسکا

دل میں جو کچھ ہے خفی ان پہ ہویدا ہے تمام — ایکسان علم ہی یوں ظاہر و پنہان کسکا — سو خفی

انکے سائل تو نہیں شاہی دارین اگر — پھر تو بتلاو کہ ہی نام سلیمان کسکا

جسنے کین انسے عداوت کی نہاں میں قائم — خود جہنم میں جلا ہمیں، ہے یہ نقصان کسکا

غیر سے بحث ہمیں کیا کوئی دشمن ہو کہ دوست — ذکر یہ چھیڑ دیا بیچ میں نادان کسکا

بہر تسلیم جھکا سر تو ادب کی ہی یہ جا — کسکا دربار ہے یہ اور ہے ایوان کسکا

حضرت حجت قائم کی ہے سرکار رفیع — ہاتھ سے نہ بچ نکل گیا پھیل کے دامان کسکا

عرض حاجت میں تامل ہی تمہیں کیا ای حلیم — نگران دیکھیے ہے دیدہ حیران کسکا

~~آپکے فضل عطا سے ہے تمنا معلوم~~ — ~~ایسی~~ ~~برہ~~

بندے نے بر لئے خانۂ بار بہت بلا — یہ نہیں قید تو پھر نام ہی زندان کسکا

آپ پہونچا دیں خراسان کف نجف در رنہ — آپ خود جانتے ہیں کون ہوا یاں کسکا

قصیدهٔ چهاردهم ماه شعبان سنه ۱۳۲۱ھ

گیتی ز گل فلک ز کواکب جمال یافت
دین از وجود مهدی هادی کمال یافت

بالید از نشاط طرف بوستان دهر
چون بر زمین خویشتن این نونهال یافت

سیمای ساده داشت نخست این نگار چرخ
از ذره های خاک درش خط و خال یافت

ز امداد قوت ید قدرت ز دست خویش
ممکن شود آنچه بعالم محال یافت

آمد برای نظم و نسق در میان خلق
تا گرد جمع آنکه در اختلال یافت

آنکس که خاک درگه پاکش بدست کرد
کمتر صفیحه ذهبی از سفال یافت

از بهر ترکتاز سمند اراده اش
در تنگنای ازمنه ضیق مجال یافت

با کلک عطا و کرم ناید یاد کرد
بر جبهه که نقطه خال ملال یافت

بخشش دهد کام و زبان ذوق شهد ناب
چون تشنه که لذت آب زلال یافت

چون بر فراز گنبد گردون نظر فکند
پستتر ز اوج پایهٔ عز و جلال یافت

گردان دهر را بفنای توان خود
اضعف ز پای مرتعش پیر زال یافت

ایمان و عدل و راستی و کفر و جور و کذب
هر یک از و بخویش قرار و زوال یافت

هر کس که زد بحبل متین او دست اعتصام
بی احتمال واسطه نیکو مآل یافت

عقدی که بست انمله کینه خواه چرخ
ز انگشت لمحه نگهش انحلال یافت

دارای بوستان جنان شد محب او | روز جزا عدوی کمالش نکال یافت
نقشی که نوک خامهٔ قدرت نوشته است | نتوان میان عالمیانش مثال یافت
اکنون
از بهر فضل تست بس آید و آن کری جلیل | ذکر تو در نماز خدا اشتمال یافت
امری که بر خلاف زمان خواستی رواج | پیش از تکلم تو زبان امتثال یافت
آن کو بجز ز وصف کمالت زبان گشود | پیش ثنا و ذکر جمیل تو لال یافت
سر رشتهٔ نعیم که بر ظل امان تست | ما را بذیل رحمت رب اتصال یافت
کی طالب نعیم مقیم جنان خلد | بی اذن تو بروضهٔ رضوان وصال یافت
از تلخی زمانه نیالود تا ابد | کامی که از تو جرعهٔ فیض نوال یافت
هنگام نشر طیب ثنای تو اهل ذوق | بشکسته بوی طبلهٔ مشک غزال یافت
از آبیاری شجر دین ثمر گرفت | وز نور رواج رسم حرام و حلال یافت
خورشید از جمال تو کسب ضیا نمود | بالای اوج بدر ز روی تو کمال یافت
آن کز سوی اطرف قباب عزیز شد | بال همای بل تو وهم و خیال یافت
از بد و خلق خوارت و حدتش بنشاءتین | این پایهٔ بلند که از ذوالجلال یافت
هر منصبی که بهر وی از جانب قضا | تفویض شد بابل ضلال انتقال یافت

ای آنکه نار عشق تو در سینه جا گرفت
آنکه ز باد گرم نفس اشتعال یافت

چشم از نگاه شوق برات سفید شد
جسم از نهیب هجر قدوت نزال یافت

آیا رسد که دیده به روی تو وا رسد
آیا رسد ز کاوش غم انتقال یافت

جانم فدایت ای مه گردون خسروی
از غصهٔ زمانه دلم صد ملال یافت

اکنون بسوی بارگهت آمدم شتاب
نتوان بدر ز غیر تو عون و نوال یافت

بر حلم هم نگاه کرم کن که الکنست
البته از ثنای تو حسن مقال یافت

تاریخ وفات بعضی از احباب روحانیه

تذكّرت دهراً بذي سلم
فبتُّ اقاسي لظى السّقم

وصرت بري جسدي ما بدا
فما كنت اخلص من الم

ارقت وما ذقت طيب الكرى
اراقب طالعة النُجم

اقول لنفسي وقد سئمت
من الهمّ يا مغرس الكرم

الام تقلّبُ من بينها
جنوبا وتسكب سيل الدم

لهيم لمن بان عنك ولا
يعود اليك من العدم

الا تستريح ولا تستفيق من كُرَب شيبت لممي

فقالت وابلغ بمنطقها — وتبكي كما جمة الديم

أأتركك ما بدلتني المنون — ممن مضى احسن الشيم

فقد كادها الآن يرفق بي — ويونسني في دجى الظلم

وعيناي من دونه في عمى — وسمعي من العذل في صمم

ولست لاصغي الى احد — فلو كف عني اذى الكلم

تاجج نائرة في الحشا — فقلبي كجمر الغضا المضرم

واني على وحدتي بعدها — اعض بناني من الندم

فهل من سبيل الى زورة — لمن بات في رمسه المظلم

وما كنت افزع من نازل — بساحة قلبي وان يعظم

ولكن داهية نزلت — فقطع مني عرى الهمم

سقى الله رمسا به رقدت — بوسبل من الغيث منسجم

واسكنها غرفة بنيت — بخلد ومن ترج لجرم

ولما وقفت بسر حميته — فنادت يا بارئ النسم

البر کما قلت قال بلی — یزید لہا سابغ النعم

سنہ ۱۳۲۱ھ

دیگر

مونس خاطر آسیمہ چو بگذشت زپیش — خرد و ہوش ز سر جان ز تنم بیرون رفت

جاے در سینۂ من داشت و ناگاہ بگذاشت — گوئیا از حرم آہوے حرم بیرون رفت

کے توان شرح ملالے کہ بدل آمد زراہ — کان رہ صد رقم و لطف قلم بیرون رفت

بود آشفتہ دریں خانۂ تاریک جہان — ز پے سیر گلستان ارم بیرون رفت

خوش آنست کہ با فتنۂ دوران سازد — رخت بربست و سوے ملک عدم بیرون رفت

روح پاکش بہ دامان نسیم رحمت — ہمچو بوے گل و آواز نغم بیرون رفت

صبح عید رمضان راحلہ بست از دنیا — چشم برہم زدم کو زدہ رم بیرون رفت

حلم ناکام پے سال رحیلش فرمود — وے ز پہلوے من - از سینۂ دلم بیرون رفت

سنہ ۱۳۲۱

ایضاً

دشت پیمائی پہ آمادہ ہے کیوں طبع حزیں — آجکل کیوں ہے سوا اشک فشانی (ابھی)

درد کیوں اوٹھتا ہے رہ رہ کے جگر میں میرے — کیا سبب ہے یہ اذیت نہانی (ابھی)

درد اوٹھتا ہی جگر میں ہے کیوں رہ رہ کے

بے خبر کیوں ہوئے اپنے کریں ہوش بجا   خود نہ سمجھے جو کہی بات زبانی اپنی

عبرت انگیز ہے کیوں اپنے فنا کا بیان   بلبلیں سنتی ہیں حیرت سے کہانی اپنی

آہیں رہ رہ کے نکلتی ہیں جگر سے ہر بار   اشک بہ بہ کے دکھاتے ہیں روانی اپنی

دوست کے ساتھ گئی تاب و توان کے سامان   دوست کے ساتھ گئی صبح جوانی اپنی

ایسے کچھ روٹھ گئے عید کے دن وہ ہم سے   خوش نہ آتی انھیں پھر شکل دکھانی اپنی

اٹھ گئے پاس سے خاموش کہی ایک نہ بات   پھر تسکین دل زار زبانی اپنی

ہاں فقط حلم کو یاد رہے رحلت کیلئے   دیکھئے زخم دل اک نیم نشانی اپنی

سنہ ۱۳۲۱ھ

قصیدہ ملاحظہ ۱۹ صفر ۱۳۲۲ھ

ارقت وعيني بالدموع تترقرق   وبت وقلبي بين جنبي يخفق

ومازلت طول الليل ابكي صبابة   بها وبمسفوح من الجفن اشرق

بها اضطرمت بين الضلوع لواعج   من النار ما منه الجوانح تحرق

يخفق   ومالي ارى لا زال يرجف هائما   كأن فؤادي مودع فيه زيبق

ومن قبلها ما كنت اعرف ما الهوى — وان لبيبا كيف يهوى ويعشق

ولكن اتيحت لي على البعد نظرة — فكادت تذوب النفس منها وتزهق

وليل بهيم لا يسير الاسد خيفة — ويعوي بها الذئب الخليع فيفرق

ولو رام ان يسري بها ماتا وبا — لمن مثل دعواء على النفس يشفق

الّمت وفي الخدين للورد مغرس — وماست ومن اردانها المسك يعبق

فادنيتها من مجلسي وهي عاطل — وعانقتها فالجيد منها مطوق

فيا ايها العذال كفوا ملامكم — عن الهائم الباكي الممنع وارفقوا

فلا انا ممن يستفيق عن الهوى — وان شاب لي من نائب البين مفرق

ولا يزدهيني العذل عما الفته — فقلبي على حب الكواعب موثق

فان صرفوني ساعة عن حبيبها — فلا بقيت لي النفس فيها ولا بقوا

عجبت لحين سرن فيها وكلنا — سكوت ويحكي الدمع عنا وينطق

وتلتهب الاحشاء منا حرارة — وتبدي جفون والجفون تترقرق

كما ان من سيف الوصي لدى الوغى — تسيل رقاب والدروع تخرق

علي امير المومنين وعونهم — اذا ما الصفاح البيض في الحرب تبرق

نازل
طارق
عمن

الوغى　　　داميات

ومن لدنه الخطار في رهج الغزا　　كلى [illegible] او دم متدفق

ومن عضبه البتار في كل مارق　　على الرمل اجساد وهام مفلق

يجدلهم صرعى جميعا على الثرى　　ولو سيق منهم فيلق ثم فيلق

به قام اركان الهدى وتضعضعت　　رقاب ضلال كان يرد ويوبق

اضاء له الآفاق شرقا ومغربا　　اذا ما تبدى وجهه المتالق

له خلق الله السماء وما بها　　ومن اجله ما في البرية يخلق

ولولاه لما نبئ الله [نبيه]　　بر لوح ارض لا ولا النجم يورق

ومنه استفاد البدر ضوء الوجه　　ومنه استعار الشمس نورا فتشرق

وفي يده مفتاح ابواب جنة　　ابى يدخل فيها المرء والباب مغلق

اجالت باقطار السماء نعوته　　فلا مغربا ابقى ولم يخل مشرق

ومن دونه خير البرية شيمة　　ومن دونه عبد منيب موفق

ومن مثله بين الخليقة معطيا　　بذي كفه بحر من الجود مغدق

فويل لقوم انزلوه واسرعوا　　الى ذي افتراء لم يكن قط يصدق

وضلّوا عن النهج القويم و فارقوا	دليلاً عليه واضحاً فتفرقوا

وما نصحوا لله في الدين حقه	وما آمنوا بالله يوماً وصدّقوا

فهم اسخطوا الرحمان من سوء فعالهم	عليهم عقاب الله في الحشر مطبق	مُطبق

فدى لغرتي طيب الله تربها	ومساكنها حيا من الله يرزق

فان غربا ليست لا وض اصنها	ولكنها ربع من الخلد مونق

فلا زالت ~~الحيا~~ يمطر دائماً	وتصبح ~~هطالا عليها~~ وتغبق	تسقي تربها

الانواء تروى تربها

نسمى جانبيها

مرتبه ۱۳ رجب ۱۳۲۲ ہجری

گر کشیدی بسرم تیغ چه بیجا کردی	شاهد لطف بجان من رسوا کردی

بر درت آمده بودم بتمنای وصال	نارسا طالع من بود که حاشا کردی

رفت از سینه دلم بانگه عیارت	آخر ای سحر بچشم تو چه ایما کردی

قتل بی جرم تزید مگر ای شوخ ترا	که بیا کشته ناز خودت احیا کردی

اسم دیوانگی و کیف جنون گم شده بود	لله الحمد که بر خاطرم القا کردی

وصف غافل شده بود از طرف چاک قبا	تو خوش الله دگرش محو تمنا کردی

کف پا آرزوی آبله و خار نداشت — بفدای تو دل بسته صحرا کردی

طرح صد بزم غم اندر دل من افگندی — ساز هر گونه نزف باده من انشا کردی

آتش افروختی اندر چمن از لعل لبت — داغ حسرت بدل لاله حمرا کردی

توبه بشکست و دگر ره سوی خمخانه گرفت — طرز سحری بست که بر پیر کلیسا کردی

شد مبدل شب هجران بصباح امید — تا دلم جلوه گه طلعت زیبا کردی

مطلع

ای فدای تو که در سینه من جا کردی — خون دل را بدل از باده حمرا کردی

شب عیش است بگو محتسب نادان را — بردر از بهر چه این غلغله برپا کردی

مجلس منظر طور است ز بزم می و نی — غلط است اینکه گمان ای سگ دنیا کردی

بزم من ساز دگر دارد و انداز دگر — از کجا دعوی جام و بط مینا کردی

حلم تا چند با آن محتسب عربده ساز — باش و برخوان غزل تازه که انشا کردی

مطلع

ایکه در نفسی کار مسیحا کردی — فرش را هم شرف عرش معلی کردی

بو ترابی و فلک راست ز پای تو نیاز — خاکی و بیش ز کونین تجلا کردی

بر زمینی که نهادی قدم با اعجاز — خاک را هم اثر عنبر سارا کردی

بر رکاب تو ظفر تلبیه خوان است مدام — عزم تسخیر چو با رایت علیا کردی

آنچه در پردهٔ تقدیر نهان بود هنوز — بید اللّهیت از غیب هویدا کردی

پای تمکین که نهادی بسر دوش رسول — خاک ذلت بسر عزت عزی کردی

کعبه را که مرتبه جز سجدهٔ اصنام نبود — از لات و مطهرش قبلهٔ دنیا کردی

غضبت پیش ز شمشیر سر کفر برید — چون بانگ غزا روی بهیجا کردی

ای زهی نقش کف پای تو هنگام خرام — که فلک را ز زمین طرف تماشا کردی

چون بنازد به نگاه تو که از لطف عمیم — منبت بوتهٔ گل دامن صحرا کردی

نام حاتم لب سخا بیشتر نوبر دن گنه است — کز عطایت ز بشر تا ملک استغنا کردی

سبب عفو خطا نام گرامی تو شد — منتی بود که بر آدم و حوا کردی

در میان صف هیجا که توان کرد نماز — لیک دانم که تو ز کیب مصلا کردی

ترتیب

چون کف جود تو آهنگ عطا بنمودی — بستر از بخشش خود همت دریا کردی

عدل هر نام تو صد سجدهٔ شکرانه کند — که بمیزان جهان پایهٔ شرع کردی

بر خود از فخر ببالید و گذشت از افلاک — پایهٔ عرش بنا بست که مجلی کردی

له

همرهٔ احمد مرسل چو رسیدی بحجاب — پست از مرتبه‌ات سدره و طوبی کردی

قلم بمایه و توصیف کمالت عجب است — از تو ست آنکه چنین زمزمه پیدا کردی

[illegible]

چون کشودم به ثنایت لب شیرین گفتار   بذله سنجی و انطق جوزا کردی

گوهر مدح من و شان رفیع تو کجا   لیک از چشم کرم سلک ثریا کردی

مما انشدته فی ثامن عشر من ذی الحجه سنه ۱۳۲۲م بدیهی

یوم اتی بسرور وهو مسعود   یا حبذا یومنا یا حبذا العید

یوم اتمّ به الرحمان نعمته   علی الانام بها نصر وتائید

یوم به اکمل الدین القویم وقد   اتی له من اله العرش تشیید

اذ انزل الله آیات مبشرة   فیها لسابق ما اوحاه تجدید

نصا علی انّ مولاهم وسیّدهم   من ذلّ من سیفه انف صنادید

به اقشعرّت جلود الکفر هائبة   واخضرّ للدین من صلبیه العود

من قبل ان یدرک الابصار مشهده   فی صلب آدم للاملاک مسجود

لا ینکر الفضل الا من به شقوة   وکیف وهو بفضل منه مشهود

عمّت نوائله بالناس قاطبة   فلم یخب راجیا بیض ولا سود

لم یدر غیر رسول الله غایته   شیئا وما هو بالاحصاء محدود

ما کان للجود من عین ولا اثر   بل فاض من راحتیه البذل والجود

اليه ملجاء من غشته نايبة ... اوناته نكبات وهو مجهود
لاذت به الرسل قدما عند ما اضطربوا ... موسى وعيسى وايوب وداود
هم يرجعون اليه فى حوائجهم ... فما خلى منه لا نوح ولا هود
بخيت جدك ابراهيم من حرق ... فى مضرم النار اذ القاه نمرود
لو بات دون اخيه من يعاد له ... فمثله كشريك الله مفقود
ظل الكماة لدى الهيجاء خاضعة ... لحد ذى شفرتيه وهو مغمود
اذرق سال كعذب الماء من دمهم ... واذا سطا ذابت الصم الجلاميد
ولدت فى كعبة البيت العتيق ولم ... يلد سواك بها من قبل مولود
وانت لله ظل لا زوال له ... فالكل فىء وظل الله ممدود
اليك يورد من فى الخلق حاجته ... فانت ورد وكل الورد مورود
تسقى بكاس رحيق من احبك فى ... يوم الظماء ومن عاداك مطرود
يدا مواليك لم تزهو باسورة ... وجيد خصمك مغلول ومصفود
لا يقبل الله من عبد عبادته ... لولاهواك ولا يجديه توحيد
فاشفع لنا يوم لا يجدى بنا عمل ... لولا رضاك وهذا منك معهود
والحمد لله حمدا لا انقضاء له ... فهو الحميد ورب الحمد محمود

ثم الصلوة على المرجو نائله — ومن بتشفيعه في الحشر موعود

واله الطهر لا يوازنهم — زيد وعمرو ولا بكر ومحمود

قصیدہ نعتیہ نظمہ ابی اللہ ٢٢ ربیع الاول ١٣٢٣ھ

من لي بطيبة ربع العلم والعمل — ورد العطاش ومرجاة لذي أمل — منجاة لذي وجل

طابت نسائمها فاحت شمائمها — ضاءت معالمها كالشمس في الحمل

ما زدت مدحا ولا بالغت في صفة — لو قلتها جنة الفردوس في المثل

فتربها تربة لو مسها زمن — لقام يعدو وما فيه من العلل

يا حبذا تربة مست بها قدم — فوق السماء مشت في العصر الاول

ودتها عرجت نحو العلى صعدا — لو رامها ملك اعيى ولم ينل — جمع صعود، نقتضي

اذا مشت في فلاة غير مخصبة — لم يعرها قط من جدب ومن محل

لولا الهبوط ولا ذاك الصعود لها — لم تنبت الارض والانواء لم تسل

يا من فدتك نفوس الخلق كلهم — من قاطني السهل او من ساكني الجبل

اتيتنا بالهدى والناس سعيهم — الى يعوق ونسر او الى هبل

كانت نهاية جهد منهم وثن يدعونه وعن الرحمان فى شغل

فما كان دينهم الا مقامرة ونشوة الخمر والانشاد للغزل

او افتراء اكاذيب مموهة او انشراح بقتل النفس والغيل

فغاية الجهد جهد النهب مبتكرا ومنتهى المدح مدح الخيل والابل

كانوا يتيهون فى بيداء مقفرة ويأنسون ببعر الظبى والوعل

يطرون فى وصف غيد خرد نجد ويعشقون ذوات الاعين النجل

فاذ اتيت بنور الله مهتديا وهاديا للورى يا سيد الرسل

بدلت جهلهم علما وكفرهم دينا وانقذتهم من معثر الزلل

وسقتهم عن فيافى غير معلمة الى صراط سوى اوضح السبل

نبهتهم عن رقاد الجهل فانتبهوا الى معارف دين المبدع الازلى

ولم تكن تدر ما دين وشارعه حتى اذا جئت بالاحكام والمثل

نسخت من دينك الاديان جملتها فشرعك الحق افنى سائر الملل

ونزل الله فرقانا لتقرأه على الاناس بمكث منك لا عجل

بدا اى الخلق نور الحق ملتمعا ضياؤه غير اعمى او ذوى الحول

جمع ملل بمعنى فرق ن

وذاك معجزة في الناس باقية ... من دون نقص لطول الدهر والخلل

وان يريدوا له مثلا يقارنه ... خابوا وما حصلوا الا على خجل

به اتم على الكفار حجته ... وان مضوا بعده في الغي والخطل

هذا النبي كريم المجد مؤتمن ... ذو مرة غير هياب ولا وكل [وجل]

ما كان يمشي ليظلل السحب سارية ... تظله منع حر الشمس والبلل

لم يمض الا وفضل الله يرقبه ... ورحمة الله من خلف ومن قبل

لولاه ما خلقت ارض وافلاك ... وذاك مذ عن قول غير مفتعل

عليه نصر من الرحمن متصل [واصلة لابعيد] ... مؤيد بامير المؤمنين علي

سمح الاكف اذا جادت سحائبه ... تخزى [تزرى] بجود غمام فائض هطل

مبيد الكفر في الهيجا ببائره ... ومرغم الحيف بالعسالة الذبل

مالي وما المديح في الذي بهرت ... فيه العقول وعادت منه بالخبل

كيف الوصول الى قصوى مدائحه ... وليس يوسر نور الشمس بالحيل

انشدت فيك بييتات بها سمحت ... قريحتي فاعرها نظرة و…

واقبل هدية هذا العبد مكرمة ... يا اكرم الناس من حاف ومنتعل

ثم قام نصير دين الله الخليل
ولم يخف فيه من لوم ومن عذل

صلى عليك صلوة لانفاد لها ... رب السماء لدى الاشراق والطفل

ذنبي عظيم وما بي من يخلصني ... يوم القيامة فاشفع عند ربك لي

قلت مادحاً الامير المومنين ؏ سنة ١٣٢٢ھ

للدهر حالان سراء وضراء ... وخطتان نعيم ثم باساء

لا يستقيم لحال على احد ... فقد يسر وقد يغشاه لأواء

اما ترى الشمس عند الصبح طالعة ... بيضاء وهي لدى الامساء حمراء

الا ترى البدر يمسي في محاسنه ... على كمال له نور واضواء

فلا تزال به الساعات تهزله ... حتى المحاق وقد يعروه غماء

وربما غاله بالخسف من حسد ... من عنده فيغطى النور ظلماء

له المعاهد عند الناس وافتقر ... ~~ولا يكاد لعهد منه ايفاء~~

والدهر ما بعهود منه ايفاء

يقدم اللكع الوغد اللئيم وقد ... يؤخر السمح كفا وهو داماء

كانه الرجل المكفوف ناصره ... او ناقة في سراها الخبط عشواء

بل قد اصيبت عدا بيسراها فغدت ... يرى بعين واخرى منه عمياء

وليس في امره ذنبا ولا زللا ... مدح العبيد وبالاحرار ازراء

والحر حر وان مسته نائبة ... والعبد عبد وان نالته علياء

والجهل جهل وان يزهو بهم ... والعلم علم وان اعياه الفضاء

وربّ فقر يُرى في ثوب مسكنة وقد اصاب الغنى منه الالبّاء

وقد يُعاف الغنى اذ غالطته من نفسه ومن الشيطان اغواء بدر هوى

يغاص للدرّ في لجّ البحار ولا يُدنى الى خزف ابدته غبراء

يهيم من همّه الدنيا وزبرجها كانّها عنده غيداء هيفاء

لم يدر كونها فتّاكة وبها خداع ذئب وتمويه واغراء

احبّها الناس من جهل ومن سفه وربّما حرمت منها الاحبّاء

سعلاة بيد فان ابدت نواجذها تصدّعت منه اكباد واحشاء

وان بدت في ثياب الحسن زاهية لكنها عند اهل اللبّ شوهاء

اقامت الاوكع الاجفى الملوم على سرير عزّ بما عمّت اسواء

واقعدت عند عدلاء واهبا سمحا وتلك داهية في الدهر دهياء

قد ازدرت من سما فوق السما شرفا لمّا توافقت الدنيا واهواء

يا سوأتا الدهر ما اجفاه من حكم سيّان في رائه موتى واحياء

هذي جناية دهر خائن ملق في الخلق منها شجى والعين اقذاء

لولا التصبّر منه والوصيّة من خير الورى صال كفّا وهي جـ

يا ابن الخنا يا غليظ القلب ذلك عن النهج السوي اذا اغراك شحناء
قد اجترحت عظيم الذنب مجترئا على الذي لم يجد قصواه راء
على الذي نفسه نفس النبي ولحم لحمه والعرس زهراء
بنوه ابناء خير الرسل خاتمهم فهل يوازنهم في الخلق ابناء
جاهرت بالفسق في غصب الحقوق اذا تزينت لك بيضاء وصفراء
اتمه الله نورا وهو يطفئه فهل يفيد لنور الله اطفاء
لا تعذلوه على جهل تسربله فلن يهدي الذي في عقله داء
ان ابن عم النبي لخير مشهد هو الذي منه للاحكام امضاء
منه استقام عمود الدين وانتشرت من الشريعة في الاقطار انباء
من ضاق ذرعا من البلوى فليس الى سواه من نكبات الدهر الجاء
ان امطرت في الورى يوما سحائبه تخجلت ديمة في الجو وطفاء
ما خاب راجيه يوما في مسائله بل حقه منه ايلاء واعطاء
وعنده علم سر الغيب علمه النبي فهو من الرحمن القاء
امات قوما واحيى دونهم زمرا ولم يزل منه افناء وابقاء
فمن يهتدي الاعلام نالهم ومن هداية قد بان احياء

جاهرت بالفسق في غصب الحقوق اذا تزينت لك بيضاء وصفراء

لمبغضيه من الاغلال انكلها | وللمحبين جنات وحوراء

العقل — لايدرك قصوى نعته ابدا | فكيف يحصيه انشاء واملاء

حوله قدم في المجد راسخة | وعزة في صدور الناس قعساء

وبابه منتهى جود ومكرمة | فكم لديه على المجدى والجاء

اذ قام الحرب قد ابدت نواجذها | لم يبق غير هجا الهيجا وهيجاء

اقيالهم عافت الاقبال خشية | على الحروب فالوا عزبا شاءوا

وادبروا عنه كالحمر التي نفرت | عن الليوث بالخسران قد باءوا

يا عمرو ما [illegible] افضح الاقدام منك اذن | وعنه ضعفة في الكف سمراء

ناضلته — لم تدر ان الذي نازلته بطل | ما قام الا وضاقت منه بيداء

فقدار الذي ما خليت موقعه | اذ لم تغثك ردينى وعليا

اراك خزيا وذلا لست ترعان | تراه مادام اصباح وامساء

حتى الى بك فوق الترب فارتعدت | منه لو وعد ضلت اشلاء واعضاء

وجز راسك لا ردعا ولا رهبا | والراس عند رسول الله اهداء

بضعف بنيته قد قام مجتهدا | وما اعتراه لدين الله اعياء

اذ جاء يهدى صراط الله مستويا | ضاءت لطلعته البيضاء بطحاء

ويل لمن عاندوه وافتدوا حنقا | جلفا ظلوما اذا ما نحوه فاءوا

تلونوا اذ رأوه فى سما شرف | كما تلون عند الشمس حرباء (ن)

عموا وصموا عن الحق الصريح اذا | غطت بصائرهم حقد وبغضاء (م)

قد كاشفوا الله فى تغيير سنته | فهم لما سنه الرحمن اعداء

يصغون قول ضلال طيب انفسهم | وسمعهم اذنهم عن كلام الحق صماء

افديك يا نفسى ومالى يا حليف تقى | يا خير من ولدته الام حواء

لولاك ما انبتت ارض وما | انبجست سحب ولا امطرت فى الدهر انواء

لولاك لم يجر فى الاجواء غادية | بصوبها المزن بل لم تسق اجواء — لم تات

ان الورى جسد مثل الجماد بلا | روح وانت له روح واحياء

ان البرية قلب لا ذكاء به | وانت فيه ذكاء والسويداء

اذ قمت تخطب بين الناس تنشدهم | حارت لمنطقك الماثور جوزاء

واذ تكلمت فى نادى مصاقعهم | فالسن العرب لا فصاح خرساء

صلى عليك مليك العرش ما سجعت | اسجاعها فى غصون الروض ورقاء

صلّى عليك الله العالمين الى .... ما دام فى العين غبراء و خضراء

صلّى عليك بديع الخلق ما اتصلت بخلقه منه نعماء و آلاء

صلّى عليك صلوٰة غير نافدة ما هبّت فى الارض (هزّت الغصن) سحواء و نكباء

تمت

تاریخ انتقال مولوی سید اعجاز حسین صاحب سونی پتی

صاحب فضل و تقی سید اعجاز حسین · که ندیدش بجهان دیده خورشید بدیل

بود ثانی عشر ماه ربیع آخر · که ازین دار فنا رفت بملک جاوید

بود از زینت سونی پت و شهره بود · وز زبان و قلمش دین خدا را تائید

چون بدل داشت تولا به نبی و به علی · زین سبب سید عالم بجوارش طلبید

خامه حلم سر لوح مزارش بنوشت · با محمد بدر گلشن فردوس [redacted] سعید

سنه ۱۳۲۵

كتب الى الفضل المؤمن المولوى السيد سبط حسن دام فضله

ابلّغ منّى السّلام الى الّذى · لم ينسنى ذكراه طول بعادى

صفو المناهل ذو المحامد حبلها · بادى المفاخر مأنس الرُّوّاد

هواه سُبّاق الرّهان فيا له · من خير مستبقين عند طراد

ان الفضائل كُنّ في طلب العُلى حتى انخنّ لديه فوق مراد

دامت سماء المجد طائفة به دانت اليه بوصلة وأياد

عميت عيون الدهر عنه فلا ترى منه الذي يغريه للاحقاد

الفت اليه يد الزمان بسلمها ويؤمه بعوائد الارفاد

فاقبل سلاماً من بعيد صبّه منك الزمان بجوده وعناد

قد فرّق الدهر المشتت بيننا سبل استدنجح الوصل بالاسداد

اما بعد فوافت اليّ بهو هديتك وسني عطيتك فقبلته بلثم القبول وقبلته بالرأس والعين عند الوصول جزاك الله من مُهدٍ اليّ جنى قطوفك وبديع موصوفك نظرت فيه فاذا هو احرى بان يوضع في الصدر دون الدفتين ويرفع بالعين لا باليدين نعم ما قطعت بسواطع افلاذ ملك يد المفتري الجان وطحنت برياح افهامك فوق نواظر اخي الشيطان فيه من بدائع معان لم يقف عليها الناقدون اذهان سواك وخرائد غوانٍ لم يمسها ايدي الطالبين دونك - جدير بان يكتب على آماق الحور باقلام النور وقمين بان تتخذه العقائل قلائد للنحور فاحسن الله لك الجزاء بما رزقني بذلك وانجح جميع آمالك - والسلام

٨ - جولائی ١٩٠٤ع

[illegible]

[illegible]

مما نظمتها في خامس وعشرين من رجب ١٣٢٥ھ

كتابي انيسي في جميع الموارد ...... وثلج فؤادي عند حرّ الشدائد
حسام على الاعداء ماضٍ شفارها وباتر اعناق الجحود المعاند
وتيقظ عيني من دواني بحقده ويمنع عني كيد اهل المكائد
سميري بليل مظلم عند وحدتي وخير دليل في وعور الفدافد
وخير رفيق عند فقد مرافق واكرم عون عند عوز المساعد
فيا مستعير الحبّ مني لجهله يعير حبيبا هل سمعت بماجد

كتابي محبوبي ولي فيه اوطار فهل تعرف المحبوب قطّ يُعار

قلت مؤرخا عام ارتحال
المولوي آفتاب حسين مرحوم

ما للزمان اذا ما سلّ صارمه لم يُبق في الارض من مولى و[illegible]
سار الكرام وباتوا في مضاجعهم تحت الجنادل بالمضجع [illegible]
تجري العيون دموعا غير ساكنة لفقد اورق في غصن طيب المجد
طود الفضائل لا يخفى محاسنه يُزري شذاها بطيب المسك والند
قد غاب بدر العُلى في الترب منخفضا والناس اكبادهم في لاعج الوقد
ما كنتَ فردا اذا واروكَ في جدث بل قد توارى بكَ العلياء في ال[illegible]
جاهدتَ نشر الدين لله مقتبسا انوارَه من كتاب الواحد ال[illegible]

اذا مضى هاتف نادی بوزخه الی زلیکم فی جنة الخالد

سنه ۱۳۲۱ھ

در آخر نامه نوشته بودم

خار هم در پهلوی گل خواب آسایش کند خاک هم از قرب دامان شهان نازش کند

گرچه بیمی گل سوی گلشن بردن از بیدانشی است لیک با گلهای دیگر ساز آرایش کند

سرنامه که به جنید محمد کاظم نوشتم

نامه را ناز که برگِ گل آسوده شدم خامه را جد که بر نام که فرسوده شدم

هر دو از طنطنهٔ حال و طرب شادانند من درین کشمکش از سنگ حسد سوده شدم

هذا ما کتبه الی السید مظفر حسین

جاءت نسیم الصبا من جانب النجد انفاسها تنعش الموتی من اللحد

فوائح عطرت روح [illegible] فوادها تزهی بریا فتیت المسک والورد

اعنی به الطرس اذ وافی الی دنف من الخلیل الجلیل الصادق الودّ

بدأتها بسلام فائح ارج ولا کرائحة فی المرند والسند

طابت به الحال وانزاح الکلال وزادنی طربا ادنی الی الوجد

علیکم سلام کل یوم ولیلة یعارض ترویح الصبا ومناجز

وانک فی قلبی مقیم حقیقة ولو انّ فیما بیننا البعد حاجز

علیک سلام فی غدو واصال یزیل صداء الهم عن صفحة البال

اذا ما رأته العين صارت قريرة　　كما يروى غلة الصدر سلسال
يهيج نار الشوق بعد خمودها　　ويبدي لهيب الوجد من كل اوصال

تاریخ انتقال نواب محمدی بیگم صاحبه

حیف بر حال انسان که بلهو و لعبش　　نگرفت از سر غفلت خبر گلشن خلد
گوهر عمر گرانمایهٔ خود کرد تلف　　که بجز یک بخریده گهر گلشن خلد
آخر ای بیخرد از دار فنا خواهی رفت　　چون نه بر سی زنشان و اثر گلشن خلد
شور صد فتنه و شر در سر خود میداری　　لیک آسوده از یاد و سر گلشن خلد
چند از بهر تو آورده فراهم زدن　　قصر و نهر و شجر و هم ثمر گلشن خلد
بین که آن طیبه سیده محمدی بیگم　　روز و شب داشت خیال سحر گلشن خلد
اقتدا داشته با فاطمه بنت احمد　　بوده هر دم نظرش بر سفر گلشن خلد
تا به بست و نهم ماه رجب کرد رحیل　　که خرامد به ظلال شجر گلشن خلد
از پی سال وفاتش ز خرد پرسیدم　　گفت او پای نهاده بدر گلشن خلد

۱۳۲۵ھ

رباعیات

ای نفس حریص آز دنیا تا کی　　گشتن ز خدا به زر تولا تا کی
این حرص تو انجام بد آرد به سرت　　پس غفلت تو ز کار عقبی تا کی

اینانکه بجستجوی جاه اند و حشم　　پس بی خبر اند از خطر ملک عدم
دارا و سکندر همه رفتند بخاک　　آخر بچه کار آمده شان طبل و علم

سودی نکرد رفتند ز طبل و علم

ای آنکه نظر بعیب هر کس داری　　از عیب خودت نظر مگر پس داری
جنبت ز هنرهای کسان چون خفاش　　هان بر هنرت چشم چو کرکس داری

عیب کسی

گر حرف زدن چو سیم خام است گران　　مانند طلاست خموشی ز زبان
صد سود ز یک سکوت آید در دست　　آغاز سخن بسی زیانست و زیان

منع خموشی

عیب دخل در گفتگو

تا دخل بگفتگوی هر دم نزنی　　کاین هست تنگ ظرفی و کوته نگهی
بر قفل دهان مهر خموشی بگذار　　کز رسوائی به محفل عام رهی

این بیخبری ز یاد عقبی هیهات　　وین خواب گران بر لب دریا هیهات
از سیه بگذشت عمرت ای احلم مگر　　غافل ز خدا همچو تو دانا هیهات

گر روی زمین طلای احمر (اصفر) گردد　　ور سنگ و کلوخ لعل احمر گردد
دین هر همه را بده اسم بگذارند　　کی قلب من از ولای حیدر گردد

ابنای زمانه صورت انسانند　　گر راست کنی فکر همه گرگانند
در ظاهر حال دوستانند مگر　　در دل با یکدگر عدوی جانند

در مذمت حسد

ز رشکی بقدر شده بهر کس روزی — جاه و حشم و حسن جهان افروزی

از رشک زیان نمی رسد بر محسود — از بهر چه ز آتش حسد می سوزی

پنہاں ہوے تن زمیں میں ایسے — گل بھی نہوں نازکی میں اپنی جیسے

افلاک نے گردشیں بہت کیں لیکن — پیدا نہوے جہاں میں انکے جیسے

---

۱۲ ماه شعبان سنه ۹۳۲

در صفت کتاب گوید

کتاب خیر انیس است از برای انسان — که غیر نفع نیاید کسی ازو نقصان

خموش نیست بکلام و کلام او بسکوت — بیان اوست سکوت و سکوت او بیان

رفیق تست به وقت سفر اگر خواهی — ندیم تست به دار حضر بصدق و جان

نه در حضر ز تو خواهان آب و نان طعام — نه در سفر ز تو جویای اشتر و پالان

توانگر است و لیکن بغیر سیم و طلا — فقیر هست و لیکن بر از در غلطان

فقیه و خازن علم نجوم و جفر و حساب — حکیم و مفتی و قاضی و واقف قرآن

ز حال بدو جهان تا بحال روز قیام — ز حال وحش و طیور و ملائک و انسان

ز علم طب و ریاضی و هم الهیات — ز کیف دور و زمان و ز کم اهل زمان

هزار نکته بخواند بر تو از هر فن — هزار بند بر سنجد به پیش تو هر آن

حفاظت تو کند از شر انس و دواب — هدایت تو کند در ره ملک و زبان
طبیب است ز امراض ظاهر و باطن — حبیب است به حالات شادی و احزان
شبانه روز بگیر سینه بهر خدمت تو — چه صبح و شام چه بیداری و چه خواب گران
بیا که با تو بگویم اگر قبول کنی — که حرف پند گران تر بود ز نقد روان
ندیم خویش نسازی مگر کتاب و قلم — جلیس خود نکنی غیر از کلام و بیان

فی صفة الخلوة

لا تجزعن من وحشة في خلوة — فكأنها هي غنم اهل اليقظة
ان التوحد شان خلاق الورى — وبها تشبهت العظيم النعمة
ان شئت قلبا فارغا لعبادة — فبها استعن توصلك غاية منية
ولئن طلبت الاشتغال بصنعة — فالوقت خير الوقت ساعة وحدة
ولئن اردت ثواب رأي ثاقب — فبها تصيب تمكنا في الفكرة
صواب
فالغير كل الخير محفوظ به — وهو الجليس الخير عند العزلة
فدا ودع الاضداد فيه فانه — جمع الخلاف وعكسه بالمرة
في نطقه صمت وفي تسهيده — سهر فكم من حيرة في حيرة
حتى وما حلت بها روح الحيوة — وحييت من دون سوق المهجة

ولئن طلبت بها نديما عارفا — فاجعل كتابك مونسا للوحشة
يا حبذا من جعل الكتاب انيسه — ويبتعد عن شرور الكثرة

رمح ولكن لا ينصل ظاهر — سيف ولكن لا يجد الشفرة

ان شئت طبا فادرج منه نقل به — من كل اسقام لذادة صحته

ان كنت فى سفر فخير مرافق — او كنت فى حضر فصاحب خلة

يعطيك ما كان او هو كائن — خبرا صحيحا دون شوب الكذبة

جوال آفاق بدون سياحة — طيارا جواء بدون النهضة

فعليك بالكتب التى قد دونت — فى الفقه والتفسير او فى الحكمة

فهى السبيل الى نجاتك فى غد — وهى الطريق الى معالم فوزة

يا خير من حمل الكتاب انيسه — وبه تحذر عن شرور الكثرة

لا خير فيمن لم يراع حقوقها — لخلاصه من شدة ومشقة

مسدس

خاتم بے نگین نمے زیبد — خانہ بے مکین نمے زیبد

اسپ بے ساز و زین نمے زیبد — ملک بے داد و دین نمے زیبد

ہمچنانست نسبت اسلام

بے ولائے علی و آل کرام

نشوی لمحہ از خدا غافل — روز و شب دار ی از عمل شاغل

نیست گر حب اهلبیت بدل   همگی بندگی شود باطل

الفت آل جزو ایمان است
روح دین است و شرع را جان است

خازن خلد در چو بگشاید   پنجصد ساله راه باز آید
بوی باغ نعیم می آید   دل اهل نجات بر باید

گر تو خواهی که بهرهٔ یابی
بگذر از کالنجوم اصحابی

یاد کن روز حشر و یوم تلاق   بچه کارت خورند اهل شقاق
پر شد از جورشان همه آفاق   در جهان کاشتند تخم نفاق

رسم اسلام برطرف کردند
جورها بر ذوی الشرف کردند

آل احمد ز دستشان نالان   پاره پاره ز جورشان قرآن
خانهٔ دین مصطفی ویران   شرع را بر فلک ز شان افغان

خون اسلام را بحل کردند
عزم بر ظلم مستقل کردند

در جهالت چو گاو میش و ستور   در تملق چو ماده ستور

رحلت مصطفی که شد فی الفور   دست افراشتند از پے جور

در به پهلوے دخترش بزدند

آتشے در جهان در افگندند

بگذر اے حلمی از بیان جفا   تا کجا ذکر جور این جهلا

حرف زن شو به مدح آل عبا   که همین است توشهٔ عقبی

ظلمت قبر را سراج این است

مرض ذنب را علاج این است

افضل عالم اند آل رسول   اشرف آدم اند آل رسول

در جهان اعظم اند آل رسول   پیش حق مکرّم اند آل رسول

جبهه سا جبرئیل بر در شان

لطف ربّ جلیل در بر شان

بالخصوص آن شهنشه والا   اشرف الناس بلکه خیر الوری

نفس و جان نبی ولیّ خدا   تابع امر خالق دو سرا

اسد الله و هم امین الله

منه فی الخلق شایع دین الله

فاتح جنگهاے بدر و حنین   کفو بنت رسول ابو الحسنین

سند شرع مصطفی رازین　　فخر اسلام و اکرم الثقلین

آیت از دو کتاب مبین

صالح المؤمنین و حبل متین

علم و حلم و عطا خصائل او　　دست خالی نرفت سائل او

همچو خیر الوری شمائل او　　کی رسد در گمان فضائل او

اعلم الناس بعد ختم رسل

هادی خلق و رهنمای سبل

آفتاب سپهر عزت و جاه　　ماه و انجم سپه فلک درگاه

بهر اهل شرک سیف الله　　بهر اهل نفاق روز سیاه

تیز از و نیزه عدالت و داد

کند از و تیغ بغی و شر و فساد

باغ تقوی و دین از و تازه　　روی اسلام را از و غازه

دفتر شرع راست شیرازه　　بلد علم راست دروازه

هر که خواند بشهر علم رسد

نگذرد از سر نفاق و حسد

چه او را دلیل ره سازد　　علم دوستی برافرازد

ز اهل کینش برائت آغازد　　با عدوش گهی نه پردازد

سنگ لعنت زند به دشمن او

دست الفت کشد به دامن او

بگذارد نفاق را یکسر   نرود راه اهل فتنه و شر
دم ز الفتش زند چو باد سحر   تا بیابد نجات در محشر
بنعیم جنان شود ممتاز
باب رحمت شود برویش باز

مدح فرموده اش خدای جلیل   گفته اش صالح و ولی و سبیل
بنده اش بوده حضرت جبریل   اخ و ابن عمش رسول نبیل
نسبت او بذات خیر وری
همچو هارون به حضرت موسی

همه قرآن پر از مدائح اوست   قل تعالوا دلیل واضح اوست
در جهان مخلص و مصالح اوست   به جهنم عدوی طالح اوست
الفت او سبیل باغ نعیم
بغض با او دلیل نار جحیم

چون بیاید زمان حشر و حساب   هر کس از تشنگی شود بیتاب
دل شان گردد از عطش چو کباب   وا رسد از ملیک عرش خطاب
اهل ایمان به سوی خلد روند
کافران داخل عذاب شوند

پس در آن وقت آن شه والا   نائب مصطفی ولی خدا
جام کوثر دهد به اهل ولا   همه را وا رهاند از ایذا
دشمن او بود از آن محروم
همچنان در سقر رود آن شوم

یا علی یا امام جن و بشر　　فاتح باب قلعهٔ خیبر
قاتل عمرو و مرحب و عنتر　　هادی راه خالق اکبر

نظر لطف کن به حلمی حزین
دار ایمن از غمش بهر آیین

ای تویی بت شکن چو ابراهیم　　مولدت بیت رب کریم
کعبه شد از تو قابل تعظیم　　شرفی یافت از تو رکن و حطیم

پاک کردی پلیدی اصنام
تا شود سجده‌گاه بهر انام

آنچه دارد شی از مناقب و فضل　　هست بالاتر از احاطهٔ عقل
از همه بهتری چه بعد و چه قبل　　جانشین نبی تویی بی فصل

کیست تیمی و آن دگر عدوی
بوده اند اهل شرک بر دو غوی

گفته در حق تو رسول انام　　نزد خم با صدا تمام تمام
کز پس از من علی است خیر کرام　　جانشین من و ولی و امام

بعد از آن گفته وال من والاه
از همانجاست عاد من عاداه

وحی آمد ز خالق متعال　　کای حبیب من ای خجسته خصال
دینت امروز یافته است کمال　　بر طرف گشت فسق و کفر و ضلال

دین اسلام شد پسندیده
شرع چون سر علی چون دیده

لیک چون شد وفات ورثین | کو روان گشت سوی خلد برین

داد شیطان بخشم شان تزیین | عمل زشت جور و حیله و کین

مائل از حق شدند سوی ضلال

تا فتادند در عذاب و نکال

قصیده

آن بلبلم که مست به طوبی نشیمنم | بر دم نوای یا اسد الله مترنم

از دوستی اوست که با تیرگی جهل | در چشم روزگار چو خورشید روشنم

جهل

کی اعتنا کنم بزر و نقد دنیوی | چون [illegible] او بود آسوده مخزنم

زاد از زور پنجه خیبر گشای او | بتوانم ارض را ز بن از جای برکنم

چون ریزهای بینش کنم خیمه سپهر | با گرمی دل از نفس آتشین زنم

یک جام سلسبیل ز نوشم ز دست او | مینای چرخ را چو خزف خرد بشکنم

صد سنگ لعن بر سر اعدایش میزنم | چون ساختن به سفله نباشد ز [illegible]

راهی که نیست سوی در نبات رسول | نتوان بشیم و لنش رزه گوی [illegible]

گویند روز حشر ملائک چو نفخ صور | فاز الذی احب علیا و قد غنم

چون روز حشر وقت شفاعت فرا رسد | مگذارم ای شفیع که حلم حزین [illegible]

غیر از ولایت ایمان نمی رسد | این است رای محکم و این قول [illegible]

آورده ام ز عالم ذر با صد اهتمام | اعراب را چه درک ز ایمان [illegible]

در پیش شیر صولت تو روز دار و گیر | دستان شغال تیره و رستم چون غنم

در آرزوی خاک درت لعل زرنگار | خاکست بر سر و گهر از اشک و دیده نم

بار دگر تو چگونه مرا بکرم کرده
لیک بر تو لیست برانده از راه آورم

خاک نجف که سرمهٔ آنرا [redacted] خویشتن | حور جنان کشند و شمارند مغتنم

آن روز کی بود که خدایا بافتخار | پیشانی نیاز بخاکش درافکنم

از سیر خلد و باغ جنان خوش نیایدم | ارض غری بود بس مدفن چو مدفنم

ای بیکسان بسایهٔ لطف تو می زیند | جز ظل دامن کرمت نیست مامنم

در انتظار نکهتی از نسیم لطف | چون نرگسم بچشم و بلب همچو سوسنم

ناسازگار دهر بمن حیله ها باخت | خواهم که خیمه خود ازین خاک برکنم

خواهم ز فضل تو مددی یا ابا تراب | کاندر رخت چرخ طوق بلاها بگردنم

چون روز و شب بیاد تو هستم ز صدق دل | شغلی بدیگر ندارم و نه کار از صنم

کی گردم از ولای تو ای شیر کردگار | گر بر کشند هم رگ و اعصاب از تنم

بر حب تو اگر گذرم در کنشت خواه | ای مرحبا که خوش بود از لذت حزنم

زیبای شان تو نتوانم ثنا نمود | ای بسکه زین ندامت خود سر برافکنم

ناقص عیار نظم خود آورده ام بپیش | با اعتراف عاجزی و لکنت الکنم

چشم قبول دارم و دانم که نظم من | پای ملخ بود بسلیمان رسانندم

ای سید فیوض همیخواهم از تو بس | یک چشم التفات برین سر فگندنم

بند اوّل — تضمین بر هفت بند کاشی

السلام ای پایه‌ات بالا ز چرخ هفتمین   السلام ای پایه‌ات تقوی و ایمان و یقین
السلام ای آیه‌ات آیات قرآن مبین   السلام ای سایه‌ات خورشید رب العالمین
آسمان عز و تمکین آفتاب داد و دین

از نگاه لطف تو گر دید صحن و هشت خلد   وز خیال قهر تو همچون بیابان گشت خلد
ز اعتدال محکم امر تو کی برگشت خلد   مفتی هر چار دفتر خواجه هر هشت خلد
داور محشر حجت اعظم امیرالمؤمنین

حاکم هفت کشور خواجه هر هشت خلد   والی نه چرخ اخضر خواجه هر هشت خلد
حامی کلک پیمبر خواجه هر هشت خلد   مفتی هر چار دفتر خواجه هر هشت خلد
داور محشر حجت اعظم امیرالمؤمنین

ای ز بحر جود و عطای تو عالم مغترف   وی ز نقص خود جهانی بر کمالت معترف
هر که داند تر امین دون قول مختلف   عالم علم لدنی شهسوار لو کشف
ناصر حق نفس پیغمبر امام راستین

مطلب من عنده ام الکتاب و اهدنا   نقطه زیر بسم الله و شرح هل اتی
شان یؤتون الزکوة و یؤثرون و قل کفی   صاحب یوفون بالنذر آفتاب انما
قرة العین لعمرک نازش روح الامین

مفخر روحانیان و انس و جانی در جهان   صاحب مجد و علا و عز و شانی در جهان
باعث ایجاد اکوان و زمانی در جهان   در جهان از روی حشمت چون جهانی در جهان
بر زمین از روی رفعت آسمانی بر زمین

از صفای قلب نورانی تو دلها مستفیض   وز دوای حکمت طبع تو عیسی مستفیض
از ید بیضای تعلیم تو موسی مستفیض   از عطای دست فیاض تو دریا مستفیض
وز ریاض نکهت طبع تو رضوان خوشه‌چین

مورد تبجیل ایزد از صبا تا عهد شیب   مصدر تفصیل سیماهم بلا باد و ریب
معهد تفضیل تبشیر طاهر از ارجاس عیب   مقصد تنزیل تبلیغ مظهر اسرار غیب
مطلع یتلوه شاهد مقطع حبل متین

کائنات فوق و تحت و عرش و چرخ بی‌ستون   فوج املاک و جن و انسان شئون امور و فنون
از عدم اندر برون آمانمی دانم که چون   نقشبند کاف و نون از بدو فطرت تا کنون
ناکشیده جدول مه رخسار تو نقش مبین

خائف نیران قهرت قوم جن در کوه قاف   حاملان عرش و کرسی حول قدرت در طواف
حاجب ایوان قدرت روح قدسی بی‌گزاف   کاتب دیوان امرت موسی دریاشکاف
برده از بام فطرت عیسی گردون نشین

دافع آثار بدعت صاحب ارشاد خلق رافع اعلام حکمت کافل امداد خلق
موجب ابداع صنعت محکم بنیاد خلق صورت معنی فطرت باعث ایجاد خلق

بهترین نسل آدم نفس خیر المرسلین

فدیه راه خدا کردی همه سامان عمر بذل بهر دین نمودی گوهر غلطان عمر
صرف تقوی و عبادت ساختی این عمر ناشنیده از زمان مهد تا پایان عمر

جز رضای حق ز تو حرفی کرام کاتبین

ای توئی مستجمع هرگونه اوصاف کمال در ثنای تو زبان همچو سحبان است لال
راست گویم یک ذات حی لایزال مثل تو چون شبه ایزد در همه عالم محال

در بود ممکن نه الا رحمة للعالمین

در نسب آن را که ابن عم رسول الله بود هر کرا در روح و جان توأم رسول الله
آنکه صهر شش پس از آدم رسول الله بود آنکه همچون خدا همدم رسول الله

گر کسی همتاش باشد هم رسول الله بود

بند دوم

نارسیده تا باوج مجد اعلای تو کس نامده از کتم عدم در عالم همتای تو کس
ناسروده نغمه توصیف زیبای تو کس دیگه بعد از مصطفی نابوده همتای تو کس

بسته بر مهر تو ایزد مهر حور العین و بس

بر جبین خط غلامی تو نگارد فلک　　وانما در دو هفته رو زینت آرد فلک

سنگ زحمت بر سر خصم تو می بارد فلک　　مهره مهر از گلوی چرخ بر بارد فلک

گر ز مهرت بر نیاید صبح صادق را نفس

خیل گردون سیرگاهت چون بر انگیزد سپاه　　فوج دارد سر کلاهت چون کشد فوج سپاه

ذو الفقار دین پناهت چون بر آید در خطه　　کاروان سالار جاهت چون کند آهنگ راه

چرخ را بربود پیش آن خنگ تند چون جرس

با ضیای حکمتت یونان نیاید در شمار　　با خدیو همتت خاقان نیاید در شمار

با ظهور دولتت ساسان نیاید در شمار　　با شکوه صولتت دستان نیاید در شمار

در بر عنقای مغرب کی شکوه آرد مگس

از تجلی جمالت همچو موسی بیهشند　　بار تعلیم ترا کروبیان منت کشند

در بر زور تو شیران جهان روبه وشند　　گر شکوهت را به شیران معانی بر کشند

ذره حقیقت کم آید یوسف از یک عدس

عارف جودت زمین و آسمان سر در مهر　　مهر هم یک مهره پیشانی مهتاب چهر

بس خطا کردم که بردم پیش تو نام سپهر　　چیست با قدرت سپهر کیست با رای تو مهر

آن ز قدرت مستعار و این ز رایت مقتبس

نوک تو کوه را از بیخ چون که بر کند　　جود تو بر نام حاتم تار نسیان می تند

گر گشایی دست نصفت صیت کسری بشکند　　گر دل دریا عطایت موج بر گردون زند

لجه گردون در آن دامان نماید همچو خس

سیف برانت رگ جانها برید در مصاف　　نوک رمح تو به پهلوها خلید در مصاف
گردنان را هوش و عقل از سر پرید در مصاف　　صولت بازو گردنکشان بر هم درید در مصاف

مرغ روح جنگیان از بیم بشکستی قفس

اندران جایی که گردان نریمان روی را　　اندران جنگی که ابطال قوی بازو را
اندران رزمی که شیران لب بساخری را　　اندران میدان که مردان سعی در جوی را

از ره مردی عنان از دست برباید فرس

نیزهٔ مردان صدای ما اللهم آمین دید　　صیقلی تیر شجاعان خانهٔ خود در ره عدو
خنجر خونخوار گردان از میان برخواست چهد　　نشتر شمشیر شیران رو به در شریان نهد

چون طبیب مرگ گیرد ساعد جان را مجس

پس درین هنگام شاه خیبر در کف ذوالفقار　　در کمر خنجر ز رنگ رنج تهور آشکار
در جلو فوج ملایک بر یمین و بر یسار　　از میان مشرق و مغرب برای مهر وار

رایت نصرت ز پیش و هیبت دولت ز پس

متفق اهل فرنگ و چین و هم توران شوند　　یا که اهل تبت و روم و روس ایران شوند
این چه گفتم جمع وقت حرکتش این یا و آن شوند　　خلق هفت اقلیم اگر امروز در میدان شوند

از سر مردی نیارد تاب میدان تو کس

فوج مرغان در هوا و ماهیان اندر بحار   مدح گویندت که قد احسنت یا خیر الکبار
هم ز گردون جبرئیل و ملک با صد افتخار   صورتی گردد مجسم فتح و گوید آشکار

لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

بند سیوم

ای که کان عفت از تقوای تو زر یافته   ای بلاد عزت از تو شان برتر یافته
ای کمال حکمت از علم تو جوهر یافته   ای سپهر عفت از فر تو زیور یافته
از نعت زر بساط چتر تو افسر یافته

چون نگردد آسمان گرد حریمت بنده‌وار   چون نسنجد خاک پایت با طلا در یک عیار
هست در چشم خردمندان اهل اختیار   از غبار درگه عرشی اخترانت آشکار
کیمیاگر نسخهٔ گوگرد احمر یافته

در خیال درک مدحت بلبل طوطی محل   گشت آفاق دگر برگشت خائب از امل
عقل انسانی چنان حیران بماند زین عمل   بر امید نقش روی دست نقاش ازل
نقشها بر لبت لیکن چو نقش کمتر یافته

ای به هنگام ولادت حرف دانایی زده   ای بجز احمد بهر کس کوس والایی زده
وای چنان شوکت بر چرخ مینایی زده   هر که اندر آفرینش لاف یکتایی زده
رفعت از آفرینش پایه برتر یافته

هر نبی کو حرز اسم تو چو قرآن نقش لب   وانکه ذکرت بر نگین دل بداغ ان نقش لب   نامت
انکه حب ذات تو بر لوح ایمان نقش لب   هر که مهر مهر تو بر صفحهٔ جان نقش بست
مخزن دل را چو کان زر توانگر یافته

کی رسد تا حد جود تو سخای بحر و کان   کان دو نام هم از عطای تست آمد بند اندر جهان

بس غلط کرده ره دانش به نزد بحر و کان   هر که دستت را بدریا کرده نسبت بیگمان

رشحهٔ دست ترا دریای اخضر یافته

پیش درگاهت سلاطین جهان سر بر نیاز   در مدیح و وصف تو مرغان طوبی نغمه ساز

سایهٔ عنقا بر تو کی توان زد دم زناز   باز قدرت هر کجا بال جلالت کرده باز

طایران سدره را در زیر شهپر یافته

وقت سیلاب بحار بخشش و ایثار تو   ساعت جوشش عباب لجهٔ زخار تو

در دم باران نیسان کف درّ بار تو   روز فتح الباب ابر دست دریا بار تو

لشکر [illegible] افلاک چون بط شناور یافته

هر که در قلبش دوای تو چو قند ور داشته   هر که چشم آرزو سویت چو بود در داشته

عرض مطلب هر که پیش تو منور داشته   هر که دست حاجتی بر جود تو بر داشته

تا قیامت دست خود را حاجت آور یافته

مدح فرموده بقرآن خالق اکبر ترا   در تعالوا ندع خوانده نفس پیغمبر ترا

غیر احمد از دو عالم ساخته بهتر ترا   ساقی کوثر چنیدان مدح با مر

ای ز تو دریای فطرت کان گوهر یافته

وز زر و مال جهان زهد تو یکسو داشته   در ره دین مرکب طبعت لگام داشته

زانبیا فضل تو کی فرق سر مو داشته   با خدا و مصطفی را ای تو یکرو داشته

از خدا و مصطفی شمشیر و دختر یافته

انت من بین الوری لفضل فرد منتخب باب علم للنبی الابطحی المنتجب
ای توی بالاترین خلق عالم بی‌ریب گر نبودی ذات پاکت آفرینش را سبب
تا ابد حوا سترون بودی و آدم عزب

بند چهارم

ای مسلم نایب روح روان مصطفی ای مکرم قوت دست و توان مصطفی
ای مفخم صاحب سر و عیان مصطفی ای معظم کعبهٔ اصل از بیان مصطفی
قبلهٔ دنیا و دین جان جهان مصطفی

گرچه در معنی تو بودی احمد دین را از آن سینه‌ات گنجینه بوده بهر اسرار نهان
لیک با این دانش و علم غزیر بیکران از نقود گوهر معنی لبالب شد دهان
تا نهادی لب به صورت بر دهان مصطفی

داشتی در جملهٔ علم و حلم و تقوی دسترس بوده صرف طاعت باری ترا هر یک نفس
تخت و دیهیم خلافت مر ترا بوده است و بس ای باستحقاق بعد از مصطفی غیر از تو کس
تا ننهاده پای تمکین بر مکان مصطفی

نصرت آن تربیت افعی سم که بهر کافران می فتد همچون شهاب ثاقب از آسمان
رحمت آن تربیت آتش زن که گرد جهان نعمت آن ابر است دریا دل که فتح الباب آن
تازه دارد ز آب نصرت بوستان مصطفی

تا که برج دین بنا معمور شد گر ز ثنا یافت / تا که گردون هدی منضبط شد گر ز ثنا یافت
تا که کرسی از بر آتش طور شد گر ز ثنا یافت / تا که عرش شرع از دیر نور شد گر ز ثنا یافت

از نور روشن ترهی بر آسمان مصطفی

ای دلیل عارف منهاج یقین و دین پناه / ای صراط مستقیم و جادهٔ و سالک
ای سراج ظلمت شبهای جهل و اشتباه / رهروان عالم تحقیق را نابوده راه

بی زمین تو کس ورت بر آسمان مصطفی

در ثنای ذات تو این نظم انشا کرده ام / هیچ سبحان را نجود محو تماشا کرده ام
گوئیا نقش عجب بر لوح دنیا کرده ام / گرچه در عالم با اقبال تو شاها کرده ام

نغمهٔ حسان کرد روز و در زبان مصطفی

چیده ام هر گونه گلهای زگلزار سخن / بسته ام یک دسته رنگین باندازِ حسن
لیک با شان و جلال و رفعت یا ابو الحسن / لاف مداحی درین حضرت نمی یارد زدن

ای ثنا خوان تو ابر داز زبان مصطفی

پیش تو پیدا همه امر خفی و هم جلیست / زانکه سر طاهر تو مشتق از سر نبی است
ای هویدا بر تو کاین عبد ذلیلت حلم کیست / عرض حاجت بر تو حاجت نیست مبدا

حال اخلاص من اندر خاندان مصطفی

بودن از اسمای و زبانها هم توانا ممکن است ‌ ‌ هم وجود جود شکل کان و دریا ممکن است
لیک عرفانت کی از ادراک و احساس ممکن است ‌ ‌ رفعت بالای امکان صورتی نا ممکن است

در نبود ممکن بود قدر و توان مصطفی

بود مصروف رضای حق همه اوقات تو ‌ ‌ بیشتر از هشت گردون بیان طاعات تو
فهم عقل کل چه حیران در حالات تو ‌ ‌ از زبان خلق ناید صفت ذات تو

در سرای کی بود غیر از لسان مصطفی

ای غبار مقدم تو توتیای دیدها ‌ ‌ ذرهٔ خاک درت بیش از گوهر بها
روز و شب دارم با این فغان و نالها ‌ ‌ مطلب [illegible] منت خلقم بجان آورده لطفی کن شفا

وارهان از منت خلقم بجان مصطفی

گرچه برند از غم یا وسوسها زد من ‌ ‌ برنگردد از ولایت تا ابد یکموی من
بندهٔ بیچاره ام نیکی ناید از جوی من ‌ ‌ روی رحمت بر متاب ای کام جان از روی من

حرمت جان پیمبر یک نظر کن سوی من

بند ششم

وصف تو بیش از نهایت یا امیر المؤمنین ‌ ‌ یک جهان مدحت سزاوت یا امیر المؤمنین
جارم قرآن ثنایت یا امیر المؤمنین ‌ ‌ ای ستوده هم خدایت یا امیر المؤمنین

خوانده نفس مصطفایت یا امیر المؤمنین

پردلان را کرده شمشیر و سپرها زیر حکم   از زمین تا آسمان عرش و اثرها زیر حکم
پادشاهان جبابره کرده زرها زیر حکم   سرکشان دهر را آورده سرها زیر حکم

بازوی خیبرگشایت یا امیرالمؤمنین

دور از دل خوف نقصان و تغیر ساختند   صرف جمع مال خود را با تجر ساختند
آستینها ممتلی از درهم و دُر ساختند   خازنان کان و دریا کیسه‌ها پر ساختند

روز بازار عطایت یا امیرالمؤمنین

دست جودت بینوایان را توانگر می‌کند   ذره را گر مس کنی یاقوت احمر می‌کند
در حسدش زین غصه گوهر دیده تر می‌کند   بس که لعل اندر دل کان خاک بر سر می‌کند

از دل دریا عطایت یا امیرالمؤمنین

با ادب بر نقش پایت جبهه سائی میکنیم   از ولای تو علاج بینوائی میکنیم
با فقیری‌ها همچو خاقان پادشاهی میکنیم   ما همه از درگه لطفت گدائی میکنیم

ای همه شاهان گدایت یا امیرالمؤمنین

ز لطف طبعت تازه می‌دارد گلستان مراد   طیب انفاس تو ذوق فصل دی برباد داد
در بیابان سنبل و گل لب نمی‌باید گشاد   از نسیم باد نوروزی نشاید کرد یاد

پیش خلق جانفزایت یا امیرالمؤمنین

کے رسیده مبلغ قدر ترا ادراک کس   انبیا را بوده در عهد حسین دادرس
زنده یحیی صبر ایوب از تو بوده مقتبس   آنچه عیسی از نفس میکرد روز ...

از لب معجزنمایت یا امیرالمؤمنین

حال اخلاص دل خود بر تو ظاهر میکنید   انچه هست از نیک و بد پیش تو حاضر میکنید

روز و شب درج دهن پر از جواهر میکنید   خاطر محزون من شوریده خاطر میکنید

وصف ذات کبریایت یا امیر المؤمنین

مدح حسان و کمیت و قدر تو ای دین پناه   نسبت این هر دو باشد نسبت ماهی و ماه

چون بر آید وصف تو ای سرور انجم سپاه   با همه بالانشینی عقل کل نابرده راه

زیر شادروان رایت یا امیر المؤمنین

نسبت تو با دو عالم نسبت کوه است و کاه   خادم تو جبرئیل و فرش تو عرش اشتباه

ای امین الله و حبیب الله و ای سر اله   انچه تو شایسته آنی ز روی عز و جاه

کس نداند جز خدایت یا امیر المؤمنین

عقل را در جاده وصف کمالت پیش و پس   طائر ادراک را بشکسته بال و بازوی حس

لیک هر کس حسب حال خویش بر آرد نفس   مدح گر شایسته ذات تو باید گفت و بس

کیست تا گوید ثنایت یا امیر المؤمنین

ای بجز ذات پاک خالق جن و بشر   بیشتر از قدرت رفیع است بر یک سر خنگ دهر

چرخ هشتم چیست پیش رتبه تو در نظر   گر بدی بالاتر از عرش برین جای دگر

گفتمی کانجاست جایت یا امیر المؤمنین

بو فطرت را توئی در شان با فر مرتضی   فضل تو بالاتر است از ادراک اذهان رسا

خوبتر دانی خودت را یا خدا یا مصطفی   فهم انسانی چه داند عزت کار ترا

کافرنشین سر نهاد بار مقدار ترا

بند ششم

مصدر حکم قدر امری ز دیوان شماست مظهر نفع و ضرر ایمای جنبان شماست

آنکه ارزاق دو کون از نزل خوان شماست آنکه فرمان قضا موقوف فرمان شماست

دور دوران فلک دوری ز دوران شماست

ذره کز پرتوش ممتاز و از امثال اوست آن مهی کاندر جهان ضو در رخ از خاک [illegible]

شعله طوری که موسی محو استقبال اوست آفتابی کاسمان در سایهٔ اقبال اوست

لمعهٔ از پرتو گوی گریبان شماست

ابر نیسان وار آثار وجود گلخن است جنبش باد بهار از گلشن نو [illegible]

ذره صور شمع بزمت بر شده از روزن است آنچه گردون را بدو چشم جهان [illegible]

جز دو قرصی نیست آنهم نقد خوان شماست

صورتی کاندر هیولای عدم سر در خفاست نقشبندی هیولا کان بکنه [illegible]

جوهری کان در میان درج تقدیر خفاست گوهری کاندر ضمیر کان امکان [illegible]

صورت اظهار آن موقوف فرمان شماست

آنچه از وی فصل گل رنگ بهاری بر نوشت پنجهٔ خورشید از ورق غبار [illegible]

وان که ز ارض و سما نقش و نگاری بر نوشت آنچه از وی مطالع امکان [illegible]

صورتی صد چند از آن رنگین نگارستان شماست

دانش از خرد و کل بخشیده رب جلیل علم و عرفان تر بالا بود از علم خلیل

منطق انسان کی شود چون آن حکیم بی‌عدیل پیر مکتب خانهٔ ابداع یعنی جبر[ئیل]

با همه ذهن و ذکا طفل دبستان شماست

گلخن

آب جدول را چسان هم رتبهٔ جیحون کنم / ناسره زر را چگونه با سره موزون کنم

دیده و دانسته کی انصاف خود را خون کنم / نسبت ذات ترا با اوج گردون چون کنم

زانکه اوج او حضیض قدر ایوان شماست

ای وجود تو رسول کبریا را آیتی / بهر اثبات نبوت انبیا را آیتی

وی کمالات قدرت رب علا را آیتی / هر کجا در مصحف قرآن خدا را آیتی

از کمال لطف و رحمت خاص در شأن شماست

ای ز رفعت تا باوج رفعت فخر مصطفی / وی نگردد درک کنه ذات تو غیر از خدا

چیست پیش وسعت شأنت فضای دو سرا / قبهٔ چرخ را چون دانه برچیند ز جا

مرغ تعظیمی که آن بر بام ایوان شماست

چون یحیی و صدق داند رتبهٔ آیت اله / بس بصد عجز و نیاز و ناله و افغان و آه

بر امید لطف و غفران خطیات و گناه / بنده بیچاره کاشی داده دل و جان سال و ماه

روز و شب در خطهٔ آمل ثناخوان شماست

لیک دارد با سخاوت بهر حاجتمند باز / در عطا و لطف و احسان از دو عالم امتیاز

زین سبب این بنده عاصی بصد سوز و گداز / بر در دولت سرایت روی بر خاک نیاز

با دل پر درد بر امید درمان شماست

خاطر غمناک را تا کی پریشان داشتن / تا کجا دست امل را وقف حرمان داشتن

خاک بر سر خاک در جیب و گریبان داشتن / درد پنهان بیش و درمان چند حیران داشتن

عاقلی نبود ز درمان درد پنهان داشتن

بند هفتم

بند هفتم

طور سینا را شرف از موسی و احتشام چرخ چارم یافت از عیسی بن مریم احترام

در خلیل الله آمد عزت رکن و مقام تا نجف شد آفتاب دین و دولت را مقام

خاک او دارد شرف بر زمزم و بیت الحرام

حامل وحی الهی حضرت روح الامین بر در این بارگه از فخر می مالد جبین

بیت معمور است بهر اهل افلاک برین کعبه اصل است بیشک نزد ارباب یقین

زانکه دارد عروة الوثقای دین را در نظام

حبل ممدود نجات و هادی راه یقین. حامل اسرار ملت حامی شرع متین

ماه گردون خلافت مصطفی را جانشین آفتاب آسمان دین امیر المؤمنین

والی ملک ولایت حاکم دار السلام

عارف اسرار حکمت مبدأ انجام وحی مظهر شان رسالت موصل معجا...

هادم رکن ضلالت رافع اعلام وحی مسجل بنیاد ملت مفتی احکام و...

حاکم دین و شریعت دافع کفر و ظلام

کوهسار و دشت و بحر و بر نبودی در جهان دایه گرم و سرد و خشک و تر نبودی د...

گنبد چرخ و مه و اختر نبودی در جهان سایه لطف محبی گر نبودی در...

صورتی بودی جهان از روی معنی ناتمام

ای که امکان را بفعلیت گشوده از تو راه ای ز عکس نقش پایت یافته گردون مهر و ماه

ای شکوه خسروی را از وجودت پایگاه ای سر بر سروری آورده از جاه تو ماه

وی جهانی آفرینش بوده از نام تو نام

ای سریر آرای ملک عز و جاه و تمکنت وی امیر کشور فضل و کمال و مکرمت

با علو شان اقبال و نظام مملکت با شکوه تیغه دستار و رکن مسندت

تاج جمشیدی چه و تخت سلیمانی کدام

ای رسیده رتبت تو از نوح و شیث و ادریس و ابو نام موسی برتری در نیل و قیمت خیز دید

نص قرآن و خبر گویند که ای نور صمد آنچه در تعظیم و تمکین سلیمان میرود

زنده که بود آنهم از تعظیم سلمان تو دوام

پیش از خلق دو عالم خلق فرمودت خدا تا به فضل افضل شدی از اوصیا و انبیا

بعد مستثنای ذات حضرت خیر الوری نسبت با سایران نخطا باشد خطا

گوهر پاکیزه جوهر را چه نسبت با رخام

لیک چشم شیعه تو در دو عالم سالها تا شمردم مرتبه را از انبیا و اولیا

با یقین دانستم آخر کای جمال الاولیا مثل تو جز مصطفی صورت نبندد عقل را

معنی اعیان ما این نیست روشن والسلام

ای همه اقوال و افعال تو تفسیر قضا صورت تیغ منشور تو تصویر قضا

دور نافذ گشته از دست تو تغییر قضا تیر بند بر تو جسته به تقدیر قضا

ننهد از روی ادب بیرون ز فرمان تو گام

[illegible]

با تو همسر گشتن از ما [illegible]

ای مزار تو مطاف اهل ایمان و یقین　　خاک پایت توتیای دیدهای حور عین

با کمال لطف از درگاه رب العالمین　　زائران روضهات را بر در خلد برین

میرسد آواز طبتم فادخلوها خالدین

تمام شد تضمین هفت بند کاشی از سید محمد ... ماه شوال ۵ سنه ۱۳۰۲ هجری ...

هذا ما نظمته فی الطبیب رضی الدین خان الدهلوی سنه ۱۳۰۲ ...

یا من وصلت الی ذری المجد　　وحبیت لبعاد الی الوقد

مغناک موئل کل ذی سغب　　جدواک عمت کل مستجد

وتعلموا منک الندی فغدوا　　یدعون اهل العرف والرفد

وصفاتک العلیا تزید علی　　حسبانهم بخناصر العد

فارتهم خلقا ومکرمة　　فلذاک قد اخذوک بالود

نفحات خلقک فی الدنی انتشرت　　یذکو بمثل فوائح الند

راموا خلافک العذاب فقد　　عادوا وکان بخیبة الجد

حزت المکارم والعلی شرفا　　عن جدک المعروف بالجد

~~لو کان رسطالیس لالتمس　　استعلام سر الطب بالجد~~

وشفاء شیخهم بطی تنفا　　وشفاءک المطوی بالاید

نبط الشفاء بان تعالجهم　　بحذاقة والحزم والرشد

فُقْتَ الاطباءَ الاُولى سَبَقوا　　بنهاهُمُ في سالف العهد

هذا شفاء الملك خاطبه　　بخطاب ذلك قيصر الهند

طبٌّ لبيبٌ حاذقٌ نَدُسٌ　　فردٌ ولا كالجوهر الفرد

بورکت في هذا الخطاب الى　　مادام تعبق نفحة الورد

قصيدة مدحية نظمتها في اوائل رجب ١٣٢٨ھ

اُودُّ الاُولى كانوا اوِدّاءَ رحمان　　ومن هم يؤتى الى باب رضوان

رِضاهم رضى الله الكريم وسخطهم　　يؤدّي الى سخط الاله ونيران

حقائقُ علم الله خزّان سرّه　　وما التبر او اللجين بخزّان

أئمّة من فوق الثرى وعلى السما　　هُداة الى سُبل النجاة وغفران

وجودهم في الارض امنٌ لاهلها　　من البوس والبلوى وطارق حدثان

عوالٍ سجاياهم سوامٍ صفاتهم　　نوامٍ مزاياهم الى طول ازمان

وُلاة امور الناس بعد محمّد　　بنصٍّ من الرحمن في اي فرقان

هُمُ شهداء الناس طرًّا وانّهم　　هُمُ الشفعاء عند الصراط وميزان

ولاؤهم فرضٌ على كلّ مسلمٍ　　وحبّهم حقٌّ على كلّ انسان

فمن كان والاهم يفوز بجنّة　　بها من نعيمٍ دائمٍ غير ما فان

وانهار ماءٍ كاللجين بريقها　　وقضبٌ وزيتونٌ ونخلٌ ورمّان

وفاكهة لم تنظر العين مثلها وحب واعناب وروح وريحان

وعيش رغيد بالدوام مخلد وحور كمنثور اللآلي وغلمان

ومن كان عاداهم فتبا لرأيه وسحقا لهذا الغادر الفاجر الشاني

يذوق عذاب الحر بعد مماته ويمسي بحرمان وخزي وخسران

ويسقى بماء من حميم مقطع حشاه ويصلى نار خزي وحرمان

فهل يستوي يا اخي نور وظلمة وهل قيل ان العلم والجهل سيان

وهل يتساوى بين ليث وثعلب وهل يتساوى بين حمر وغزلان

وهل يتساوى بين ذل وعزة وهل يتساوى بين نصر وخذلان

وهل يستوي الاعمى الاصم ومن له من الله اذان السماع وعينان

وهل يستوي من كان يعكف اعصرا على اللات والعزى وا[illegible]

ومن لم يسجد قط الا لربه ولم يدع غير الله في كل اح[illegible]

يساوي بين السامري وسحره وبين نبي الله موسى وثعبان

اهل يستوي التيمي او عد وتيكم ونفس رسول الله طيب اردان

اهل جاء في القران مدح لبعضهم كما جاء للمولى علي بن عمران

فهل غير نفس النبي وصنوه وهل دون نثر فيهم شريك القر[illegible]

هو البطل الضرغام في رهج الوغا وباتر اعناق لاتباع شي[illegible] ×

قد اثنى عليه الله بالصدق والتقى — ودين وايمان وعلم وعرفان

وانزل فيه سورة الدهر كلها — لاشباعه اهل السؤال برغفان

هو الاسد الحامي الذمار ودونه — ارانب بيد او كوعل وحملان

هو البطل الضرغام في رهج الوغا — وباتر اعناق لاتباع شيطان

اذا شب نار الحرب يخوض غمرها — وقاد ابطال اليها وفرسان

متى اسد الهيجا النواجذ اختطى — اليها بقلب ثابت غير رجفان

نواجذها

فسل عنترا او مرحبا عن نزاله — وعن سيفه الحالي صداء الاضغان

خضيب ملي كف الليالي نجاده — وما صبغه الا الدم الاحمر القاني

وقد جمعت فيه المكارم كلها — وما حازها قاص سواه ولا دان

هو الفرد من بين الورى بعد احمد — فما دار من (جار من) ايام الزمان له ثان

امن صهره خير البرايا محمد — ومن عرسه الزهرا وولداه سبطان

ومن صنو الطيار والعم حمزة — ومن ولدته الام في بيت منان

ومن عنده ام الكتاب وعلمه — وعلم لما في الاصحف موسى بن عمران

هو الباسل القرم الكمي وعضبه — مميت لشخص الكفر محيي لايمان

مناخ ركاب الطالبين فنائه — فمغني لذي فقر وماوى للهفان

ثمال الايتام مضيف لضيفان — ومطعام جوعان ومروي لعطشان

واول من صلى واول من اتى — مع المصطفى الهادي بافضل قربان

واول من اتی الزکوة مصلّیا فحاز به فضلاً علی کل فتیان

فما لابی بکر و امرة امّة وما لابی حفص و تالیه عثمان

لقد غصبوا منه الخلافة و اقتدوا هوی النفس و اضاعوا الجور و العدوان

وقد علموا ان لا تجاوز دونه لما نصّه المختار فیه باعلان

اغثنی امیر المومنین و فکّنی من الهمّ و البلوی و شدّة احزان

احاطت بی اللاواء من کل جانب وافرط بی سوء المضنا و اردانی

وانی مقیم عند بابک سائلاً لتنجح امالی و تکشف اشجانی

علیک سلام الله کل عشیة و کل ضحی من عبدک المذنف الجانی

۵۲ شعر

مگس نامہ

سنہ ۱۳۲۸ھ ربیع الثانی

مکھیو کی عجب خلقت ہے
جن کو خوشبو سے خاص نفرت ہے

بوے بد یز نار ہین جانسے
جانئے کیا ہاہا دین و ایمان سے

سارے عالم مین جتنے ہین موجود
طاہر و وحش و کرم و بید و دود

ایک ہے انمین مثل انکا نہین
نہ ماگے نظر نہ کبھی کہین

بیحیا و خبیث و گندہ مزاج
حرص بیحد کا سر پر ہین تاج

بوے بد سونگھی او ر ٹوٹ پڑین
کچھ نہ اوٹھین وہان سے بیجا اڑین

لالچ ایسے کہ لاکھ انکھیں مارو　　یہ نہ ہاریں اگرچہ تم ہارو
جو نہ زبان بنا کہے ہاتھوں درد مال　　کر سکیں انکو دفع کیا ہے مجال
جس جگہو سے انھیں ہٹا پائیں آپ　　پھر ادھی جا یہ انکو پائیں آپ
ناک سے اوٹھیں سر پہ آ بیٹھیں　　سر سے اوٹھیں تو پا یہ آ بیٹھیں
جو ہیں مہمان یہاں بھائی دستر خوان　　مار و جا بسے لوٹ آئیں دہان
دال میں آ کے غوطہ اک مارا　　اور دیں جان کو نثار کیا
یا کبھی شوربے میں کود پڑیں　　کبھی چٹنی پہ جھپٹ کے آ گریں
مارے دس کو تو ہزار آئیں　　یہ کہاں بلکہ بے شمار آئیں
مضطرب بیقرار پھرتی ہیں　　گرد سر بار بار پھرتی ہیں
پہ بچارہ کا ہاتھ اک ذرا تھک کر　　سیکڑوں آ گریں وہیں ٹوٹ کر
آدمی انسے سخت حیران ہے　　تنگ دل انسے طائر جان ہے
دیکھو سونا اک امر مشکل ہے　　انے جان انے سخت مشکل ہے
غیر کے جین سے غرض کب ہے　　اپنے مطلب سے انکو مطلب ہے

آنکھ لگنی کہی اک قیامت ھے | اتنے فرصت انھیں غنیمت ھے
ق چار پانچ آنکھ مین گھسیں اگر | کچھ اودھر کان میں دھنسیں جا کر
بھنبھنا کر در آئیں نتھنوں میں | غم نہیں اسکا خواہ جئیں کہ مریں
سونا اک آن کا بھی ھے دشوار | آنکھ گھبرا کے کھلتی ھے ہر بار
انکا ٹیلہ ھے آدمی کی ناک | بیٹھتے ہیں وہیں یہ بیباک
اڑتی ہیں ایک دو سے اگر | گرتی ہیں بھی تو آ کے ناک ہی پر
بیٹھ کر موزہ یہ جفتی کھاتی ہیں | وہیں اپنے مزے اڑاتی ہیں
پاؤں میں انکے خار ہیں گویا | کہ نہ صحرا میں بھی ملیں ہیں
ہاتھ اوٹھایا کہ ماریے ایکبار | فو سے اوڑ جاتی ہیں یہ نابکار
آنکھیں بھی انکی لگ رہی ہیں تیز | ھے محال انکی زخموں سے گریز
انسے بیمار کو ھے سخت تعب | مگر انکو ھے کار اسلیے کب
کہیں جلدی فنا ہو تخم مگس | ہو جہاں پاک اور کم ہو خس
کہ بشر کو ملے ذرا آرام | کر سکے بے تعب کچھ اپنا کام

یاالٰہی قبول کر یہ دعا
بیخ و بن سے اب انکو کردے فنا

سنہ ۱۳۲۱ ربیع الثانی

قصیدہ مدحیہ

اذا طلبت المستجار من البلا
فليس لك الماوى سوى ارض كربلا

هي المسجد الاقصى يطوفون حولها
هي الكعبة العليا هي الجنة العلى

فمن جاءها مستغفرا كان مثل من
وقد اوتي في الفردوس اعلى منزلا

ومن رامها لله من دون سوء
راها الحرز احرز معقلا

فما عاد منها سائل غير منجح
وما خاب فيها من اتاها مؤملا

فان شئت ان ترضى لنفسك محرزا
فخذ لك تلك الارض مأوى ومنزلا

بها السيد المولى الامام الذي به
راى من راى امر الهدى متهللا

اذا ما راى لوا اي شمس وجهه
اضاءة نور الله من ضوئه جلى شواهد

شبيب اذ مشت قد امر في سبيله
وقال اذا ما قال وحيا منزلا

بر المشرف البيت الحرام وركنه
ومنه تعالى صبر وتعلما

نبي ابن خليل الله من ذبح به
وقربان ابراهيم منه تقبلا

فمن طلب الایمان ممن ودائه — یعد خائبا اذ لم یجد عنه معقلا

قد اشرب فی لحمی وعظمی حبه — فلو قطعونی لست عنه لاعدلا

فیا ویل قوم قاتلوه واسرعوا — الی الجور حتی صیروه مجدلا

وهم لم یراعوا فیه حرمة جده — وقد حملوا شرع النبی معطلا

فای ید کانت بهم قد تقدمت — وای عظیم الطود منهم تزلزلا

فابکی لجسم بالدماء مضمخ — وابکی طریحا بالتراب مرملا

اهذا بمن ربته بنت محمد — وهذا بمن رباه من کان مرسلا

فلا تزعموا یا شر قوم نجاتکم — فان لکم ابقی عذابا ونکالا

علیک سلام الله یا خیر ناسک — ویا خیر من لبی وطاف وهرولا

انخت رکابی عند بابک حاجة — لتکشف عنی کل سوء معجلا

تمت — ۱۲ ربیع الثانی سنه ۱۳۲۹ هجری

شاهنشه و امام امم یا علی تویی — فخر مقام و بیت و حرم یا علی تویی

وجه وجود لوح و قلم یا علی تویی — حلال عقد عقده اصعب یا علی تویی

مفتاح قفل باب حکم یا علی تویی

ذاتت ثبوت یعنی توحید داور است　　قولت بیان دعوی الله اکبر است

نعتت لقب رنش همه برهان اظهر است　　شانت گواه صنعت صانع اقدر است

اسلام را دلیل اتم یا علی توئی

دستت عطا و فیض ید الله بوده　　درگاه بزم قیصر دحیاد بوده

انعام دار و گیر و اسد الله بوده　　در حین و غزا مرد حق آگاه بوده

الحق که رهنمای امم یا علی توئی

در علم چون صفی خدا دیده کام　　در حلم همچو نوح نبی ذی الاقتدار

در خلقت خلیل و سلیمان باختیار　　در زهد همچو حضرت یحیی ذی وقار

در معجزه مسیح شیم یا علی توئی

بر رتبه اجتبات پیمبر گواه تست　　بر رایت بنا نزل مختر گواه تست

زور قوت در خیبر گواه تست　　در جنگ فرق مرحب و عنتر گواه تست

تاج وراثه دار سیف و علم یا علی توئی

در یکنفس بکرده صد ساله جان دهی　　گر ناتوان به بهشت تو آید توان دهی

کفار را ز تیغ و لی کی امان دهی　　تا زخم آتش ضربت سیف فنا دهی

مختار در وجود و عدم یا علی توئی

تقسیم خلد و نار بدست عطای تست
روز جزا لوای پیمبر لوای تست

رضوان حق منوط بحب و رضای تست
تسنیم و کوثر از پی اهل ولای تست

حقا غدیر باغ ارم یا علی توئی

موسی نجات یافت ز طغیان رود نیل
گلزار گشت آتش جانسوز بر خلیل

در بحر یونس بن متی را شدی کفیل
عیسی بیافت ز تو جا در فلک [illegible]

ز اول معین رسل و امم یا علی توئی

جز ذات کردگار نبوده است در ازل
جوهر که و عرض چه و کی حال [illegible]

تقدیر چون نمود بباغ قدم عمل
بنگاشته حدوث ترا اول الا[illegible]

زنگ گل حدوث و قدم یا علی توئی

بی پای را به تیز روی بادپا کنی
بی دست را بمهر تو مشکل کشا [illegible]

دل خسته را بمرهم لطفت دوا کنی
بی دیده را تو دیده بینا عطا [illegible]

شنوا نمای گوش اصم یا علی توئی

دنیا طلب ز دولت دنیا غنی شود
عقبی طلب بمایه عقبی ملی [illegible]

صحت طلب بعافیتش محتوی شود
بی غمگسار از مدد تو قوی [illegible]

کشاف کرب و دافع غم یا علی توئی

سائل گهی نرفت ز پیش تو نامراد
خیبت کجا که کرد بذات تو اعتماد

حاصل نمود از بر تو نقد و جنس و زاد
حقا که چون تو مادر گیتی پسر نزاد

معطی الوری بلند همم یا علی توئی

گر دشمنت بمعرفت تو کند کمی
لاریب دین خود او بود عمی

گفت نائب رسول خدا آنکه نبی
هم با نبی بعالم انوار توامی

اینجا رسول را ابن عم یا علی توئی

پائت بجای مهر نبوت که داشتی
گویا قدم بعرش الهی گذاشتی

آنگه لوای نصرت دین بر فراشتی
عزی و لات را بزمین بر گماشتی

طاهر کن حرم ز صنم یا علی توئی

عرفان رتبه ات که محال و لیس مجال
تا اوج شان تو نرسد طایر خیال

در فسحت مدیح تو کی عقل را مجال
کانجا زبان بلبل سدره هم است لال

بیرون ز وصف نطق و رقم یا علی توئی

خواهند از تو نان و قطار شتر دهی
جویند از تو درهم و گنج گهر دهی

اشجار خشک را گل و برگ و ثمر دهی
ز جنبش زبان بگستردن لب سر دهی

ابر نوال و بحر کرم یا علی توئی

آن سالخورده حضرت سلمان نامدار — در دشت ارجن آمده بی یار و غمگسار
شیری رسید بر سر و بنشست زکوهسار — آنگه رها نمودش ای شیر کردگار
درندهٔ اسود اجسم یا علی توئی

قیصر فراز درگه تو جبهه سا رود — فغفور از ادب سر بنده بسان دود
امرت ملوک را ز بر تخت برکشد — درویش را بفرق کلاه شهی نهد
شاه عرب امیر عجم یا علی توئی

خار از نگاه لطف تو گلدسته می شود — چون پیل مست مورچه خسته می شود
هر مبتلا ز بند الم رسته می شود — بر روی او گشاده در بسته می شود
زایل کن نکایت هم یا علی توئی

افلاک را ز مهر درخشنده کرده — روی زمین ز ماه فروزنده کرده
کان را ز لعل راهب دل زنده کرده — در را به بحر اختر تابنده کرده
منت نه معادن و یم یا علی توئی

و دشت زمین اگرچه ترا جایگاه بود — لیکن مقام حرم تو عرش اله بود
باب تو بهر غمزده باب پناه بود — در آستانه تو فقیر دوسر راه بود
مسکن نشین محکمهٔ غم یا علی توئی

آدم ستوده و نوح ستوده خلیل هم
نعت سرود روح امین جبرئیل هم
کو جبرئیل بلکه خدای جلیل هم
بر دعوی‌ام کتاب الهی دلیل هم

ممدوح از ازل لقبم یا علی توئی

از عرش تا به فرش زبر نگین تو
فوج ملک به نوبت صف در زمین تو
نصر عزیز و فتح مبین در یمین تو
امداد غیب خالق یزدان قرین تو

الحمد که فرشته خدم یا علی توئی

چون قنبر از محبت تو زاهل دین شده
هم بوذر از ولای تو کرسی‌نشین شده
جنت ز چشم لطف تو خلد برین شده
جبریل از جناب تو روح امین شده

گل را اگر گل کنی لقب دم یا علی توئی

حلم
تحفه آمده از خلد بر در است
هم بنده ابوذر و هم عبد قنبر است
نسبت به تست و باز رود جا از بر نماست
بی هیبت مدعا نگردان ز محضرت

بخشنده دوای سقم یا علی توئی

٦٧

از بهر شفا امیدوارم بر سر
کز بند بارض کاظمین آمده‌ام
با درد و غم و شیون و شین آمده‌ام
هم در درگه شاه مشرقین آمده‌ام

رباعی

شاها نظری به بی‌نوایی بکنی گر ذره بود ز لطف ماهی بکنی
من هم ز بهشت امید آمده‌ام تا از نظر کرم نگاهی بکنی

ولای آل نبی فرض عین میدانم که با عبادت حق توأمین میدانم
وجود شان که سبب خلق جمله اشیا بود بنای ارض و سماوات نیز زین دانم
مرا که نیست ره رسد در ره محبت شان درود آن سبب فوز زین می‌دانم
خوشا آن سفر مرا تا در سرای منقبت که ذره ای ز بضاعت کوکبش می‌دانم
درین رفعت آن حضرت افضل هر انجم فزون ز اوج سپهر فرقدین می‌دانم
درین خفته تا رام توی آن دو امام که هر دو رایت حق مظهرین یا می‌دانم
بنی مراتب عالم بحکم نص نبی ز جمله سفرا احسنین می‌دانم
که تسلیم بنده دیگری امام وری با امر و نهی خدا عالمین می‌دانم
بعلم و فضل و تقی چون علی عمرا گویم بحلم و صبر و وفا چون حسین می‌دانم
فرید دهر به عبادت و تقوی نمی‌شود به لطف خدا و صلین می‌دانم
ز از غلو که بر آن عصمت و اقبال بهم اسیر خلق و منشاء مشرقین می‌دانم

تراب درگه شان فی المثل اگر اکسیر است | لسیر آب خشیمه ی آب بحین می دانم
برای دفع تقم سیم بی شفا سقم | غبار خاک در کاظمین می دانم
لسبب بعرب این هردو ماه تابان را | مقام جان با وتن نفس وعین می دانم
زبند آمده ام حلم زارکاب وریا | در نجات بی خافقین می دانم

هذا ما کتب الی الفاضل النبیل
السید ابن عباس صالح البتی تشکراً له

هنیئاً لك العلم الذی قد حُبیتَهُ | بفضلٍ من الرحمان والله واهبُهْ
ولاسیما الطب الذی انت اهله | وانّك قوّامٌ علیه وصاحبُهْ

یقول فی مدح عباس بن علی بن ابی طالب علیهما السلام

باب به تنجح الآمال للناس | باب الشهید العظیم المجد عباس
باب اذا ما اتاه المرء ملتمساً | حاجاته راجیاً ما عاد بالیاس
باب لدیه ملوك الارض خاضعةٌ | اذ ما اتوه اتوا بالعین والراس
باب به الملائكة الرحمان زائرةٌ | له وعاكفةٌ فیه كحراس
باب لمن لم یصل اقصی منازله | وهمٌ ولم یدرها عقلٌ بمقیاس
الیه رحال عیس الوافدین مُنی | ونحوه شدّ اقتاب واحلاس

هو الكمي الشجاع الباسل الندس ... الماضي لعزيمته في الهيجاء والباس

اتت اليه جنود الكفر غاشمة ... والحرب تكشر عن ناب واضراس

كانوا كالنسر وما فيهم خصائصهم ... كانهم من تبايا قوم نسناس

لم يخلق الله لينا في عريكتهم ... وهم بقلب كصخر في الوغا قاسي

الجور شرعتهم والفسق مذهبهم ... كلاب بادية اتباع خناس

ما فيهم غير ساه عن عواقبه ... نحو الكتاب ودين المصطفى ناسي

فقام والصارم البتار في يده ... الى اللئام كذي لبدين فراس

وجدل الحرب حزب الكفر اكثرهم ... من ناكثي العهد او غاد ونكاس

وفرق الجمع والابطال تهرب من ... ضرب وطعن برمح منه مياس

فدتك نفسي يا عباس من بطل ... ازلت عن ارض كفر كل ارجاس

ومابقيت نصرت الله محتسبا ... محامي الدين عن شك والباس

له المكارم لا تحصى عجائبها ... ولا يحيط به اسفار قرطاس

له المحامد العليا الشرف ... الا قصي وطود له من مجد راسي

في الحرب باتر فتاك وراغمهم ... في السلم للمسلمين الطاهر آسي

قد طهر الله رجسا فيه مضجعه ... ما مسه قط من رجس وادناس

طابت شمائم ترب ضم اعظمه ... يفوح منه تسكي الريحان والآس

قصيدة مدحية

سر نحو سامراء تجد عجائبا … من صنعة الله بها غرائبا

في أرضها ثوى إماما التقى … من كان حقا للنبي نائبا

ثم ابنه الطهر الزكي العسكري … صانا أمر الهدى مراتبا

هما هما ذوا فضائل صيل … تصعدا من العلى مراتبا

أعطاهما الله من المجد لها … والبهاء والسناء مراتبا

هما أتيا ما للهدى معالما … وكاد … حق أن تصير ذواهبا

لأن بسيطا جور كل جائر … تحماره عليهما مصائبا

كانا من الله مقيمي الحجة … وثاقبي نجم وإن تناقبا

مقيمي حجة

ما عاد قط من أتى لديهما … خيبين أو بعد الكما خائبا

إني أتيت بابكم يا سادتي … مستنجحا الحاجتي وطالبا

فلا تردوا يا أئمة الورى … عبيدكم وقد أتاكم تائبا

وما بقية الله في الورى … من صار من جور العدة غائبا

أنت الإمام الحق من بين الورى … وبنت كنت للكتاب صاحبا

ملبث استرد الله من أهل الدنى … العذاب والبلاء والمغاصبا

إني ضئيل من نفس وحائر … بما دهاني حسب فيكم رغائبا

قد اولى ياسيدي وعطني ‏ ‏ شفاء جسمي عاجلا ومعادا

دنياي دار البلايا والرزيات ‏ ‏ ومالها غير آفات وعاهات

الهمّ اوّلها والحزن آخرها ‏ ‏ والوسط منها شديد في البليات

نبكي اذا ولدتنا امنا واذا ‏ ‏ متنا علينا بكت اهل القرابات

وكلما ازداد فيها اهلها عمرا ‏ ‏ لم يأت منها لديه ازدياد المصيبات

يغتم طورا لما يعروه من علل ‏ ‏ ومن شدائدها في حال اوقات

ومرة همه من فقد عدته ‏ ‏ وقلة الرزق فيها والحاجات

وربما همه من نبو جيرته ‏ ‏ والجور من عندهم في بعض اوقات

ومرة حزنه من بغض اسرته ‏ ‏ وما يلاقيه من اهل المودات

وربما كان يشنوا اهل موطنه ‏ ‏ ضغنا وحقدا عليه والعداوات

ومن يعمر ينكس خلقه ومضى ‏ ‏ ما يستعين به من بعض الآلات

ذابت قواه فلا يبقى لصاحبها ‏ ‏ ذوق المشارب منها والمذاقات

حتى اشتدد دواعي الموت فاجئته ‏ ‏ يعده من بعدها في حيل اموات

يمحو محاسنه ثوبان ملحده ‏ ‏ وصار طعمة ديدان وحيات

يا غرّ هذا مآل الناس كلهم ‏ ‏ بل كل حي الى دار البلى آت

فكيف تغتر فيها بعد ما ظهرت ‏ ‏ لديك آيات موت اثر آيات

قالت في النجوى لربي الكريم — ذي القعدة سنة ١٣٢٨ [illegible]

يا حيّ يا قيوم يا مستفضل — إياك أرجو دائماً وأؤمّل
أنت الذي أبدعتني وخلقتني — وإذا ولدت فأنت لي متكفّل
توهبت ما بي إذ كبرت عقيب ما — ربيتني صغراً وذلك تطوّل
وإذا سألتك حاجة أعطيتها — كرماً ولم تملك رد بيمين سيخل
أودعت في لطيفة قدسية — سمّيتها عقلاً لها أتعقّل
وحفظتني من كل أمر فادح — وحللت عني عقد ما هو معضل
كم من عثار قد أقلت ورحمة — أنزلتها وكذاك بعد تنزّل
وإليك شكوى كل يوم صاعد — معنا لك خيرك كل حين ترسل
وسعتني كرماً بلطفك عمّني — وأنا الذي من ذكر جودك أغفل
عرّفتني أمر الهدى وشريعة — طابت وديناً واضحاً هو أمثل
أوليت خلقك من نعيمك كلهم — فمن الذي عن شكر برك يجهل
فإليك ربي استغثت إنابة — وإلى جنابك بالتضرع أقبل
وجوارحي خضعت لعزك خشية — والهيبة في القلب منك تململ
أن كان ذنبي قد تجاوز حدّه — فالعفو منك أتم منه وأشمل
فأتيت عندك تائباً متخشّعاً — مستغفراً فاقبل فإنك تقبل
وارحم على عبد كئيب ما له — من دون بابك مرجع أو معقل

یا رب ان اقصیتنی وطردتنی   فمن فعل لی دون عفوک مأمل

یا رب کیف عذاب من هو ذاکر   ثنائک وهو لکل جرم معتقل

یا رب کیف عذاب من هو عارف   بمجدٍ وبآله متوسل

یا رب کیف یخیب عبد سائل   منک النجاة ولیس غیرک یسئل

یا رب کیف تردنی وانا الذی   ایقنت انک مقصد ومؤمل

یا رب فاغفر لی ذنوبی کلها   واستر علی فانک ستارک ال   فاتٌ

یا رب عاملنی بفضل واسع   وافض علی بر فانک مجزل

رباعیات

ادب آموز تا عزیز شوی   که ادب جوهریست تابنده

هر که بهره ازان دادند   تا ابد نام اوست پاینده

یا رب تو کریمی و منم عبد لئیم   من بنده عاصیم تو رحمان رحیم

جز رحمت تو نیست امیدم بکسی   دریاب مرا از کرم ولطف عمیم

بد کرده ام و بس خجلم یا غفار   بر معصیتم پرده بپوش ای ستار

در دامن رحمتت پناه آوردم   زنهار بده مرا الهی زنهار

از بند غمم رها بکن یا حیدر   حاجات مرا روا بکن یا حیدر

دہراست کہ در کشاکش امراضم از بہر خدا دوا بکن یا حیدر

قطعہ

سر قدم کردہ برو در حرم ابن بتول کہ زبا رفتنت آنجا مگر از بے ادبی ست
آنچہ را اہل جہان کحل جواہر خوانند سرمۂ خاک در سبط رسول عربی ست

قطعہ

اگہ داری نظر بعمر و زید ثمرے جز الم نخواہی برد
چارہ کار تست پیش کسے کہ ترا از عدم برون آورد

مناجات

دلم ز درد بہ تنگ ست یا علی مددے بیا بیا چہ درنگ ست یا علی مددے
رہ بلا و مصیبت دراز و پای مرا فتور و سستی و لنگ ست یا علی مددے
رسیدہ کشتی عمرم بموجہ طوفان بیا کہ خوف نہنگ ست یا علی مددے
ز اہل دہر پناہم بدہ درین میدان کہ ہر یکے چو پلنگ ست یا علی مددے
زمانہ پیش من استادہ از پے جنگ بلاش همچو خدنگ است یا علی مددے
دلم ز پیش خودت کرد در توسل نقش بہ نزد غیر تو ننگ ست یا علی مددے
بصیقل کرمت دور کن ز سینۂ من در تو دافع زنگ ست یا علی مددے
بزیر سایۂ لطف و حمایتم در گیر کہ غم بسینہ چو سنگ ست یا علی مددے

رباعی در زمانہ ور دو بکربلائے میں

مولے ترے دربار میں آیا ہوں میں — غمدیدہ ہوں اور فلک ستایا ہوں میں
حلال مہمات ہے تیری سرکار — ہاں اسلئے حاجت اپنی لایا ہوں میں

قلتُ فی ھجو الذباب

(جمع ذباب)

لها والذبّ فی ضرٍّ وبوسٍ — اشدّ علیّ من یوم عبوس
فقد یدخلن بین فمٍ وانفٍ — وقد یخطرن فی شعر الرؤوس
وقد یهجمن مثل المجدبات — الغراث علی الموائد والکؤوس
ولا یعبدن الا الشمس وحدہ — فعندی انهن من المجوس
(فدین الذب من دین المجوس)
وما شیٔ اشدّ علیّ (لدیّ) زرعًا — من ایام الذباب علی النفوس

---

۲ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ

مما قلت فی الحمد والنعت

الحمد للہ حمدًا دائمًا ابدًا — من لم یزل سرمدًا واجبًا صمدا
حیًّا قدیرًا قدیمًا باسطًا یدہ — علی السواء الذی دین ومن جحدا
لا یقطع الرزق عمن لیس یعبدہ — ولا یرید من استحقاق من عبدا

عمّ البريّة انعاماً وتكرمةً ... ونعمةً منه لا تحصى لها عددا

لربنا كلمات لو جعلت لها ... المداد بحراً لما تمّت وقد نفدا

ثمّ الصلاة على المحمود شيمته ... مُبشّراً وامين الله معتمدا

رسول صدقٍ حبيب الله مؤتمناً ... مُبلّغاً قائداً نحو الهدى رشدا

ادّى امانة ربّ العالمين الى ... الانام واوفى حقّها وهدى

نجى من اتبع الدّين الحنيف ومن ... لم يتّبعه يجد حرّ الجحيم غدا

ثم السّلام على نفس الرسول ومن ... الى ذرى المجد والعليا قد صعدا

هو الخليفة حقّاً والوصيّ له ... نصّ الكتاب على استخلافه شهدا

يارب صل على آل النّبي الى ... ما لاح نجم على افق السّما وبدا

رباعی

اصحاب رسول اند چو انجم بمثل ... فائق از همگنان بقول اند و عمل

لکن بعضی چو زهره و مهر و مه اند ... باقی به صفاتند چو مریخ و زحل

برای حفظ کردن اطفال این چند بیت
در ذکر بعضی مسائل بسلک نظم کشیده شد

اصول مذهب اسلام پنج است — نه بردار ای پسر از یاد آن دست
یکی توحید خلاق دو عالم — دوم عدل خدای حی اکرم
نبوت سومین چارم امامت — یقین دان پنجمین باشد قیامت
فروع دین ده است ای مرد عاقل — مشو از یاد آن یک لحظه غافل
ز ده تا اولین امر صلوة است — دوم صوم است و بعد از آن زکوة است
چهارم خمس و پنجم را تو حج دان — جهاد فی سبیل الله ششم خوان
از آن پس امر بالمعروف دانی — و هشتم نهی از منکر بخوانی
نهم باشد تولا یاد میدار — دهم باشد تبرا ای خوش اطوار
از آن پس لازم است از هر انسان — که باشد دور از کردار شیطان
ز کذب و افترا و لغو و بهتان — حذر دارد که هست این کار شیطان
اگر گوید کلام راست گوید — ره ناراستی هرگز نه پوید

به کم گفتن به کم خفتن کند میل | بحرف هرزه و باطل کند ویل

سخن شیرین بگو با که بگوئی | کسی عیب کسان هرگز نجوئی

مکن غیبت که آن فعل حرام است | مده دشنام کاین کار عوام است

بره رفتن قدم آهسته بردار | بحال دونی نگاهی شو بار

سحر برخیز و فرض حق ادا کن | بصد اخلاص ذکر کبریا کن

بخوان یک جزو قرآن حسب منشور | که از قرآن بود قلب تو پرنور

از آن پس اتباع امر رب کن | بامّ واب سلام با ادب کن

بیا در مدرسه بنشین و برخوان | سبقهای گذشته بازگردان

برغبت اکتساب علم دین کن | رضای حق درین باشد یقین کن

که قدر و قیمت مردم ز علم است | بدان بی علم را بی مغز و بد است

چو علم آموختی هم حلم آموز | که تا در دو جهان باشی تو پیروز

غرور و کبر را از سر بدر کن | ز نخوت تا تو بتوانی حذر کن

بهر کاری توکل بر خدا کن — بهر حاجت بخالق التجا کن

ز خوف حق مشو یک لحظه عاری — که یابی در قیامت رستگاری

اسمای ائمه طاهرین علیهم السلام

مقبول

امام اولین ماست حیدر — وصی احمد و ممدوح داور

حسن مولی است بعد از وی حسین است — کزین هر دو جهان را زیب و زین است

چهارم آنکه شمس المشرقین است — امام ما علی بن الحسین است

امام پنجم و مولاست باقر
چو دین و ملت حق راست ناصر

پس از وی جعفر صادق امام است — که فخر زمزم و بیت الحرام است

امام هفتمین موسی کاظم — که ملک شرع و ایمان راست ناظم

امام هشتم آقایم رضا بود — که دائم تابع امر قضا بود

نهم مولی و آقایم تقی بود — دهم از هادیان دین نقی بود

جناب عسکری بعد از نقی بود — نبی را جانشین و هم وصی بود

پس از وی قائم دین حجة العصر — ولی حق امام و هادی دهر

از دو قائم زمین و آسمان است — بلا شک بسوی الیس و جان است
ز چشم ماست غائب گرچه الآن — ولی زو روشن است این جمله اکوان

چهارم ذی قعده ۱۳۲۶ بر منبر مسطور

مقالة في التواضع والاستكبار

اعلم ان الدنيا انما هي عبارة عن شيئين المال والاولاد ولذلك
ترى القرآن الحكيم والفرقان العظيم يذكرهما مرارًا فيقول مرة
انما اموالكم واولادكم فتنة واخرى المال والبنون زينة الحيوة
الدنيا والباقيات الصالحات خير عند ربك ثوابا وخير املا وربما
يقول لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل ذلك
فاولئك هم الخاسرون فعلم من ذلك انهما يلهيان الناس ويوقعانهم
في المهالك ويضلانهم عن سواء المسالك وهما من الاشياء التي
يغتر بها الناس ويقع منها في الوسواس وتفصيله ان ما يحول
الرجل عن وجد الحق ويصرف المرء عن النهج السوي المطلق اربعة
المال والحسن والقوة البدنية والعلم اما المال فحاله انه اشتقاق

دنیا در بیماری

من الميل هو وانما ميال، ولا يستقيم على حال من الاحوال، ثمرة في يد زيد
واخرى عند عمرو، ولذلك ترى كثيرا ان غنيا افتقر والمفتقر قد استغنى،
والكامل زال عنه النعمة والخائب فاز بالمنى، وهذا من اوضح الواضحات،
واظهر الظاهرات، مما لا يحتاج الى تجشم الاستدلال واقامة البراهين و
البينات، فاذا كان حاله على هذا المنوال من التغير والزوال فهل
ينبغي لعاقل ان يحتبه ويجعله ذخيرة لافتراره - اوما رايت الحكماء المتقدمين
والحلماء الماضين، واروحانيين السابقين، والعقلاء السالفين،
من ابقراط وافلاطون الالهي وجالينوس وغيرهم ممن اجمع الناس على
كونهم من العقل والكياسة، والذكاء والفراسة، على اعلى مراتبها،
واقصى مراقيها، كيف تنحوا عنه مدة اعمارهم، واستطابوا ان لا يجعلوه
من بقايا اثارهم، افما تكفيك تيقظا وانتباها ما ورث من روايات
صحاح بل متواترات، واخبار صادقات في احوال الانبياء و
الرسل، وهداة خير السبل، سيما نبيك نبي الرحمة، وائمة الدين
كانوا ساسة الامة، من الرغبة عنه وعدم الميل اليه - على ان
المال ربما يهلك الانسان، ويتعب تعبا لا يكاد يخلص منه الا بعد
تحمل الالام والاشجان، فقد يسرق المال ولغتنم به الرحيل وقد يقتل

من كان يطمع منه ان يحصل ما له لنفسه فربما يقتل الابن اباه، وقد يهجر
الاخ ابن امه واخاه، وبالعكس، وكثيرا ما يحدث الافتراق بين
الاحباب، ويتشتت شمل من كانوا كاسنان المشط في الصبى والشباب،
وربما يقود الى الفسق والفجور، ويوقع فيما لا يرجى النجاة منه الا ان يرحم
التواب الغفور، فهل هذا شيء يليق بانسان ان يغتر به، او ينبغي
للعاقل ان يعقد صميم عقد الحب ويديم النظر اليه، افحري بشان
ذي لب الاعتماد عليه والركون اليه، مع ما يرى من تداوله من
يد الى يد، وتقلبه من زيد الى احمد، فتبصر ولا تكن من الغافلين،
وانتبه من رقدة الغرور ان كنت من العاقلين، **واما الحسن**
الظاهري والجمال الصوري، وتناسب الاعضاء، واعتدال الاجزاء،
فحاله ادون من الاول فانه كسابقه مما لا بقاء له ولا دوام
ولا لبث على حال ولا قيام، بل قد يكون في يوم ويزول في غده
لعروض عارض افة ازالته، وطرو عاهة احالته، فكيف يجوز
للبيب ان يسكن اليه او ان يعتمد عليه، فيغتر به ويقع منه في
معاصي الله تعالى ويذهب من اليد مذاهب بعيدة، ويمشي بطرا
واختيالا، بل هي نعمة من الله اللطيف وعطية كبرى منه يجب عليها
عظمى

شكره، ويلزم لها الحمد له ونشر ثنائه وذكره، والعفاف فيها و
الخشية من الله لها، فانه انما اعطاكها امتحانا، فلا تكن تجعل من
حجتها يوم القيامة خصمها **وامّا** القوة البدنية فهي ايضا غير قائمة
وزائلة غير دائمة، لا تبقى على حال، بل تزول وتنمحي بقليل اعتلال
وتفنى بعروض سقم من الحمى وغيرها مثل الهم وغيره وايضا القوة
امر اضافي فما من قوي الا واقوى منه في العالم موجود، وما
من معتدل القوى الا واعدل منه مشهود، وربما رأينا رجالا ادعوا
كمالهم في المصارعة، وبلوغ الغاية في المنازلة والمقارعة، واغتروا
بقوة ابدانهم، وشدة اركانهم، فاتاه رجل من امثالهم فصارعه
فصرع من كان يتكبر ويتشمخ بانفه، ثم فر من هناك ولم ينظر الى
خلفه، وهكذا حال الاولين اي الحسن والمال فانهما كذلك
اضافيان فكل ذي مال فوقه غني، وكل ذي جمال احسن منه
في الصورة والمنظر البهي، فاي محل الاغترار بعد ان وجدت
المثال لك او اقوى واحسن منك، وانما كان يجوز لو لم يوجد
لك نظير وعديل، وكنت في تلك الصفة منفردا ولم يلحقك
فيها شبيه ومثيل، **وامّا** العلم فاني رأيت كثيرا من اهله

اذا حصلوا منه على شيء يبذخون به وبهم ويشمخون بانوفهم ويتكبرون
كتكبر فرعون وهامان، كانهم وجدوا اشياء لا نظير له في عالم الامكان،
ومفاز وابحر لا تنزف او بستان لا تصل اليه ايدي احد ولا اجناه تقتطف،
مع ان فوق كل ذي علم عليم وعلى كل ذي فهم فهيم وكل ذي معرفة وحكمة
عارف وحكيم، وحق قول ربنا فضلنا بعضهم على بعض فيا ايها العالم
المغرور بعلمه المنخدع به كانه وفهمه، انظر اولا انك انما اكتسبت
العلم من وجود الكتب المدونة واحتجت اليها ولولاها لما جاء لك هذا
ابدا ولو لم يدون العلماء السابقون تلك الصحف والاسفار، ولم يخلفوا
لك هذه الكتب واسرارها السرائر لم تدر ان العلم ماذا، فكانوا افضل منك
يقينا واشرف واعلم منك واعرف، فلماذا تصعر خدك، وعلام
ترفع راسك، وتلوي عنقك، وتمشي تائها كانك شربت نبيذا او خمرا
انك لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا وثانيا انك اذا فتشت عن
احوال نفسك وجدتها خالية عن كثير من العلوم التي هي عند غيرك من ابناء
جنسك، فان العلم بحر لا ينزف وبيداء لا تطوى، وسماء لا ينقطع
ماؤها وفضاء ليس له منتهى، فهل يجوز للخالي القاصر والعاري الحاسر
والخائب الخاسر ان يتكبر مع من يرى من هو افقر منه واعلم واعظم منه
علما وافخر، وثالثا ان التواضع من شان العلم، والتخضع من

قوله

تم سبحان اولى النهى والحلم، اوما تذكر واخفض جناحك من الذل،
ولا تسمع الى هدايته لا تصعر خدك للناس ولا تمش في الارض مرحا،
فما هذا التطاول والى م ذلك التغافل، اانت خير من الانبياء الكرام
الكرام، او الائمة العظام الذين اوتوا من العلم بحرا غزيرا ومن الفهم
نصيبا كثيرا، ومن الحكمة خيرا وافرا، ومن المعرفة ذخرا متكاثرا، افكانوا
مثلك مغرورين، او احسبت من احوالهم شان المتكبرين، اما
تعتبر باخلاق الائمة عليهم السلام، وحكماء ملة الاسلام على
بن ابيطالب واولاده الفخام الذين كانوا معلمين من عند ربهم، و
لم يكن شيء يخفى عليهم حيث ارادوا، ولم يخف عنهم سر اذا شاءوا،
تكلموا في اي مسئلة احبوا ونطقوا وكل فتق ارادوا رتقوا ورتق ما
فتقوا، فما من غائب الا وهو عندهم حاضر، وما من حاضر الا واليهم ناظر،
احوال السماوات عندهم كاحوال الارضين غير خافية، وهو اهون الجواهر
عند علومهم الغامرة الغامضة كالمراة الصافية، مع ذلك ان نظرت
على سجاياهم الرضية، نظرات الى وخلالهم السنية، وخصالهم العلية، وعاداتهم
المرضية، واخلاقهم الطيبة البهية، دانهم يكلمون الناس بكلام
لين وقول هين بين لا يترفعون عن الجمع ولا يستكبرون

يتخالطون بهم كأنهم من عدادهم محسوبون، او أنهم يظنون منهم معرفة وعلماً، وتذكراً وفهماً، فلو كان الاستكبار والترفع من شأن العلم والعلماء لكانوا احق بها واهلها لكونهم اشرف واكمل، واعلم وافضل، من سائر العلماء، واعرف من كافة الحكماء، ولما لم يكن هذا من فعالهم ولم يُرَ الاستعزاز من خصالهم علم ان التفرد بالعلم والاستكبار به او التخايل فيه والافتخار عليه شأن من لم يذق منه ذواقه، ولم يشم منه رائحة، ولم يحصل منه على البُرّ، ولم يتجاوز من قشره الى مخه، بل لم يدر ماهيته، ولم يحس كيفيته، فان العلم نفسه من شأنه التواضع وزوال التجبر ومن آثاره التذلل وارتفاع التفاخر والتبختر. واني اظن هذا مباهياً بالعلم بل لو ادعيت العلم لكنت صادقاً وان زعمت فيه اليقين كنت واثقاً ان الذين حالهم الاختيال وتصعير الخد لسواهم من العلم في شيء، بل اضل من الانعام في الجهل والغي، وتفاخرهم دليل ظاهر وبرهان باهر على نقصهم وجهلهم وانما يفعلون ذلك ليخفى حقيقة حالهم ويلبس على الناس امرهم فلا تذهب بهم، ولكن لبعض واحد سقيمهم وصحيحهم والا فالعالم الكامل، والماهر الفاضل، لا يعبأ باهل الدنيا

واطرائهم او اظهارهم واخفائهم اثناء وامدحوه واثنوا عليه او
ذموه ونسبوا الجهال اليه، فانه مشتغل لشأن غير شأن، وليس
له حاجة الى ثناء الانسان فلا يكترث النبيه العاقل امال الناس
غير ام رغبوا اليه، وتفرقوا من عنده او اجتمعوا لديه، فان معه
غنى لا فقر فيه، وانس لا وحشة معه، وجمع لا تشتت له و
حضور لا حجاب بعده، ونور لا تعقبه ظلمة، وراحة لا تعبه تليه
فتنح ايها المدعي للعلم عن الاستكبار ان كنت في الحقيقة عالما، وباعد
نفسك عن الافتخار ان لم تكن للعقل عادما، واعلم ان ما
قيل في سوائر الامثال من تواضع وقر ومن تعاظم حقر
قول حقيق بان يتلقى بالقبول وكلام حق جيد مقبول،

مقالة ثانية في فضل الانسان

انى كلما فتشت عن احوال الانسان في زمان بعد زمان وان بعد ان
ونظرت فيهم بالاستقباح والاستحسان، وقلبتهم ظهرا لبطن
لاقرء ما في الكتاب من العنوان، فوجدتهم على اربعة اقسام
الاول الجسم المطلق والثاني الجسم الملابس للروح والثالث

الجسم الروحانی والرابع الروح الجسمانی **اما** الانسان الذی هو جسم
مطلق هو الذی غایة مرامه وقصوی افکاره الاکل والشرب
کالاشجار والنباتات وامثالهم الجهلاء واراذل الناس الذین لیس
لهم خبر من السماء ولا الارض ولا العمق والطول والعرض فان تصوروا
الطول فانما هو طول قاماتهم او العمق فالعمق اعماق بطونهم او العرض
فهو عرض سطوح ابدانهم لا یعلمون ~~الفروع~~ الاصول والفروع و
لا یمیزون من الافنان الجذوع ولا من الاغصان الفروع فانهم
الا کالانعام بل هم اضل سبیلا **واما** الانسان الذی هو
جسم ملابس بالروح فهو من کان میله الی الشهوات ورغبته
فی الهفوات یحب الماکل والمشارب ویانس بالملاهی
والملاعب وقد ینتبه عن رقدة الغفلة ولیغتنم ما
بقی له من المهلة فیتدارک بعض ما فات حذرا من الیوم
الذی هو آت **واما** الانسان الذی هو جسم روحانی
فمن کان متوغلا فی العلوم مصرفا اوقاته فی اکتساب العلوم
ما ینور العقول ویضیئ الفهوم ولیس غایة نظره اموال الدنیا

وحطامها ولا يلهيه عما هو فيه عذلها ولا ذمها، ولكن اذا بلغ
من مواده الى طائل، وحصل له الى الخير بعض وسائل، وتشرف من
الله بنائل، الهته النفس الامارة وخدعته بغرورها والدنيا
بخيانتها واغفلته عن الله تعالى فيظن نفسه عالما حكيما، وذكيا
فهيما، فيزعم ان الدنيا لم تات بمثاله، والدهر لم يصور
صورة بجده وحذوه فيغتر بذلك على عماله وافعاله، ويغفل
عن اصله ومنشأه ويرغب عن باريه ومنشيه مع ان
نشوه من ماء مهين يخرج من بين الصلب والترائب، وخلقه
من نطفة امشاج منتنة يعافها الطبائع فيبقى مدة عمره في تلك
الضلالة ولا يهتدي لدليل ولا دلالة، وهو في الظاهر
ولو كان من حيث الروحانية اقوى من النجم، لكنه في الحقيقة
اخس منه بحق السبع المثاني، **واما** الانسان الذي هو
روح جسماني فمن كان سكوته فكرا وكلامه ذكرا، قوله
يصدق عمله وعمله يوافق قوله، لا يشتغل بالمال والاولاد،
ولا يجالس الرعاع والاوغاد، ولا يهمك الا في العلم

الحقيقية، ولا ينشط الا بالمعارف اليقينية، فالعلم انيسه، والكتاب جليسه، ونتائج افكاره ابناءه، والاصول التي اسسها بناؤه، ما قوله الا التعلم والتعليم، واخذ الاحكام او تلقين ما ورد من الله الحكيم، وما عماله الا الاخلاق المرضية، والعادات الجميلة، و احسان السجية، ما دينه الا العلم، ولا دنياه الا الحلم، بالمنصاف، وصدره رحب كالبيداء الصفصاف، قلمه علمه، وافكاره خدمه، مداده عسجده، وصريرا وده سجع وتغرده، فامثاله ينبغي ان يسمّوا بالانسان، ويليق ان يقال في حقهم انهم خير من الملائكة والجان، وهم الذين مدحهم الله تعالى بقوله قد افلح المؤمنون الذين هم في صلوتهم خاشعون وللزكوة فاعلون والذين هم عن اللغو معرضون هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون، اوليس القول بالمساواة بينهم قولا بالمحال فكيف تحكمون

مقالة ثالثة في الخير والشر

قال الله تعالى وقليل من عبادى الشكور وقال عز من قائل ما وجدنا
لأكثرهم من عهد وان وجدنا اكثرهم لفاسقين وقال وما آمن معه الا
قليل وكذلك آيات اخر، واخبار روتها الثقاة من اولى الخبر،
يمدح فيها القليل وذم فيها الكثير، وهو مستبين ظاهر للناقد البصير،
والعاقل الخبير، وليس ذلك الا لان الخير فى الدنيا قليل عدد افراده،
الشر كثير مددها، وذلك قانون من الله كلى، وقاعدة برهانها
جلى، وهو ان يستبين بحسن الخير وقبح الشر، وشرافة النفع
وخساسة الضر، ولان الخير زبدة الاشياء وخلاصتها، ومخها
وسلالتها، ولذلك ترى فى العالم اناسى كثيرة، واشباح
الرجال باعداد غير يسيرة، ولكن الصلحاء منهم كالعشرة من الف
بل كالعشرة من مائة الف، ثم الصلحاء العلماء منهم فالخمسة منه بل
كالخمسة من مائة الف، ثم العلماء العاملون على علمهم بعلمهم، و
المصدقون قولهم بحسن عملهم، والمستيقظون فى جميع امورهم، و
المسلمون الناس عن شرورهم، فعدلهم فيها كاثنين من الف
بل من مائة الف، وذلك غير مختص بالانسان، بل هو عام بجميع
ما فى الاكوان، من الملائكة والانس والجان، والنبات والجماد
والحيوان، فكان الانسان اشرفها موجودا ومثالا، واعدلها

شجاً وشمالاً، بل يجري الخيرية القليلة والشرية الكثيرة في كل شيء من
الاشياء الكائنات. وفي كل صنف من اصناف الموجودات، افلا ترى
ان المعز الذي هو طاهر حلال بقبيل الزكوة لا تلد الا واحداً او اثنين
عن ما قبيل الزكية
والخنزير الذي هو نجس حرام تولد منه ربما سبعة او ثمانية. وما تكون من خلال
العناصر الاربعة تحت الارض اشياء كثيرة كالزيبق والزرنيخ والاسرب
والزجاج والنحاس ولكن الذي ينتفع به الناس خالصا من دون شوب الغش
في النقود الرائجة والاموال الرابحة قليل وان هو الا الذهب والفضة، و
كذا ترى الاشجار المثمرة كم تتنور ولكن الانوار التي تبقى الى مصيرها
ثماراً قليلة جداً ثم التي تتحول الى الثمر مما قد يرجى ان ينتفع به البشر ربما
يضيع منها نصف او ثلثان وهو ظاهر مشاهد في الاعيان ولا يبقى
الى الكمال مما يتفكه به النساء والرجال الا الثلث الباقي ثم ما يبقى الى النضج
وحلو الذوق الذي يلتذ به الناس الا نصف الثلث او اقل منه تقريباً
وكذلك كل ما يشرب او يطعم ويلتذ به ويتنعم فان الطعم اللذيذ والمشرب
العذب ليس الا قليلاً وهو مما جعله الله على حسن الخير دليلاً اما
ترى الى البحر الاسود وطوله والعرض واحاطته بثلثة ارباع الارض
كله مالح اجاج مضر بالصحة ومغير لاعتدال المزاج لا شوبة فيها

ما يتولد في الماء العذب هو بالنسبة الى المالح ليس على تمام وجه الارض
الا نصف عشر العشر وكذا المشمومات فان الانوار الطيبة والازهار
تكون في كثير من النبات والاشجار ولكن الانوار التي لها نفحة طيبة
واريج فائح مما يطيب النفوس ويفرح القلوب ليست الا اقل من القليل
وهكذا حال الاشياء كلها والكائنات جلها فلا تغترّ ايها الانسان
الذي غرّه الكثرة في العدد والزيادة في المال والولد على كثرتك فان
تلك الكثرة غير مفيدة لك بل قد يضرك ولا يسرك والى هذا اشار الحكيم
في كلامه العظيم الهاكم التكاثر حتى زرتم المقابر كلا سوف تعلمون
ثم كلا سوف تعلمون اما ترى الى قارون وماله وكثرة مفاتيحه
ما تنوء بالعصبة اولي القوة من رجاله هل انتفع بها شيئا كلا
والذي فلق الحبة وبرء النسمة بل اضرّ كثرة الاموال حتى
خسفته تحت التراب والرمال وغلّها في اسر العذاب الاليم وحبسها في سجن
العقاب المقيم انظر الى السلاطين الماضية وكثرة افواجهم كيف مضوا
من الدنيا ولم تنفعهم الكثرة بل اخذوا بما اكتسبت ايديهم من [illegible]
والذلة والخزي وبقي عليهم وبالها الى ابد الآبدين ودهر الداهرين

فلينتبه الذين هم في صرعة الغفلة ونومة الجهالة وحيرة الضلالة و
يعترضون على الفرقة الحقة المحقة الامامية بان عددهم قليل والمخالفون
لهم كثير عدداً وعُدداً واعماراً ومُدداً وليتفكروا في لب الامر وحقيقة
الحال وينظروا الى ما ينتجه الكثرة من خيبة المنقلب والمآل، فان
كثرتهم لا ينفعهم ابداً ولا يجدي احداً فالخيرية ليست منوطة
بايدي الكثير بل انما تتعلق بالقليل واليسير اما ترى الى الانبياء
وعددهم بالنسبة الى اعداد جميع الانسان من بدو خلقهم الى يوم
يقام فيه الميزان فان عددهم محصور معدود وعدد ما عداهم
غير محدود واما غيرهم فهل يضرهم قلتهم او ينفع غيرهم كثرتهم
لا والله لا هكذا الامر ولا اخبرنا من جانب العقل بمثله بل الحق
الصريح والرأي الصحيح والصدق الذي لا يشوبه كذب والحقيقة
التي لا يعتريها باطل غير ما زعم ودون ما ادّعي فليستمع ذو
الآذان الصحيحة بما حررته ويعي وهكذا عدد الاوصياء للنبي
الهاشمي والرسول الابطحي بالنسبة الى عدد امته فانهم اثنا عشر
لا غير ولا ريب ان اوصيائه خيار امته كلها بل خيار الناس كلهم

فاى فائدة فى كثرتكم واى ضرر لنا فى قلتنا واية مزية للشر وبها
فى ملتكم واية نقيصة فى ملتنا والى هذا ناظر قائلهم حيث يقول

تعيرنا انا قليل عديدنا فقلت لها ان الكرام قليل
وما ضرنا انا قليل وجارنا عزيز وجار الاكثرين ذليل

والى ناظر قوله تعالى كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة
باذن الله ولولا ذلك لضاع حسن الخير واضمحل وقل
قبح الشر او بطل واما الان فلقلة وجود الخير اذا وجد احد
وضعه على الراس والعين ويوزنه بوزن العسجد واللجين وجعله
كالروح للبدن او النور للباصرة ويحبه بقلبه محبة ظاهرة
الا ما شاء الله ولا حول ولا قوة الا بالله ۵ ۵۵۵

هذا ما كتبه الى العالم العلامة الكامل الاوحد
الشيخ محمد محمد الكشميرى الدربارى فى بلكو باراء على [illegible] الاكرم
الفقير [illegible] ادام الله عز مولاى الشيخ المتفرد فى محاسن سجاياه
ولا كالجوهر الفرد والمتارج نفحات انفاسه الطيبة ومزاياه
ولا كالعبهر والورد المشيد اركان مجده ولا كالصرح الممرد والمنا

مباءة عزه الاعصر ولا كالحصن الممطا الراسية جبال مناعته ولا كالتلال
الرواسي السامية اصول براعته ولا كالحلية النظامية القلائد صيته
في الآفاق ولا كالرقيم المسائر السائر نعوته في الحذاق ولا كالمثل السائر
البالغ فروع مآثره الى ذروة السماك الاعزل والفارع لواء مفاخره
الى منازل زحل المتقن لقوانين الاصول والضابط لضوابطها
من بين الفحول يلتقط من فرائد الفاظه جواهر الكلام ويستنبط
من فوائد بيانه شرائع الاسلام ويحفظ من تبيانه روائع الاحكام
اذ كانت تذكرة لاولي الابصار وافكار تبصرة لاهل الاستبصار
مبسوط باعه لنشر ادلة الشرع والبرهان ومضبوط قواعد التحرير
معارف الاتقان نادية مدرسه حدائق ناضرة ومجالس انسه
رياض زاهرة لو بدت لمعة من انواره لاهل الذكاء لاخجلت
البدر التم وابن ذكاء عمله تهذيب عناوين التلقين وقوله تحرير
قواعد عقائد الدين بيانه الوسيع كاشف الغطاء عن وجوه عقائل الاسرار
وخطابه اللامع مقنع عن المصباح في افاضة الانوار اذ نثر درره
زاد في بصائر المستبصرين وان نظم مواقيته في بعض المواقيت اوضح
نهجا للمسترشدين بسلوكه في منهج الرشاد ايضاح لمسالك الارشاد

بدر اندية

تمهيد

واحيائه معالم الاقتصاد اعداد لزاد المعاد فلو تجد كاف عن التبيين
وتوضيح شاف لذوى اليقين ان كشف يوما عن سر اسره او ابدى
بعض حبات ضمائره لم يصل الى منتهى معناها غوص الفطن ولم يبلغ
نهاية مغزاها بعد الهمم وان طال العهد وبعد الزمن فالاحرى لى ان
اطوى كشح الكلام الى تبليغ التحية والسلام واصرف عنان الكلام
الى التماس السمع والاجابة فان تلقاه مولاى الشيخ بحسن القبول فهو
المامول وفهو الحاصل والمحصول وان كان بسلام لا يليق بباب
ومثلى لا يستحق خطابه ولكن لو اعارنى بعض النظر وناولنى لفتة
منه ولو كلمح البصر لا يبعد عن مثله ولا يعز على كريم عمله
عند شيمه الرضية ولا يتعذر لدى خيمه الزكية لما طابت اخلاقه
كما طابت اعراقه وذكى نعمه كما قد ذكى طبعه وحسنت سيرته
كما قد كرمت سريرته وعلت مكارمه كما قد زهت معالمه صفت
خلاله كما قد صحت خصاله واضاءت اثاره كما انارت اطواره
وراقت ظواهره كما فاقت ماثره وتاججت صفاته كما ابتهجت
اوقاته فان الشمس مع كمال لمعانها فى الضياء وشروقها فى كبد السماء
لها على الارض يد بيضاء فنضى وهادها كما تضيء انجادها

وتشرق على اعاديها كما تشرق على عواليها وتبسط انوارها
على العشب والحشيش كما لا تمنع اضواءها من النخيل والعريش
وان السحب الغوادي تمطر سواء على الحواضر والبوادي وان
صوب الهواطل والغيث الوابل كما يصيب الارض المخصبة كذا
يجود على البقاع المجدبة ولعل الشيخ الجليل يتعجب من غيبتي الى
ذلك الزمن الطويل والوقت المديد ويتحير في عزوبي الى هذه الساعة
وهو من مثلي بعيد ولكن لو تامل فيما انا فيه من تناوش اسبغ الخطوب
وتهارش سباع الكروب وتطاول اعناق الطوائح وتداول اكف
الجوائح واشتداد الاسقام حينا بعد حين وامتداد حبائل الآلام
ونشوب مخالبها في الوريد والوتين لاعذرني لا انذرني و
ادناني لا اقصاني ولوى الي لا طوى عني ولقربني لا يبعد عني
ووصلني لا فصلني وواززني لا هاجرني وشملني لا
عزلني وصرف الي العطف لا سامني الخسف ولولا اصمتني
نبال الاوجاع و[crossed out] قطعتني سواطير الهموم من كل خفض ويفاع
واسرعت الي الكلف من جميع الزوايا ودارت علي رحى البلايا
ولسعتني افاعي الحميات ولدغتني عقارب الحسرات ولولا ان ثبت
فوق العقارب وامسيت بين انياب المتاعب لما فارقت كنفكم

[Margin, beside line 10:] لعذرني لاعذلني

[Margin, beside line 15:] الكلفني

المنيف ٭ ولا زايلت ذلك الملاذ الشريف ٭ ولا هاجرت الحمى المحروس ذا

ولا جاوزت الحد المنحوس ٭ ولا نابطت عصا التسيار من ربع

اليه آباط الآبال من كل فج عميق ٭ ويساق اليه الصوام من كل موج بحج

ويُهجر للوصول اليه الليالى ويبذل للنزول به المهج فاين الليالى

وتصرف للحصول به النفوس ٭ فضلا عن الفلوس ٭ ويقتحم دونه خطا

دون ان تعرض له اللجين والنضار ٭ وتحمل للورود اليه المشاق وان ترخص

بلغت القلوب الحناجر ٭ فضلا عن ان يجاب له البيدا وتطأه الهواجر

ولكنى لما رأيت ان صفر الوطاب ٭ وحل المصاب ٭ وخوى الوفاض

وبدى الانفاض ٭ ولم يبق فى سوى حشاشته من النفس بين الضلوع

ولا دون رمق من المهجة فى زاوية الروع ٭ وطال الهجوع ٭ ونضب الدموع

والتفت الساق بالساق ٭ وبلغت الروح الى التراق ٭ ولم اجد

ههنا من راق ٭ ولا مهربا ولا المساق ٭ وتيقنت نزول

وحلول الاملاق ٭ ازمعت على الشخوص ٭ والقلب من بينكم ملتهب

وعزمت على النهوض والنفس من بعدكم تطير شعاعا وتضطرب

~~تجلبت الى النهض وقد خلق الانسان من عجل~~ والاحشاء من الفراق

تحتدم ونار الغضا بين الاضلاع تضطرم وتجلبت الى الفرر

وقد خلق الانسان من عجل . وأمّلت الخير في الرجوع والمرء عبد لطول
الأمل . وجزعت مما جرى عليّ والمرء جبل هلوعا . ما مسّه
الشر الا جزوعا . ولا عرض له خير الا وعاد منوعا . فالآن
اعض بنان النادم حيث لا تنفع الندامة . والوم نفسي واني
تجدي الملامة مع . اني لست ممن انسى ما هم عليّ منكم من سوابق
الكرم . ومددتم اليّ من غرائب العوارف والنعم . وجبرتم كسر فؤادي .
وأبتم شعب الكابدي . وسعيتم لانجاح مرادي . وجهدتم في نشر الايادي .
فلكم عليّ منن لا انساها . ونعم لا احصي اعدادها . وما املك لكم
في جزائها الا الدعاء . ولا عوضا الا ذكركم بجميل الثناء .
والمرجو ان تطلب لي من الله الكريم الى تلك البقعة المباركة والروضة
المقدسة لاعود الى كنت فيه من الابتهاج بالنظر الى وجهك البهيج
والانتشاق لشذى اخلاقك الطيبة ذوات التضوع والاريج
والتنسم روح شمائلك الزكية . وانزوح بريا شمائلك
البهية . واسيط الشجى (كما في الحلق من) . واقذى ما في العين من القذى
واخمد ما في الحشا من اللظى . واثرد ما بين جنبي من الجوى

والتنسّم

واعالج ما اثر في النوى لعل الله يحدث بعد ذلك امرا ويزيح
عني ضيرا ويتيح لي خيرا ويقيض لي لقياكم والتشرف برؤية
محياكم ان شاء الله والسلام اه وكتب الى السيد محمد مهدي ابن
المولى العـ... السيد طيب باقر الهندي المقيم بارض كربلاء على صاحبها
الآف التحية والثنا بعد الرجوع من سفر العراق

سلام على ذي محتد ومآثر … وصاعد مرقاة العلى والمفاخر
سلام له فوح العبير نشره … ونضرة ازهار وريا العواطر

اقدمه واهدي الى اخي الفاضل محمد المهدي ناصع المجد واسع اليد
واسخ الود واوثق العهد طيب الاردان طاهر الاذيال زكي الاعراق
طاهر الكمال ممحوض الاخاء موقوف الولاء لين العريكة دمث مرموق
الجانب الممدوح على السن الاقارب والاجانب زين الاندية والمشاهد
وشرف الامكنة والمعاهد من اذا نطق اعجم المصاقع البلغاء
واذا فلق اعيي المبرزين الخطباء ان خطب انفس وابلغ واذا تكلم
صير قسا ابن ساعدة الثغ اذا فاه بالفكاهة عقد على مقول ابي نواس
وان اظهر الذكاء عقل اريحية ابن عباس واذا انشد فانه

كميت او ابو فراس، واذا رجز فهو اخطل او ابن مرداس، اذا استبق في
الرهان، حاز خصل السبق في الميدان، وان كشف يوما عن عقيرته،
اقر له الجرير بجريرته، وان ابدى عن قليل فضائله من الكثرة،
اذعن له الغزالي وابن اثير، او ابان عن ملح نكاته، ورفع القناع
عن بعض محفوظاته، حارت له العقول، وتاه فيه الجهابذة الفحول،
رصده الله بعينه التي لا تنام، وحرسه بعزه الذي لا يرام، و
حماه عن متناول اللئام، ووقاه عن اعين اللئام، ورقى به الى
ذرى الكمال، وعلى به الى اسنمة الفضل العالي، وسعى به الى اقصى
المراقي والمصاعد، وورد به على سائغ المناهل واعذب الموارد،
واذاقه حلاوة العلوم والمعارف، وصرف عنه الحوائل والصوارف،
مع من ضمنته تلك المرابع، ورقت رهاتها تلك المشارع، التي تباهي
ارضها ارض الجنان، وتفاخر رياضها على روضة الرضوان، وتهزؤ
ذراتها على زهر النجوم، وتغمز حصاتها على الدر المنظوم، تفوق
رباها على قلل الطور، وتروق منظرها في اعين النجل الحور، وتزدري
خضرتها على الفلك الاخضر، وتحير نباتها بنبات الفردوس
من نجم وشجر، تخجل ماؤها ماء الكوثر فاين زمزم، وتضحك بيوتها
على البيت المعمور فاين البيت المحرم، فانها اقد مقصورات

خيام دار الأنس، وهضابها مهبط ملائكة القدس، مسلكها منهج صقع
الرشد والهدى، وزقاقها مدرج الجود والندى، قصورها متناهية
الى قوائم العرش العظيم، ودورها مضاهية لمقاصير جنات النعيم، دوحها
مروح الأرواح، ونسيمها مزيح الأتراح، وشميمها مبيح الأفراح
قطانها مضاهون بالأملاك، وسكانها مما يألفون بأهل الأفلاك، مما يألفون
نفوسهم زكية، وجيوبهم نقية، ومنازلهم علية ومناهلهم روية، أحوالهم
مجموعة، وأقوالهم مسموعة، وأدعيتهم موصولة، وأعمالهم مقبولة
حسناتهم مذخورة، وسيئاتهم مغفورة، أفعالهم مرضية، وأشغالهم رضية
حلومهم لا تحتاج الى قرع العصا، وفهومهم لا تفتقر الى لسان الحصا
أجسادهم عنصرية، وأرواحهم نورية، جوانحهم مكفية، ومآربهم
مقضية، فطوبى لهم وحسن مآب، ومرحبا بأولئك الأصحاب
فقد لزموا بابا يدخل منه رحمة الله الكريم، والتزموا ركنا
يحيط به فضل الله العميم، وأقاموا ببلدة يسعد فيها الشقي ويعود
منها الردي، ويقوى بها الضعيف، ويغاث فيها اللهيف
ويعز بها الذليل، ويشفى بها العليل، ويحيى فيها السقيم ويعافى
يعافى

عن الجاني الاثيم، ويجل بها الحقير، ويغنى فيها الفقير، ينسكب عليها
من شآبيب رحمة الله سجال، ويصب على ارضها ديم الافضال،
وبعد فاني منذ فارقت هذي الربوع، وقادني الى موطني النزوع،
وودعتها وفي قلبي من بعدها جمر الغضا، وتركتها وقد ضاق علي
الفضا، وهجرتها ما بين سخط ورضى، اما الرضا فلما جرى به القضا،
واما السخط فلهفا على ما سلبت من خير ما مضى، والله غالب
على امره، وحاكم على قدره، والقلم قد جف بما هو كائن، و
حكمه نافذ في كل موالف ومباين، لا يطيق احد فيرده، ولا يقوى
فيمنعه ويصده، اتقلب في نكبات الدهر الخؤن، واتردد بين
ذوائب الشجون، واتحول في انواع الدواهي والحدثان، والوان الهموم
والاحزان، والمرض بجسمي حليف، والسقم بعظمي اليف، سلبت
مني ملابس الدعة، وقطعت عني حبال نظم السعة، وغودرت بين
اسنان البلايا ينهشن لحمي نهشا، وطرحت بين مخالب الرزايا
يخمشن وجهي خمشا، ما تنقضي ساعة الا ويجدد لي من الالام
ثياب واي ثياب، ولا يمضي ادلة الا ويكشر لي من الدهر ناب
واي ناب، وينفتح علي من المضيقة باب، وما ادراك ما هذا الباب
ويوجر في فمي من علقم الزمان وصابه، وما ادراك ما هذا العلقم والصاب.

دوائر

ولیس المشتکی من الله لا الیه، ولا ابث حزنی وبثی الا لدیه، و
هو کاشف غیاهب المهم، ومفرق کتائب الغم، وهازم جنود الملل، و
معدم وجود العلل، والجابر لما انکسر ووهی، والمحیی لما اندرس و
معید لما افناه، ومقیم لما حناه، ومجدد لما ابلاه، وراد لما
ومشید لما هدمه وساد لما ثلم، مروج لما عطله ومصدر لما ابطل
ومنشر لما اماته، ومدرك لما فاته، هو المرجو لازالة کل خیر، والمأمول
لازالة کل ضیر، ولانی کلما طلع علی یوم جدید، وقیل له هل
امتلأت وتقول هل من مزید، ما وفقت لرسم کتاب الیک، و
الفارحات علیک، ولم یساعدنی الطبع الکلیل، ولم یعاضدنی
القلب العلیل، ولم یدعنی الشم الطویل، ولم ینحط عنی العبأ
الثقیل، ولا امتد لی الیراع، ولا ابتدلی الباع، ان انشر ما انطوی
علیه احشائی، او اشرح ما اجمله اقتضائی، و ابدی من ضمائری
او اکشف عن بعض سرائری، والتب الیک الکتاب بالی، واوضح لک
شتات احوالی، او استطلع عن کیف طبعک الشریف، و
استکشف عن ذاتک المنیف، وقد کان علی نشر العوائض، من الفرائض
لاسیما نظرا الی ما بذلت لی من العواطف الجلیه، و وهبتنی من اعطائک

مظلم البهم ومفرج

الحلية، وصرفت اليّ نظر الشفيق الرؤف، واعطيتني من قلبك ما
يعطي حبّ صديق عطوف، فوالله لا انسى ابدا شرائف خصالك، ولا طرائف خلالك،
ولا الغو ما عطفت اليّ من مصافاتك، ووقفت عليّ من صداقتك
وموافاتك، فانها صارت في قلبي كالنقش على الحجر، وسرت في لحمي
كالخلط الاحمر، ودبّت في ضلوعي ونحوري، ودرجت في احشائي وجوارحي
وبعد اللتيا والتي فانه تصدر من اوثق احبتي، والصادق في محبتي،
اعني به جنابك العالي، وذلك الشريفة الحائزة لقصبات الكمال، ان
يجيبني في رجائي، ولا يقطع املي في صدق لحائي، بل يشرح
من احواله السالمة المعافاة من كل سوء ان شاء الله شرحا بسيطا،
ويبيّن من اشغاله الصحيحة بيانا وافيا محيطا، ويبلغ مني تحية محفوفة
برضاء الله وتكريمة محاطة برحمة الله، وسلاما عائدا راجعا — تكرمة
ايابا اتيانا، وتقبيلا للارض بين يديه يزيد لي شرفا منا ما اعاننا
مولاي وسيدي الجليل، والحبر الظريف النبيل، والماهر العريف
البالغ من المجد قصواه، والفارع من اعلام العز الى ذراه،
الكامل ارسل وفاق مولانا السيد كلب باقر ادام الله علوه و
اباد من الدهر عدوه ان شاء الله، والسلام وهو حسبي ونعم الوكيل

هذا ما كتبته الى المولى الجليل الجليل جميل المفاخر السيد [illegible]
الجامع المقيم [illegible] الحسيني على صاحبها الصلوة والسلام الى [illegible]

اما بعد حمد الله على كل حال سرائها وضرائها وشكره كل لمحة ساعة على خفضها و[illegible]
والثناء عليه في جميع ازمنته على شدتها ورخائها وذكره في كل آونة على كدرها وصفائها
فانه هو المحمود ان انعم او سلب وانما هو المشكور منع او وهب والمقصود
قرب او ابعد والمسبح له اوعد او وعد ان اجاب داعيا فمن
وان خيب ساعيا فهي حكمته ان اعطى سائلا فهو فضله وان [illegible]
طالبا فهو عدله لا يحق لاحد ان يسخط على قضائه ولا يسوغ لذي نفس
ان يخرج من ارضه وسمائه وعقبت الصلوة على حبيب سفرائه واولى
امنائه وخاتم انبيائه ومتمم خلفائه والسلام على الاطيبين
اوليائه والانجبين من اصفيائه الى القاسم محمد و
ما تبع الاثر عينه والف النظر عينه فان العبد المكتاب
المحفوف بانواع المصاب الممنو بالمحن الصعاب المجدل تحت جنادل
الاوصاب التي طالت امراسها وتشيد اساسها ورست جبالها
وعلت اطلالها وخفقت الويتها وسالت اوديتها وثبتت

اكبابها، ومارت سجوائها، ودبت عقاربها وحلت متاعبها،
ونهشت افاعيها، واوحشت دواهيها، وحققت غدران العيش
الرغيد، ونضبت بمياه الجد السعيد، وذهبت بجملة
الطوارق السرور، ومحت جميع آثار الحبور، ونشرت رايات الشرور،
واذنت بوداع الخصب عن ارض الفؤاد، واهنت بارتفاع ريح
الفساد، من كل نقعة وناد، وقاطبة تلال ووهاد، منذ
فارق باب المراد، وودع تلك البلاد، وركب غارب الاغتراب،
وهجر مجالس اولئك الاصحاب، وسار الى ارض الهند صفر اليدين،
ورجع الى الوطن بخفي حنين، لم يرخصه الزمان، ولا اوسعه الامكان
ان تمس انامله الاقلام، ويكتب لديهم ما جرى له من ايدي الايام،
لما احاطت به الاسقام من كل جانب، وغشيته الليالي السود وظلم
الغياهب، ولم يزل في نزول وهبوط، وتكدير وحبوط، وتقلب
في قوالب الآفات، وتحول في مصاعب النكبات، وتفتت من
البال، وتشتت من الحال، وانحراف المزاج عن الاعتدال،

وتراكم غموم الاعتلال وسنوح الاهوال وظهور الاختلال الى
ان امتد الزمان ولم آل جهدا من ان اسرق منه بعض الاحيان
فاشتغل بتسطير كتاب واخلو لتحبير خطاب لتبين لكم بعض ما
وتقرر عليكم من مرجعي ومآلي ولعلكم تظنون انني نقضت
العهود ونسيت الوعود وسلكت مسالك من نبذ الميثاق وراء
ظهره وقطع الاخلاص بتجاوزه عن نهج الحق وطوره واثرت
الجفاء على الوفاء واخترت الميل على الاستواء حاشا ثم حاشا
من ان يسري الاخلاف في معادي او يدخل القصور فيما عقد عليه
فؤادي او الوي عن محسن طالما انسكب منه هوامر العوارف او
اغدر بمنعم كثيرا ما امطر علي سحاب العواطف او انسى زمانا كنت
مستبشرا فيه بالنظر الى محياه ومستبصرا بالوصلة الى لقياه
ومستفيدا من نكته المليحة ومستزيدا الملح الفصيحة ومستفيضا
من منهل كلامه العذب القراح ومترددا من منهل بيانه السلسال مورد
القراح ومحتميا بكنف حماه ومجتنيا القطوف جناه

او اغفل عن مراحمه الموصولة وقد عمّتني او اصفح عن مكارمه المبذولة وقد غشّتني
بل ربما اتلهّف على ذلك الزمان الذي مضى واتلهّف على الوقت الذي
انقضى فقد كنت فائزا فيه بفوزين فوز الدنيا وفوز الآخرة
وحائزا الجدّ من جدّة باطنة وجدّة ظاهرة فيا لساعة كنت الثم
فيها تراب حرم الامام الذي فاقت ارضه ارض بيت الحرام واجلو
به صدا التكلّف عن صفحة القلب المقلوب وابسط به شجو الفؤاد
المكروب ولي من النظر الى الضريح المقدس ملأ العين نور و
من التعلّق بالباب المطهر ملأ القلب حبور ويا لأيام لو قوّمتها
الدهر بجميع ايام عمري لما عدت منه بصفقة مغبون ولما حصلت
فيه على خسران تبين للعيون فان تلك الايام لا تماثلها الاعوام
وتلك الليالي لا يساويها في الثمن اليواقيت واللآلي وان هاتيك
الساعات لا تقاربها في القدر الوف السنوات واني لو اعيد الي
ذلك الزمان ثم خيّرت بينه وبين ملك سليمان لآثرت
الاول من بينهما الاول لما عليه المعوّل فان الآخرة خير من الاولى

والباقی احسن مما یبلی لکن العذر فی هذا الباب واضح بین والعفو

فی عندکم سهل هین فارجو من نشئی کرمکم ومبلغ حلمکم ان

لتصفحوا عما تکلف من التعویق فی رسم ما رقمه بحق تلک البقعة

المبارکة وصاحب البقعة واطلع لما یرد منکم مما یشعر باجتماع الاحوال

واعتدال کیف الطبع وفراغ البال ان شاء الله تعالی والیه

آباه استعین فهو نعم المولی ونعم المعین ۲۳ جمادی الاولی ۳۲۹

عدا الکتبة الی مولای الشیخ العلامة الاوحد الحبر المسند الشیخ نجم الحسن

اقدم اولاً الی مولای الهمام اجمل تحیة وافضل سلام والعفو

الیه من التعظیم والاکرام ما یلیق بجنابه الرفیع ومحضره السامی وان

هو الا اسلاه یا ادم اخرست لسانه الندامة وتحیته خاسر رجعت

بالغرامة لما ابطأ فی القیام بمفروض الکتابة واخرنی تقبیل

الارض بین یدیه بالخضوع والانابة وقصر فی الخدمة مع کونه

من العبید وتثاقل فی النهوض بالواجب وهو من مثله بعید

وغاب عن مولاه زماناً استوجب العتاب بل العقاب وذهب عنه

حيثما اوجب عنه الاضراب بل الاقتضاب، ولما اهمل في اداء
ما لزمته من المواصلة، فضلاً عن المراسلة، وتشاغل عن قضاء
ما كتبت عليه من المجاورة، فضلاً عن المحاورة، وحقت له الملامة،
فما بال المكالمة، ووجب عليه القيام بين يديه، فما بال عرض السلام
عليه، وثبت عليه مدا وسير الحضور فاين تحبير السطور، وفرض
عليه لزوم الباب، فاين توجيه الكتاب، وقد عزمت مرة
بعد اخرى، وكرة بعد اولى، على ان اشرح بعض احوالي، وافصح
عما سنح ببالي، واعرب عن ضمير انعقد عليه القلب المكتاب، وابدي
عن خاطر احواه الفؤاد المصاب، واوضح لديكم من سوانح الزمن
ولواعجها، واشير الى جوجو شوارد المحن وسوارحها، ولكن الزمان
ذو غير، وتقلبه ادهى وامر، وتصرفه من حال الى حال، وتحرفه
من منهج الاعتدال، وتصلبه في اثارة الاوحال، وتعصبه
في ادارة الاهوال، وتجنحه الى تخييب الامال، وترو... تقريب
الانفصال وتبعيد الوصال، وهمه ابداً احداث الخطوب العظائم،
وعزمه على فسخ العزائم، وانسيابه الى امالة ما استقام، وانكماشه انتصابه
لازالة ما ثبت ودام، شئ لا يجهل وامر لا ينكر، واثر لا يخفى

وعين لا يستر، يعلمه كل ذي عين وخبر، ويعرفه كل ذي عين وبصر،

ويشهد من رزق النظر الى العبر، ولا يجحده الا من لا يميز بين النفع

والضرر، ولا يفرق بين الخير والشر، واما سيدي ومولاي الحبر

العلامة، السميدع الفهامة، المصقع الخبير، والناقد البصير،

والحكيم النحرير، التالي من صفحة يومه آثار غده، والناظر من شرع

زمانه ما يجري على سيله، الذي هو اذكى من اياس، واذكى

من ابن عباس، وافرس من بسطام، واعلم من النظام، وادق

البصر من عقاب، واهدى من القطا الى طرق الصواب، لعرف

ان رقا مثلي لا يقصر الا لعارض منعه عن الاهتمام بما وجب،

وقاهر صدّه عن ادراك ما طلب، او قضاء ردعه، او بلاء

صرعه، او هم نابه، او غم اصابه، او داء اضناه، او عناء

اشجاه، او نائب نكد احير من الضب، او واصب حال بينه

وبين الارب، فو حقك ما تقاعدت منه الا وافعلني الزمان

وما تباعدت بل قد ابعدني الحدثان، وما ذهلت عن ذكرك

الا وقد ذهلت عني قبله، وما غبت عنك الا وقد غيبني

طارق

عن نفسي الغفلة، امشي ولا ادري الى اين اسير، واروح ولا
اعرف الى ام مصير، لا اصبح الا وقد غشيت نكرا، ولا امسي
الا وقد كسيت ضرا، لا ارى وجه الفرج وقد زادني البلوى قهرا،
ولا اجد لي سبيل المخرج وقد ارهقني من امري عسرا، واطاح متاع
الصبر طرا، ولعل الله يحدث بعد ذلك امرا، فاتوكل على الله وهو خير
عدة وانفع زاد، وافوض امري اليه وهو بصير بالعباد، ثم اؤمل
من خلقك الكريم، وما عودتنيه من كرمك العميم، ان لا تصرف عني
وجهك، ولا تطوي عني كشحك، وتراحم بعضا وتأملك،
وتراجعني بجميل كلماتك، فاجلو بها صدأ الاحزان، وامحو بها
كلف الاشجان، واروي بعض الصدى، وازوي شيئا من الجوى،
واداوي بها عللي، واتوجد بها غللي، واهزم بها جنود الملال،
وافرق بها كتائب الكلال، واسكن حرارة الصدور، واخمد
ما توقد من الجمر، واستبشر بما اخبر به من اجتماع الاهوال، وفراغ
البال، واستواء الامور، واحتواء السرور، وانتفاء الشرور
ان شاء الله جل ذكره، ولعل اخي الفاضل المجد السيد محمد لا زال
بعين الله مرعيا، وبلطف الله محميا، لفضل مني سلاما محفوفا

خميس اقنع

بالاخلاص موصوفاً بالاختصاص ولا منبئاً من منتجات عقیدت و
اصفی مودته. والحمد لله اولاً واخراً والصلوة علی نبیه محمد وآله الطاهرین

بعضی از کرام معاصرین نوشته شد

گلی که سر سبد بزم پذیرائی تواند بود. و گوهری که زیبائی فرق خوبان
تواند افزود. و نغمه که از دهن قلم بواسطهٔ زبان قلم برخیزد و بر دل ریزد و
که عندلیب کلک بشاخسار سخن سرائی در وجد انگیزد. تحیهٔ مرضیه و ذکر
است که رائحه عنبر بیزش از فوائح نسرین جنان باج ستاند. و فا
جانب عوالم ملکوتیه را معطر گرداند. از زاویهٔ نشیمن ایوان خمول و از
وادی ذهول بپایه پذیرفتگی محرک سلسلهٔ التفات و مهر
الطاف و عنایات گردد. رسیده لکاتبه خود فراموشم و لیک اندر
نغمه های مطربانه می زنم × پیش اهل معرفت از ساز دل
هوی عاشقانه میزنم × گر نوا از ندم با بوان سخن × نثر
زمانه می زنم × گر نشینم درمیان اهل حق × باز حرف
امّا همه هیچ که نا روائی بازار علم نه همان مقدار است که بگفتن آید
زبان گویائی و گویای هم زبان سرد و مقطوع. و اگر بجنبش باد نفس

پس آنهم نامسموع. لکن جوهریان دانشاگر گوهر حیثیت، و دانشوران فهمند
که صاحب جوهر کیست. پس بمقتضای اینکه صاحب گوید ~ صاحب هنران
در وطن خویشتن غریب اند، در بطن صدف گوهر شهوار نیم است،
دو سه اسناد خود که مایهٔ بی مایگی بنظر سماحت اثر گذرانیده مستدعی حلی
که در خور این اسناد، توان بود تحسین می باشم اگرچه خوف نمائی هم ضرر از بی ... کم حوصلگی
می دهد لیکن بپیش کریمان عرض غرض موجب غرض عرض نیست
لذا مضائقه بکار نرفت، زیاده ~ و دوست باقبال جاه مواجه باد.

هذا ما کتبته الی الحبیب المؤمن المولوی السید سبحان حسن دام عزه الشریف

اخی دام الله عزه، و رفع کعبه، و زاد فی اکرامه، و امطر علیه سحائب الغمامه
لیعلم ان الدعوی اذا لم تصحبه الدلیل تمجها الاسماع، و القول ما لم یقترن
بالعمل یرده الطباع، و الباطن ما لم یحکه الظاهر لا یعول علیه، و المنوی
ما دام منویا لا یسری الحکم الیه، و السراب و ان لمع فغیر مروی لغلة
الحشا، و الجهام و ان ابرق فغیر مخصب للتربی، و قمر النخب و ان کان قمرا
فهو نحسی، و فرس الخشب و ان اطلق علیه الفرس فبعد خشبی، و الورقاء
و ان کانت مطوقة فهی عاطل، و التموهات و ان تبرجت فهو لعبة غیر باطل،
و نسج العناکب و ان کان نسجا فلا یمنع حرا و لا بردا، و خضراء الدمن

وان كانت خضراء فليت عبهرا ولا وردا، مثل الرياحين لا تعبق، ودمية
القصور لا تنطق، التمليع لا يجعل النحاس طلاء، والماء المصبوغ لا يسمى
طلاء، من ذا الذي راى عينا لا اثر له، او مغرسا لا شجر له، خلب
في البر وغير ماطرة، وبعض السحب غير هامرة، الواقع ما هو بطائر، والسانح
ليس بعائر، اسد البساط ليس بصائل، وفرس الجدار ليس بصاهل،
فكذا الخليل ان لم يسئل عن خليله لا يدعونه خليلا موافيا، والمحب ان
اغفل عن حبيبه لا يسمونها محبا مصافيا، وليت شعري كيف يسوغ
في مذهب الحب هذا الاغفال، ام كيف يحل في شرع الهوى نحو هذا الاهمال
اهكذا قول لا شاهد له يصغى اليه، او خبر لا عاضد له يعتمد عليه نعم
من سلم قياده في يد الحب يجب ان يسير تحت امره، ومن اعطى من نفسه عهده
لا يحل ان ينبذ وراء ظهره، فان الحر لا يخالف وعده، والكريم لا ينقض
عهده، ولكن تقلب الزمان، وتحوله من شان الى شان، وتصرفه
من حال الى حال، وانتقاله من مثال الى مثال، واشتماله على تغير
وزوال، وعزمه على ان يأتي بالداء العضال، وهمه بان يثير هما
لا يكاد يزال، وضمانه لابداع كل امر جديد، وشغفه بايراد كل خطب
ما عليه مزيد، لا يستغرب منه ان ينسي عهدا قديما، ويحير حبا صميما

ويومن نجا قويما، ويصعر خده اكريما، فلا السبيل مسيم حميما، ولا يرى من كان متيّما
سليما، ولا فمن اوثق ودّه بحبل وثيق، وسكر منه بكاس رحيق، وجاب له
كل مرمى سحيق، ووطد اركانه، وشيّد بنيانه، وارسى قواعده، واثبت وطائده
ورفع دعائمه، واكد معالمه، واحصف حبالته، واحسن كفالته، وشدّ قواه و
احكم عراه، كيف يصبر مالم يحط من ودّه خبرا، ام كيف يسكن اذا غاب
دهرا، ونعت هذه كلمة فلا اشكو الا القضاء، ولا ابكي الا عن غير الدنيا العجوز
الشوهاء، ولا اعذل الا تضيّق الامكان، ولا الوم الا الزمان، فانه قد
اقسم بتفريق الاحباء فابرّ قسمه، وحلف بتمزيق رداء الولاء فامضى
بهمة جماعته همه، وما هو باول فارد كسر، ولا ببدعة مغرية حدثت
فطالما شنّ الغارات على متاع الوداد، وسمع وقامة سارية في جمع
الفؤاد، ونقض حبله، ونكث فتله، وهدم اساسه، ونكس
راسه، وفرق اعوانه، ومحى اعيانه، ودكّ جباله، وخسف
تلاله، وبثّ الغوائل، ودانى بالحوائل، ونشر الوية العباد من جميع الاصقاع
واذن بالوداع عن ارض الاجتماع، وابادا علامه، ثم غفى رسم خمس
ما يقوم مقامه، وان كان اولا بالكفاية بالاقل، وقنع من الوابل
بالطل، فضنّ به بعده فسلبه، وشحّ به آخرا فمنعه، ولم ياذن

طبعه الشحيح بان يجود بالقليل فضلا عن الكثير ولا ترك لوم نفسه ان

يعصب على الجرح فكيف ان يرأب المنصدع ويجبر الكسير وليت لي

من يطالبه عليه او يسائله عن عائدة تعود اليه ولكن الله اعلم

ص ابدا — انه قد طبع عليه فلا يحول عنه دهرا وان لامه اللوام وقد جبلت بكذا

سريرته فلا يرحم احدا ولو جرت في هجائه الالسن والاقلام

فان المفطور لا يدخله الفتور والمقصور لا يحل به القصور فلنا

ان نلوي الكشح عما غير حاله ونغضي عن ما عليه

وعما له ونقول هذا انبعث على اباله فنكتفي منه بعلالة ونقنع ولو بحباله

ولا نشكر ولو جاء بفرصته ونغتنم زمان الفرصة ولا نضيعه بالمطال

ولنسائل عن الاحوال ونحابّ فيما بيننا فيكون كل منا من صاحبه

على خبر ونفاوض بالكتب فانها مظنة العثور على عين واثر

وان استكشفت عمابي واستخبرت عن عللي واوصابي فاني

الى الآن في شبابكها مشدود وفي حبائلها معقود

فكان الدهر لم يتح لدائي دواء ولغلتي رواء ولا لمرضي شفاء

ص الاحوال — فالحمد لله على كل حال فانه محول الحال والاحوال ومقلب القلوب

والابصار، ومدبر الليل والنهار، فعلى الفرج عني بعد حين وميّو نعم سم الهوى ونعم النعين، والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته، ه

فاجابني ابقاه الله بجواب بنبأ فيه برضه فكتب اليه

متّعنا الله ببقائك، وهيّأ لنا من اسباب لقائك، واسمعنا منك دائما ما يميط الهمّ، ويكشف غمّة الغمّ، ولنبدلك العافية وملك انامل زمامها، واخضع لك جيد السلامة والقى في يديك ناصيتها واقدامها، ولقد ازعجني ما انبأني كتابك الاتي اليّ، وقد كنت متطامن الفؤاد، و لورود خطابك المنبئ للسرور بمرصاد، فما قرأته الا وقد طار لبّي وحاد عقلي، وكاد ان ينصدع القلب او ينقلب، واشرفت على ان تزهق الروح او تنشعب، سيما بما ضمنته كتابك من كلمات تنشق منها الجلاميد، وتذر وجه الارض اخاديد، اذلم ارج في حياتي ان اسمعها، ولا متر صدا لا صغ اليها، وها انا الآن متطلع كل ساعة لا بل كل آن ان اسمع منك ما يسر القلب الكئيب، ويزيل عنه الطائر والوجيب، ثم ان الله رزقك عافية كافية شافية، عالية نامية وافية، والبسك منها لباسا لا يبلى مدى الايام، واعطاك من السلامة ذخرا تقوى به على تحصيل ما اخنو عليه ضميرك من المرام، والله هو غاية المسئول، ومنتهى المأمول، والمرجو لكل خير والمدعو لاماطة كل ضير، فلا تحرقني بلهيب الانتظار، وعجل في الاعلام

ازال الله عنك كل حزن ولا عز اعتدال المزاج، واستواء طبعك الوقاد الوهاج، وازاح كل مضض، ومنّ علينا بلقائك ودوامها، وبقاء نفسك الطيبة وجمامها، ان شاء الله تع. والسلام. صديقك المنتظر للجواب محمد حسان

وعنونته بما هو مكتوب في الذيل

تشرف بتقبيل الاكف الهامرة كالسحاب، والعامرة كالابحر خزانة العباد للماجد الالمعي، والفاضل البالغ طود الفضائل وطللها، وقنة المكارم وجبلها، مولانا المولوى السيد مسيط حسن صاحب عمدة الافاضل دام مجدهم

١٩ جمادى الثانية سنة ١٣٢٩

من حسين اباد كنبوره

ايضا مما كتبت اليه في سالف الزمان جوابا عن كتابه وصل اليّ وانا بلكهنؤ

لا زال انف عزك شامخا، وراس مجدك باذخا، وعليك السلام ورحمة الله المنعام، الى طول الليالي والايام، وبعد فقد تشرفت بزورة كتابك، وعرفت ما اودعت فيه من جميل خطابك، يا اخي النبيل، والحبر الكيس الجليل، اني على عهدك القديم مقيم وعندي من لواعج فراقك ما لا يتحملها الجحيم، فكيف يخطر ببال، ان حليفك تحول عما كان عليه في حال من الاحوال، ام كيف يتصور من غير ما سابق سبق مني او منك، انك نسيتني

تاريخ ... رضى ...

ام اغفلت عنه و لكن اخي الماجد والولي الراشد يعلم ان للدهر
ذو شئون وله من فنون الغيرانية فنون فربما عاقني
منك تهاجم جنود المرض وتراكم غيوم المضض ولعلما عاقك
مني تكاثر الاشغال وتوارد سوانح الاعمال والعذر عند الكرام
مقبول ولا سيما من امثالك من الكرام الفحول اما الجواب عن
الاسترداع في النهوض فمنظور فيه لاسباب لا يتحملها هذا الطرس المكتوب
الآن بشاء ربي وبيده تنفيس الغموم وتفريج الكروب ولعله
يحدث بعد ذلك امرا وليس مثله منه شيئا نكرا والسلام من (اعتلك) ١٧

البصالحيت اليه جوابا عن كتابه وقيت ايها الاخ الفاضل عن جميع
الشرور وحييت بحبور السرور وبعد فقد وصلت الي هديتك
التي اهديتها وعطيتك التي اسديتها من كتاب فاقت على
الثريا نقاطه وضرب على الفلك فسطاطه ثم ما ابرزت
من الشكوى على ما تقتضيه انشعاب وع الحب في هواء قلوبنا
وانبساط غصون الود في فضاء صدورنا فهي مما لا ينكر وحقيق
بان تقبلها من تامل في امر الهوى وتدبر ولكنها نظرا بحالي
التي لا تكاد تراها عين فلا تذوب او فكر فيه قلب فلا يرجف

فكأنها لا محال لها عندي سيما نظرا الى عدم قيامك في مكان واشتغالك

من جيران الى جيران ـــه فيوما بحزوى ويوما بالعقيق وبالعذيب

يوما ويوما بالخليصاء * فاما ما كتبت في البيت الذي كنت

تسكنه فهو الان كعين مغرم هائم اقلقه بين الحبيب فلا ينام

ولا يرقد بل يسهر الليالي كلها ويسهد فاذا وفدت عليه الانجاب

الا كجر مشوق يامل ويرجو لقاء من يشوقه او كجنب كئيب في فراق

محبوبه يتململ في مضجعه فاذا وجد يا اخي فرصة يعانقه واخرى

يقبله وانا اذا ارابس في حال لا يحب قربي بتركته وشانه

ولم اتجشم الى الحمل احسانه ولكن العجب كل العجب منك ومن

ظنونك اذا اطلت الكلام فيما لا طائل تحته فكتبت اولا ما

كتبت الى من كتبت وثانيا اخذتني اخذا شديدا حتى كدت

ارتعد شفقا وفرقا فيا اخي الكنت ظننت اني وردت هذا البلد

لاوذيك او اريد التفرد لنفسي لا والله ما هكذا اردت ولا اريد

ابدا بل العلة اذا تردد هناك لا تجعلني الا ظاعنا او مستهبا

للركوب على كاهل الظعن فاني في حال لا يحب ذو نفس ابية ونية

التمدن في لقاء الناس وقد ضقت ذرعا من طول حبل الجبين كل

وترادف الاعراض والاذاة. فلله در ساعة تنقطع فيها نفسي وطوبى
لحين اراه فيه حيني. اللهم عجل الفرج. وسهل المخرج. بمحمد وآله
الطيبين. وهذا اخر كلام في هذا الباب. ولا احب مجالا الا زيد منه.
والسلام عليك ورحمة الله وبركاته. ١٣ صفر سنة ١٣٢٧ هجرية [illegible]

ايضا كتبت اليه دام مجده السامي. سلام الله عليك ايها الاخ
البارع. والصنو المضارع. ورحمة الله وبركاته. ما دام للنجوم شروق.
وللذكاء بروق. وبعد فقد شرفني رقيمك الذي كانت عوذة لسحر النوى.
او رقية لنفثات الجوى. او سحاب غاد للظمآن الصادي. فاروى
غلة صدري. واماط كثيرا من كربات كانت تتردد بين جوانحي ونحري.
ثم اريد ان اوضح لك ما يطمئن به قلبك. ويسكن اليه لبك.
فان الامر على طرف التمام. ولا يقتضي زيادة اهتمام. فورب السماء
المرفوعة بلا عماد. وباسط الارض كالمهاد. ومنزل العهاد. ومحيي البلاد.
ان خلك الذي وثقت على صميم وداده. واعتمدت على خالص
اتحاده. لم يلو عن طريق الاخلاص. ولم يطو كشحه عن منشور
الاختصاص. بل هو على عهده القديم. وحبه الصميم. وولهه الذي
كل حين يزيد. وشغفه بك الذي لا يزول ولا زالت [illegible]
صح

وهذا مما يغير الشباب لشيب ولا يعتريه شك ولا ريب وقد اوضحت
لك صراح الامر وتنقيح المرام في الكتاب السالف وما كان ذلك من ملل
ولا خداع عمل والحق اني حين وردت هذا البلد وحللت بذا
المعهد وشهدت ذلك المشهد لم اجد بدا من ان استعين الاحباب
واستعضدهم على بعض ما لا مناص منه للغريب المتشتت الاحوال المضطرب
المصاب ولم ار من يوازرني على ذلك الا ما تركته في دارك من
ري واثاث فحسبت منزلك منزلي ومالك مالي وتصرفت
في كل ما وجدته من ظاهر الاشياء من الاواني والسرير والمشكوة
وغيرها ثم لما اطلعت على وقت ورودك هناك خليت لك مقالك
وخفت كان ذلك كله بطيب النفس وحسن الرضى لا بسخط على
مشيئتك ومشيئة القضاء فالبث اذن غير شاغل وفي ذكرى
وروده عليه واغل فتعال اليه بالرحب والكرامة من دون ملالة
ولا ملامة وانزل فيه منزلا مباركا وادخل فيه مدخلا كريما
هنيا لك الدار وطوبى لها اذ كانت لمثلك محل سكنى وقرار
واني الان في الاوضة الخارجة الواقعة على سطح الباب الكبير بانتظار
المال واجتماع الاحوال بيد ان المرض الذي حل بي ودخل

لحمی ودمی و مخی وعظمی لایترکنی ساعة للانبساط کانه قد طوی
لی من السرور والطمانینة کل بساط ولیست الشکوی من الله الا الیه
وهو الملجأ والمتوکل علیه .. من شهر شعبان ١٣٢٧ هـ

اشکال واراحته واعضال واماطته

یقال مابال امیر المومنین علیه السلام لو کان بعد وفات رسول الله
صلی الله علیه وآله جمع القرآن علی حسب النزول وبیان شانه
کما یظهر من روایة تروی عن عبد الله بن مسعود وغیره فلماذا
اخفاه و لم یظهره علی الناس لینتفعوا به فکانه ضن بکتاب الله
فاثره لنفسه و لم یرد ان یستفید منه المسلمون وهذا یستبعد من
مثله جدا فان قلتم انه علیه السلام اظهره بعد جمعه وعرضه
علی القوم فلم یقبلوه خوفا علی انفسهم من الخلیفة الخالفة فلما
جاء عهد خلافته وتمکن من نشر الفرائض والسنن وبیان احکام الله
واسراره من غیر مانع ولا ساد یصده عن انفاذ ما اراد کان واجبا
علیه الاتیان به علی رؤس الاشهاد واظهاره صیانة لحوزة الشریعة
وحدود الملة عن الزیادة والنقصان اقول یزاح درن
هذا الاعضال ویعالج ذلك الداء العضال ویکشف القناع

عن وجه الاشكال بوجوه **الاول** ان امير المومنين عليه السلام لعله بعد

الناس على يديه ورجوعهم اليه لم يجد محلا لنشر شرائع الدين ولا

موقعا لوضع الوتر اليقين كما كان يحبه ولم يتمكن منه لوقوع الحروب وبدو

الشرور وظهور الفتن وتلاطم بحار المحن وتراكم سحائب الاحن و

تحول احوال الزمن وتقلب القلوب وتشتت البال وتعدد الحالات وتنوع

الاهوال فانه ما مضى من البيعة الا ايام قلائل اذ قامت الحرب على ساق

اشتدت المشاق وخرجت ام المومنين عائشة حانقة عليه طالبة لدم عثمان

بن عفان مع نزاهة ذيله عليه السلام عنه وبرائته منه فانه لم يكن من قاتليه ناسبة قتله اليه

ولا شريكا في آرائهم ولا مشاورا لهم فاشتغل قلبه وصرف عنان همته

الى ازالة هذه البهم وكشف تلك الظلم واذ قد خرج منصورا من تلك الحرب

قام ابن حرب محاربا من الشام وجلب عليه بخيله ورجله فلزم عليه صلوات

الله عليه دفعه بل دفاعه فبقي مشغولا فيه الى زمان حتى كان ما كان من

امر المصالحة مع هن وهن فكيف كان يمكن له ان يتتبع هذا القران وانى

حصل له لنشره فانه ما كان امرا سهلا كما سيظهر من مطاوي الوجوه الآتية

الثاني انه عليه السلام لم ير الناس راغبين في قبوله ولا مائلين الى اخذه

لما طالعه من اسارير احوالهم وظواهر كلماتهم اذ قد رأى انه عليه السلام

مع مرة من صلوة التراويح المبتدعة فنادوا بالويل والحرب وصاحوا واعمراه
واعمراه اليوم مات عمر وارادوا التهجم عليه فامتنع من المنع واحال
فصل ذلك الى دفت الوتر والشفع فاذن لو كان اظهر ذلك القرآن لقاموا
واعثماناه ياعثماناه اليوم مات عثمان واظهروا الفتن وفسادا كبيرا
في الارض وايضا كان الناس يتهمونه بالشركة في دم عثمان حتى
انه اتفق له مرارا ان يبرى نفسه منها ويظهر حقيقة الحال ويكشف الستر عن
وجه الحق وساق الامر ومخ الواقع كما يشهد عليه كلامه وخطبه العديدة
المروية في نهج البلاغة وغيره من كتب القوم منها التذكرة لسبط ابن الجوزي
فلو كان عليه السلام اجترى على اظهار ذلك القرآن لايقنوا انه قاتل
عثمان وقالوا لو لم يكن له حقد مع عثمان لم يخالفه ولم يظهر قرآنا غير قرآن
جمعه هذا الثالث فكانه كان ينتظر موته وبحسبه فاذن كادت تنقلب القلوب
ظاهرا واظهروا الحق عليه باديا الثالث انه رأى من ظاهر احوالهم
كما شهدت به افعالهم انهم ليسوا معه بالقلب بل باللسان فقط وقلوبهم
معقودة على الاحن ومحتوية على الضغائن والحقد مخفي تحت الضلوع كما
شوهد في صفين من سلهم السيوف على راسه وتجريهم على قطع انفاسه واجباره
على المصالحة فلو اظهر عليه السلام هذا القرآن والحال ما بيناه كيف قبلوه
وكيف يطمئن منهم على حفظه وهم ليسوا طائعين له ولا مسلمين لاوامره ونواهيه

٤

(الرابع) ان القران الذي جمعه عثمان كان قد انتشر في الافاق واشتهر
امره الى الفارس واندلس والشام فضلا عن الحجاز والعراق ولم تبق بقعة الا وفيها
منه قران او حافظه من ظهر القلب ولو لم يكن من بطنه فلو اتى علي عليه السلام
بما جمعه لديهم لصار ثم قران واحد وكتاب واحد قرانين وكتابين
وعلى مرور الازمان وكرور الايام التبس الامر على الناس واشتبه الحق
بالباطل ولم يعرفوا ايهما يطابق المنزل من الله وايهما يخالفه ولم يكن
قادرا على ان يمحوا اثار السابق بالمرة كما كان فعل عثمان اذ احرق
القران الذي جمعه ابو بكر بعد طلب ان نسخه من جميع البلاد الناس والقرى
ولم يبق له اثر ثم اظهر ما جمع من امور رائيه ولذا لم يختلف الامر
ومع ذلك ترى الرواة كابن مسعود وابن عباس وابن عمر وابي بن كعب
وبنت ابن ابي قحافه كيف ازدحموا عليه وروا في حقه روايات
من الحذف والزيادة والقطع والقصر وعكس الترتيب والتقديم والتاخير
وتحريف الكلم عن مواضعه وربما كان ابن عمر يقول لمن يقول نقول الله
بحفظه لا تقولوا حفظت القران كله ذهب القران اكثره كما في الاتقان
للسيوطي والاستيعاب لابن عبد البر المغربي اذ لم يتيسر له عليه السلام
التسلط الا على عدة بلاد قريبة منه وهي ايضا لم تبق في يده

١٧١

الخامس انه لو اظهر ذلك القرآن مع بقاء السابق في ايدي الناس
وعلى السنتهم وفي صدورهم لكانا مختلفين لا محالة لكون احدهما مطابقا
للمنزل عليه دون الآخر اجماعا من الامة فاذن كان يحصل لاهل المذاهب
الآخر غيره في الاسلام واهله كما انا نعترض على النصارى لاختلاف
اناجيلهم ونستدل به على انها ليست كما هي نزلت على عيسى بن مريم
عليهما السلام بل هي محرفة مصحفة او مختلقة من عند انفسهم حسبما اشتهت
قلوبهم واقتضت اهوائهم فكذلك وجدوا فينا مجالا للاعتراض
وبرهانا على نقض ما قاله تعالى وجل لو كان من عند غير الله لوجدوا
فيه اختلافا كثيرا ولم يمكن لاهل الاسلام دفع هذا الاعضال و
ازالة ذلك الاشكال فاذن لضاع امر الاسلام واضمحل وظهر قدح
في بادي الرأي في صحته للاختلاف فكان الاصلح والاولى
بل الاشبه بالحق واحرى ان لا يظهره الا بعد ان يقوى شوكته
ويسلم امره في جميع الاقطار وهو لم يتيسر الى زمن ارتحاله الى جوار
الله الكريم واستشهد في سبيل الله وفاز بالفوز العظيم السادس
انه لو اظهره فلا يخلو الامر من ان يكون ذلك مع بقاء السابق على صفحة
العالم اولا وعلى كلا الحالين كانت هذه المرة ثالثة للقرآن من وقوع
الاختلاف فان الجامع الاول ابو بكر ابن ابي قحافة وكان ما جمعه

ارسله الى البلاد المفتوحة فكان يشتمل على ما كان عليه على بقية عهده
وتمام عهد الثاني وقليل من عهد الثالث الى ان ترااى له ان يرتبه
ترتيبا جديدا يخالف ترتيب ابي بكر مع حذف وقصر وقلب وتقديم وتاخير
مما دعت اليه نفسه فكان هذا الترتيب والجمع ترتيبا ثانيا وجمعا ثانيا دعت
ثم انه طلب القران الذي جمعه ورتبه الاول من جميع البلدان والامصار
وقاطبة القرى والديار مما شاع فيه ذلك المجموع المرتب فاحرق جميع النسخ
ولم يذر منه للناس عينا ولا اثرا وارسل اليها بدلا منه هذا المرتب
الجديد وامرهم بتلاوته فاذن لو اظهر امير المومنين علي بن ابي طالب
ما كان جمعه ورتبه بالترتيب النزولي مع شرح وتفسير وتبيين وتحبير لكان
ذلك ترتيبا ثالثا وظن الناس انه يجوز في كل زمان لسلطان
الوقت والملك المتسلط ان يرتبه حيث شاء ووجدوا اهذا العمل
منهم دليلا واخذوه لفعلهم شاهدا وجعلوه لعملهم برهانا فحينئذ من
كان يجيء من طوائف الملوك والسلاطين واشباههم اخذ في حذفه وقلبه
وتقديمه وتاخيره بحسب ما اقتضته رايه او اقترحته غرض يريد
لها ايثار الهواه واتباعا للشهوات فلم يبق الان منهم في القران في البلاد
اسم ولا لكتاب الله رسم الا على سبيل الذكر لا عينا وحقيقة

فكان الاصلح والاوفق والاسلم والاحفظ لامر الدين ان يسكت عنه و
يبقيه على ما هو عليه لئلا يختل امر الكتاب فيقع الناس في الشبهة والارتياب
السابع انه كان يعلم بعلم الامامة وبما اخبر به رسول الله صلى الله
عليه وآله ان الناس سيفترقون فرقا كثيرة ويتشعبون شعبا عديدة
على اقتضاء اهوائهم وتشهي آرائهم حيث قال ص ستفترق امتي على
ثلث وسبعين فرقة كلها في النار الا واحدة كما رواه الشهرستاني
في كتابه الملل والنحل وغيره في غيره ويعرف ان كل واحد منهم ياخذ
لنفسه طريقا يسلك عليه ودينا يتدين به يخالف دين الآخر وينقضه
لما يظهر من النظر في احوال فرق المسلمين والذين يأتمون اليه ويؤمنون
بامامته ويذعنون له لا يكونون الا نزرا قليلا فلو اخرجه عليه السلام
والحال هذه لم يكن فيه فائدة كثيرة لان الفرق المخالفة متى اخذوا ان
يجعلوه قانونا لرشدهم ودليلا لسلوكهم اذن كان الظن المتاخم باليقين
انهم كلما ظفروا عليه اتلفوه ومحوا آثاره من وجه الارض ولذلك
كان اولى به ان لا يخرجه للناس لئلا يرجع آخر الامر الى الضياع والتلف فلا يعود منه الى [illegible]
الثامن انه عليه السلام كان يعلم بما اخبره رسول الله ص بوقوع المحن
وحدوث الفتن بعد وفاته وان جميع الفرق المخالفة كلهم يزدحمون على
شيعته وتابعيه ويقتلونهم شر قتلة ويأسرونهم بالذل والهوان ويسومونهم الخسف

ويسقونهم بكأس الحتف ويفرقونهم الى البلاد ويبيدون شملهم وينفونهم
الى البراري والقفار ويشردونهم في الانجاد والاغوار وينهبون اموالهم
ويغيرون احوالهم وينصبون لهم شرك البلايا ويعطفون عليهم
سهام الرزايا كما قد وقع كله وليس يخفى على من القى السمع وهو شهيد
فلو كان ع اظهر ذلك القران وابقى في ايدي شيعته وعرفوا بذلك
لقتلوا من اولهم ولم يبق احد من آخرهم كما وقع مثله في سالف الزمان
انه من وجد عنده حديث في فضائل اهل البيت عليهم السلام كان يصلب
ويحرق ويقطع مفاصله ويغرق في الماء ويدفن حيا تحت الجدران
وامثالها من الشدائد ما لا يحصى ومن المظالم ما لا تستقصى ولذلك
اخفوا فضائله حتى نسوا اكثرها بل وبعض الاصحاب من الثقة
الراوية لاخبار الائمة الاطهار قد دفن من كتبه نحوا من مائتي
مجلدات خوفا على دمه مما كانت تشتمل على احاديث الاداب والاحكام
والتفسير وغير ذلك من الفنون المأخوذة المسموعة من الائمة عليهم السلام
فكان حينئذ حال كتاب الله ايضا كذلك فلم يكن فائدة في
وضعه بين الناس بل كان اخفائه احسن بلا التباس التاسع
انه عليه السلام لو اظهره فمن كان على يقين من انه يبقى مقتولا

محفوظا بنجم لما كان لعلمه بعلمه الالهي ان الملوك الآتية من امثال
فرعون وشداد من بني امية يلعنونه ويسبونه الى الف شهر ويحرفون
احاديث فضائل اهل البيت ويضعون اخبارا في فضائلهم انفسهم ولايدعون
غاية امكانهم وحد استطاعتهم وبلوغ ايديهم وسعة باعهم شيئا
من آثار اهل البيت على وجه الارض حتى انهم عتبوا عيونا وسلطوا
الاموال والجنود بل قاطبة اشباه الناس والاوغاد السفلة على محو آثارهم
عن الدنيا وذكرهم عن قلوب اهلها فاذن هل يجوز لبيب وحكيم
عاقل اريب ان امير المومنين عليه السلام لو كان وضع هذا القرآن في
ايدي شيعته وامر بتلاوته وحفظه والعمل به لبقي الى الآن من غير
تغيير او تركته من دون تحريف كثير بل المظنون المتاخم باليقين انهم
ان وجدوه لاحرقوه واتلفوه وقتلوا حفاظه وضربوا كتابه ونهبوا
خزائنه وقتلوا تاليه ثم وضعوا كتابا آخر يشتمل على ما يضاده
ويخالفه كما كان الاول متضمنا الصريح للمناقب وجل الفضائل لاهل البيت عليهم السلام
وسموه كتاب الله كما وضعوا احاديث كثيرة في فضائل الاصحاب من الخيار
والفجار والمومنين والمنافقين ودونوها في كتبهم وسموا بعضها الصحيح
وبعضها المسند وبعضها الجامع وبعضها السنن وجعلوها تالي كتاب
الباري كما يقولونه في صحيح البخاري المحدث فصار هناك الكتاب كتابين بل كتبا

واستريب في الحق والمنسوق لصدق فلم يعرف الغث من السمين ولم يدر

أيهما أحق بالأخذ والتحصين العاشر أنه عليه السلام لو وضعه في

أيدي أشياعه مع بقاء الخط المرتب العثماني في أيدي اتباعهم وهم كانوا على غاية

المنافرة ونهاية البعد في آرائهم حتى أن كل واحد من الفرقتين يحقر

أمر الآخر ويهونه ويعده باطلا في زعمه ويهجوه ويذله ويعيبه

ويعيره ويستهزئ به فيطعن اتباع الخلفاء على أشياع الأئمة الأمناء

ويشنع آخر الذكر على أوله وينفد أحلام منهم ويبطل أقوالهم ويحمق

عقولهم ويجهل فحولهم ويزعم كل منهم أن ما في أيدي الآخرين باطل

وغش الحق عاطل شبيه ويقول بعضهم مرة هذا الطعن في صحيح البخاري وذاك يستهزئ بأحاديث

تهذيب الطوسي وهذا يستخف بسنن ابن ماجه ولا يقومه ولو

بقطمير من زجاجة وذلك يضحك مرويات من لا يحضره الفقيه والكافي

ولا يشتريه ولو بكف من رماد الأثافي وهذا يرمي موطا مالك بن

وذلك ينبذ على وراء ظهره كتاب المدارك والمسالك وهكذا فإذا

لم يروا بأسا في استخفاف هذين المجموعين والاستهزاء بهذا كان

يوهن هذا وهذا يستخف هذا فلم يبق إذ ذاك عز وقيمة

لكتاب الله وكان هو عليه السلام سببا لهذا الاستخفاف والذل

أشياعه

فلذلك لم ير عليه السلام صلاحًا في اخراجه بل استقرب خفائه حتى واحى وكتمانه خيرا الحادي عشر انا لا نسلم انه عليه السلام لم يظهره ولم يضعه بين ايدي الناس سبيل الحق المعلوم من النظر في كتب السير والتواريخ انه لما فرغ من جمعه وتاليفه اتى به عندهم فلم يقبلوه وناولهم فلم ياخذوه والكتب لعين الاجبار والاكراه بل هو بالرضا وحسن القبول فانما كان يلزم عليهم ان يطلبوه منه عم ما جمعه كما ان الواجب على كل عاقل مكلف ان يتعلم اركان الفرائض والواجبات والسنن والآداب من اهل الذكر كما قال الله تعم فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وليس مما يجب على النبي اونوابه ان يكرهوا احدا على اخذ الحق بل الواجب عليهم انما هو القاء البراهين وتبيين الادلة وتوضيح القوانين ان قبلوها نجوا وان اعرضوا غووا وفي وهدة الضلالة هووا ومع ذلك اظهره عليهم انماما للحجة واتضاحا للمحجة ليهلك من هلك عن بينة ويحيى من حي عن بينة فاذن قد برئت ذمته وخرج عن عهدته ولم يبق لاحد فيه مغمزة ولا محل للطعن فيه والمهمزة وهذا ما خطر ببال القاصر المعترف بجهله غير اثر على فهمه وعقله العبد الضعيف محمد هادي غفر الله له ولوالديه يوم لا ينفع مال ولا بنون

في الليلة التاسعة والعشرين من شهر رمضان وبمضي تمّ الكتاب سنة ١٣٢٩ هجرية نبوية

قلت مؤرخا لعام طبع كتاب معراج العقول للعلامة الفاضل السيد محمد مرتضى الموسوي

ذا النجدة والعلى ومكرمة — وسابقا وصف كل من وصفا

غرّة وحبر الدنى وبهجته — ومن مزاده اهله شرفا

السيد المرتضى حليف نهى — ومن زلال الكمال مرتشفا

احيى علوما عفت معالمها — اتى لطالع العلوم مقتطفا (احيى)

معلما ثالثا لحكمتهم — من بحرها كادعا ومغترفا

قد شارك الشيخ في رياسته — اذ قد مشى من خطاه مزدلفا

كم حل من معضل انا مله — وغيهب الجهل رقبا كشفا

اتى بشرح يجوز من حكم — ومن كنوز المعارف الطرفا

قد غاص في شرحه على درر — وكالدر يجاور الصدفا

اودعه من نضيج فلسفة — وكم طوى في بيانه الصحفا

انار صبح الدليل مجتهدا — مذكرا فيه عهد من سلفا

ارخت عام انطباع جوهره — عليك قصوى مشاعر العرفا

١٣٢٩ ه

ذا انتبه الى الشيخ الحلبي العلامة ابن الخير النهاية فورده محمد بن الشيخ محمود الشنيري

وإذا أتى لثناء سيدي الشيخ الحلبي الذي يقتبس بآثاره ويقتفي بأنواره ويهتدي
بمناره ويستنير بأخباره ويسارع إليه في كل فج عميق ويرحل إليه من كل مرمى سحيق
ويجتني ثمار لطائفه ويلتقط فرائد طرائفه ويقطع له المراحل ويعقد عليه الأنامل
ويذعن لمكان فاصل وفضل ويقر له الأكابر والأعيان بما طاب ذكره الهموم ويزاح لطيفه الغموم
ويشتاق إلى لقائه ويتباق لدعوة لقائه ويستضاء بضيائه ويستنار بمناره و
يناخ ركب الركائب بفنائه ويستظل تحت سمائه ويستشفى بمجوهر أداء دوائه ويستقي
بشر وجهه ورواءه ويتمسك بطهارة ذيله ورداءه ويرنو إلى إخائه ويوثق بوفائه
ويحن إلى صفائه ويسرع إلى اقتفائه ويبادر إلى احتذائه ويحب الاقتداء وهو الشيخ
المهدي بنفسه الهادي لغيره المفيض لفضائله الحميدة وخيره القائد إلى سبيل الخيرات
الرائد لطرق الحسنات الحائد عن صوب الزلات الزائد عن ورطة المهلكات الصائد
قلوب الناس بلطائف الكلمات الرائق لوائحه في الأنظار المنابع رواية في الأقطار
البالغ فوائحه في الأمصار المنهمر سحائبه كالأمطار الذاكي عقبات أنواره الزاكي
بدائع أسراره السامي جبال علوه النامي سحائب سموه الحالي فرائد جنابه العالي ببنيان
أركانه الصافي منهل كلامه الآن في تراب أقدامه الطالع بدر كماله اللامع دري جماله
الواضح ببيانه لدى الخصام الراجح إيماضه بحج الطغام الفاضح إشاراته أولي اللدد والخصام
الناضح سائبه على الكرام الرائح صيته في البلاد السائح ذكره بين العباد والعلماء
فشرفني وزكاني وكالني فوقاني وعززني فكفاني وداواني فشفاني وصار لي كالطبيب
لدى المريض وكالشفاء دون الجريض ولبسطالي من البسط الباب الطويل العريض

ورفعني الى ذروة الكمال في وقت الحضيض ولكن ربما كنت ارجو ان اكون لمنات
الله الا كما انا اليه اذ انت ممن غلب عليه علمه ولا ممن طال جهده وكل بعيد
عن شاكلته ~~وليس بما يستحق~~ وهب الى التشابه لان التأدب ولم
استحق لا خاطب ولم يجز الى النظر لقلة معرفتي بالمعارف ولم يصح للموح
الى البعد عن الخصال الشرائف ولم يجد ان اذكر في المحافل عند الافاضل
ولم ينبغ ان ادعى للمباشرة طلبا للموانسة وكم احرى بي ان اذهب فلا اذكر
واخفى فلا يدرى اشاهد ام غير وكم اوفق بحالي ان تحتجب وكم احذر
تمثالي ان يغيب وكم الشبه بمكاني ان اطرد وكم اوجب بشاني ان ابعد
وكم اصلح لحالي ان لا يكترث لي احد وكم اصح بأعمالي ان لا يعتنى لي فور بشئ
ولكن كل واحد وشانه وبامن في نفس الله وتميز مكانه وسعدنا بانعامه
المنة ممنون وملك الهمة فرح بالجدل مقرون اذ كنت ممنت ان غبت
عن الشهود بمجلسكم وذاهل عن الحضور بمجالسكم اني عن فوادكم واقصاني
من ودادكم وقطع عني حبل حبائكم حتى لست لفكر ابدا في جنابكم
ومنها انا اذ نزل على ارق المنثور والكتاب المسطور والمهرقة الرشيقة
والالوكة الانيقة والكلمات الرائقة والملح الشارقة والخطاب الثاقب
والشهاب الثاقب وتحرير محبر وتقرير محرر وطريقة سديدة وطريقة جديدة
وحديقة ناضرة ومزنة ماطرة وجنة عالية وقطوف دانية ونمارق مصفوفة
وزرابي مبثوثة وطلح منضود وظل ممدود وماء مسكوب وعلم مضروب

وسدر مخضود وسلم منقود ولسان ناطق وريا منفتق ولواء منشور
واكم منطور وصوت غاد ولحن شاد وعرف الهادي وفكاهة النادي و
بديهة سائرة وفوقة دائرة والكمال كالنور الذي يحيط به الاشواك عند الاختيار
وكالنحل الذي عند جمع العسل لدى الاشتيار او كنار الشتاء ولكن فيها حر اللظى
او كماء ربيع الظماء ولكن الغرق فيه كقذى فيعقبه الاذى او كالشمس المضيئة
ولا تخلو من الفحم لتصهر الجلود وتلك نغر الجدود او كما لعندل الغني الذي
دونه لذعات الافاعي حيث تقصر عنه الايدي الذي [illegible] فما انزه تلك الجنة
لولا فيها شوك القتاد وما النضرة في البقعة ان لا بها خوف الاسد و
ما احلى تلك الثمرة الجنية لولا انه ربت شما ذعاف وما اصفى هذا الماء العذب
لولا احتوى حوت واقلدقا - وما اضوء هذا البدر المنير لولا ضربا بالخسف وما النور
تلك الشمس البازغة لولا ذي منها الكسف فما ستر الله واخر وما انشر الله وانذر
وما راع الله وقد ساع وما انبأ الله وقد نبا وما زهر الله وقد خبا وما ازاح
الهم الله واتاح لبخ الغم وما اماط النحر الله وقبض دونه المحن وما ازال
شر الجوى الله ومنشد من السرور طوى وما اضحك الله وابكى وما برء الجرح الله ونكى
وهكذا عمر الزمان بالحدثان ومنشد خد الدهر بالاحقاد فصبر جميل والله المستعان
والمسؤول من الله الكريم والمرجو من منه الجسيم ولطفه القديم وفضله العميم ان يجازي
المرحوم المبرور جزاء حسنا واحاطه بالغفران كرامة منه وسنا ورفعه في عليين
مكانا عليا واعطاه من كرمه منظرا بهيا واسكنه غرفا تجري من تحتها الانهار

لا غيب عنول ولا اثم عننا نشيه فوق الرد ابل الادمار ورزقه القرب لعباد الصالحين
وجوار اصحابه الصادقين ويعفو عنا وعنه عفو احسن انه غفور و
غفر لنا وله مغفرة خير الغافرين فانه ارحم الراحمين واكرم الاكرمين
وانا لله وانا اليه راجعون ثم الحمد لله وصلى الله على محمد وآله الطيبين وذراريه
المعصومين ولا حول ولا قوة الا بالله والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

هذا ما كتبه الى الفاضل الاديب السيد كلب مهدي معزيا عن ابنه المرحوم السيد كلب عباس
الهندي الحائري ووجهه الى العراق من الهند — ليت شعري الى متى تصلف
هذا الدهر الخائن وحيف هذا الزمن المائن وتجريح الفلك الدائر
وتمادوه في المشي كالحائر البائر والام تنمره في بعث الاذى الى قلوب الاعيان والى كم
وتشمره لطرح القذى في عيون الاخوان وسعيه في بث الفتل ودبيبه
في شتت الشمل وسروره في فصل الوصل ودبيبه للسع كالعقارب و
خببه في التفريق بين الاقارب وتوغله في انزال الدواهي وترسله لامطار
العضاهي وتجنبه عن اللقم الواضح وتروحه بايراد امر فادح وايثار
خطب فاضح وابداء حلل جانح وقيامه باقامة النوائح وغرامه بنفث
الضلوع والجوانح واغترامه على قطع ما وثق من العرى واهتمامه في
ابادة ما عمر من القرى واستراحته الى اثارة الثوائر واستباحته
حرم طامنات الخواطر ورفعه اعلام الالام في صحن الكرام
وتجاهره بتكليم الافئدة بنصال المصائب وتظاهره لاحداث النوائب
وانتشاطه بايقاع الحوادث واغتباطه بابداع الكوارث وابتهاجه

مجلب الدموع عن الآماق واستهلاجه لصب الرزايا في الانفس والآفاق
وارتياحه الى ابرار اللطف في الاخبار واطفار الشموع التي منها يستضار
وازماعه لشن الغارات على ادوات المسرات وانبياعه لادارة رحى البلاء
على اهل الولاء واستراحته الى افناء الاخاير واهراعه الى ابكاء العشاير
وجهده في ان يثلم في الدين ثلمة او يغشي على الاسلام ظلمة وعلاوة لان
يعتدي على احد لعله يهتدي الى رشده واستوائه لان يقيم المآتم ولو كان
فيها محترجا للمآثم وهمته ان يفرق بين الابناء والآباء
ويبعد الاحباء عن الاحباء ويربي نتاج الايتام والارامل وصباح
الثاكلات الثواكل وقد امتحناه فلم نره قط تخلف فيما ازمع او نكف
عما عليه اجمع وان ما في كنانته من السهام الا صوائب ولا من دونه شقة
عن نيل ما اراده وانع خائب ولا يكاد ينجو منه من عدى عليه وما عسى
ان يخلص منه من حلب بخيله ورجله اليه لا يجري الا ما قضاه ولا يبدي
الا ما هواه فاذن امره في الكل جار وحكمه في الجميع سار واعناق الا
اخاضعة والافلاك معه متواضعة لا تكترث ما به اي ركن زعزع
واي بناء هدم واي طود زلزل واي جبل دك واي فرع نحت
واي اوج خفض واي غصن امال واي شجرة قلع واي رحم
قطع واي همام صرع واي قلب افزع واي عين ابكى واي دمع
اجرى واي ضلع اورى واي عظم اوهن واي جثمان اضنى
واي نار اخمد واي سراج اطفى واي نور محى واي كمال افنى

وايّ فؤاد قرح وايّ فساد طرح وايّ علم اماد وايّ رسم اباد
وايّ صرح هدّ وايّ فنن قدّ وايّ صلاح افسد وايّ خبر
العبد وايّ منهل كدّر وايّ حال غيّر وايّ ظل طواه وايّ عنق
لواه وايّ شامخ اكبّ وايّ نبت خرّب وايّ ثوب ابلاه و
ايّ صوب اجراه وايّ نظم نثر وايّ نجم تبر وايّ نهار اظلم
وايّ ضياء اعلم وايّ شمس كسف وايّ بدر خسف وايّ كوكب افل
وايّ ضوء اضمحل وايّة دروس تعطلت وايّة محاريب تزلزلت
وايّ ذكر ذهب وايّ حسن سلب وايّة حسنة فقدت و
ايّة ريح ركدت وايّة لسان سكت وايّ ملتع صمت وايّ سيل
نضب مائه وايّ جمال ذهب روائه وايّة كتب اختفى مطالعها
وايّة مطالب اغبرّت مطالعها اذ قدما قد تعود خيام الحمام وتطنيب
خيار الالام ونشر الكروب ونكت القلوب وايقاد نوائر
الخطوب ومن ذلك ما قد سمعنا وقرع مسامعنا فافزعنا فلا ندري
ونحن هجوع ام رقود وفي قيام او قعود وندا الناعي نطق ام غراب البين نعب
وصدق من جاءنا بنبأ اهل ام كذب فليته لم يأتنا خبره ولم يؤثرنا ليمره
ولم يخبرنا باثره ولم يقرأ علينا ما قرأه ففتت الاكباد واذهب الرقاد و
اطال السهاد واطال الصبر عن الفؤاد ونثر ما كان درسا وامار ما كان ساجيا
وزاد الجوى وازال الكرى وكيف لا وقد مضى منا من كان للدين ركنا وللشرع
حصنا ومن الخوف امنا وابا في نشر الشرائع حافظا لما كان في اهل الاسلام ودائع

مجتهدا في تحصيل مرضاة ربه راضيا بما قضاه ستورا عيوبا وفاترا في عبادته
مستوحشا منه لانسعاده وسعادته متورعا زاهدا متشرعا عابدا تقيا نقيا
طيبا زكيا ورعا مهديا راضيا مرضيا واعدا وفيا طاهرا صفيا عالما
حليما ذكيا حليما بحرا لا يساجل وتيارا لا يجارى صارما لا ينبو وجوادا
لا يكبو وسراجا لا يخبو ومجدا مجتهدا كليلة لم يولد وشرفا صرفا كالحق ينمو
ما قدر الله وفي وما عصى الله عز بالتمام الكمال اقصاه فاز غاية العلم
منتهاه راقيا من العز ذراه واشاقته العلاء باقصى خطاه واصله
من التقى بالم لعصاب الى المجد وحائزا من العلى بالدعم المتضلعون منقذا
للتائه الحيران مدركا للمتفرع الكلان حليفا لمرتبة الاكرام والمغا
لمنزلة الاحبة الادهم فصيح البيان عذب اللسان طيب الاردان متفردا
في السر والعلان زينة الكرام ونخبة الفخام وعمدة العلماء الاعلام وسند الفقهاء الفخام
مؤيدا للاحكام والاتمام مسندا حجاجا نفاعا نفاحا زين العشائر زكي
السرائر ملاذا لمن اعتصم معاذا لمن انتظم دائرا في الاقطار صيته
وجهيرا في اعلاء الحق صوته منبع البركات مدح العادات محمود الاطوار
محمود الاثار موصوفا لسمات الكرم معروفا بعلو الهمم مؤيدا للدين واهله
وفاتلا لما انكث من عروته وحبله مشيدا لبنائه نازلا في فنائه منتقما
مخذلا لاعدائه كاذا منتصرا لاوليائه حائزا لاعلى المناقب كفافا
باعلى المراتب غزير الاطلاع متسع الباع طويل الذراع كريم الاعراق
عميم الاخلاق ذاكرا لله في الاصيل والاشراق مبتغيا لمرضى الملك الخلاق

فوا اسفاه على ما افلت تلك الشمس البازغة وغابت تلك الحجة البالغة واغبرت سماء
الهداية واحترقت بنار الاسى الرعاية غارت سعد السعود واجدبت ارض الجود
وظهرت النكاية وبدت النكبات الى النهاية غاضت ينابيع الفضل و
الهداية وغارت شرايع العز والجلالة واكدر العيش الناعم وانهمر الدمع الساجم
لفقدت العيون وضربت بالهموع الجفون ونزرت المطاعم والملاذ
لفنا الهلى والملاذ صار صفو المشارب متكدرا والصبر على المصائب متعذرا
والسلو عنه متعسرا لما فقدنا عالما متبحرا وخبيرا متبصرا فالحق في ايدينا
الان ان نبتهل الى المفضل الكريم المفيض الجود على النعيم الرؤف الرحيم ان يعامل
معاشر الموالي الخلان بعبده المطيع ويوصله سوابغ صلة الملك المنان مملوكه
المتردد في امره السريع والسيد الذي في لطفه البديع واحسن الصنيع فانه هو
المجيب السميع وجبر ما وهى منا بخلفه الصالح الرشيد البارع اللقن
المجيد الشريف الوحيد الدر المتلالا الفريد البدر المحتجب الكوكب المنير
المستطير السني البحر العباب الذاخر الحليم العلم الماهر الشمع الباهر والنور الباهر
والنور الزاهر في الحسب الفاخر والنسب الطاهر الجامع الصنوف المعارف الحائز
للطارف التالد والطارف مدار الافاضل وسار الفضائل ومعالي
الفواصل حسن الشمائل والخصال صافي الاخلاق والخلال العالي الهمة
مرجع المكارم الجمة مالك ناصية الجود كابرا عن كابر سليل الاطائب الاكابر
الماجد المجيد السعيد المسدد القاه الله مدى الاحقاب ونظمه في سلك الامجاد
والاصحاب والحال في عمره ومدته واسعد بخته وجده ولشر بامنه دائما ابدا

نشیط الخواطر ونضیر النواظر وصانه عن زلل جمود الخواطر وزینه
بالمحامد والمآثر بحرمة نبیه محمد واهل بیته الاطهار وصحبه الکبار الکرام حتی یصیر
ندا والسلام علیکم وعلی من لدیکم سیما علی اخویکم السید عبد الصمد [illegible] و
السید محمد مهدی القاب [illegible] ودعا لکما [illegible] رضاه انت [illegible]

الراقم الضعیف محمد [illegible] عفی عنه
۱۷ شوال سنه ۱۳۲۹ ه من حسین آباد ضلع [illegible]